چشمۂ مقدس

علیہ الصلوٰۃ والسلام

مرتبہ و مؤلفہ

از

رانا رفعت سعید

ناشر

کواپرا مال روڈ ریگل چوک لاہور

marfat.com

اُمّتی اِس کتاب کو ایک بار
ضرور پڑھے۔
اِنْ شَاءَ اللّٰہ تعالےٰ
دارین کی سعادتیں حاصل ہوں گی

جسدِ مُقدّس (علیہ الصّلوٰۃ والسّلام)

مؤلف و مرتب : رانا رفعت سعید
کتابت : محمد سعید صاحب، راولپنڈی، منظور احمد نعمانی لاہور
بار اوّل : شوال ۱۴۲۳ھ / دسمبر ۲۰۰۲ء
مکتبہ نور الہدیٰ مرکز ۸/۱ - اسلام آباد - فون: ۰۵۱-۴۴۳۲۵۷۰
کوایرا : ۷۰ مال روڈ - ریگل چوک، لاہور فون: ۰۴۲-۷۳۲۱۱۶۱
فیروز سنز، راولپنڈی - فون: ۰۵۱-۵۵۶۴۲۷۳
ہدیہ : ۵۵/- روپے (مجلد ۷۵/- روپے)

marfat.com

قارئین کرام سے چند گزارشات

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور رسول پاک (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کی نگاہِ رحمت کے طفیل، کتاب ھذا باوضو لکھی گئی اور کتابت ہوئی، قارئین کرام سے گزارش و التماس ہے کہ وہ بھی کتاب کو وضو کے ساتھ پڑھیں، کیونکہ اس میں آیاتِ قرآن شریف، احادیث مبارک اور درود پاک تحریر ہیں اور استفادہ کیلئے عقیدہ فرقہ کی قید و بند سے بالا ہو کر فقط ایک سادہ لوح مسلمان کی حیثیت سے اس کا مطالعہ کریں۔

شکریہ صد با

marfat.com

مقدّمہ وتعارف

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اور رسُول کریم (علیہ الصّلوٰۃ والسّلام) کی نگاہ رحمت سے کتاب ھذا "جِسمُہٗ مُقَدَّسُ علیہ الصّلوٰۃ والسّلام" کے مضامین و اقتباسات قرآن وسُنّت/احادیث مُبارک سے اخذ کئے گئے ہیں اور بزرگان دین کی کُتب اور صحبت سے بھی استفادہ کیا گیا ہے۔ خصُوصی طور پر یہ کتاب سیّد الاوّلین وسیّد الآخرین، رحمت للعالمین، خاتم النّبیّین، رسُول الثّمی (علیہ الصّلوٰۃ والسّلام) کے جسم مُبارک سے متعلق ہے مگر اس میں بعض دوسرے رُسل وانبیآء کرام (علیھم الصّلوٰۃ والسّلام) کے اجسام مبارک کا تذکرہ بھی شامل کیا گیا ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی رُوحِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْوَاحِ
وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی قَلْبِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْقُلُوبِ
وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی جَسَدِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْاَجْسَادِ
وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی قَبْرِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْقُبُوْرِ

آحادیث و آیات مقدسہ جو مضامینِ کتاب کی تالیف وتحریر میں محرک و معاون ہوئیں وہ کتاب میں شامل اور بعض نیچے بھی تحریر کر دی گئی ہیں۔۔۔

لَوْلَاکَ لِمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ (حدیث قُدسی)

(رسُول کریم علیک الصّلوٰۃ والسّلام) اگر آپ (کائنات میں موجود نہ ہوتے تو میں اللہ تعالیٰ) افلاک کو تخلیق نہ کرتا

marfat.com

اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُوْرِیْ (حدیث شریف)
اوّلین طور پر اللہ تعالیٰ نے میرا نور تخلیق کیا (علیہ الصّلوٰۃ والسّلام)

سَبَقَتْ رَحْمَتِیْ عَلٰی غَضَبِیْ (حدیث قدسی)
میری رحمت میرے غضب پر سبقت لے گئی (میرے غضب پر چھا گئی)

كَتَبَ عَلٰی نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ (الانعام آیۃ ۱۲)
اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات پر رحمت کو لازم کر لیا۔

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ (الانبیآء آیۃ ۱۰۷)
اور ہم نے آپ علیک الصّلوٰۃ والسّلام) کو تمام عالمین کیلئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَى الْاَرْضِ اَجْسَادَ الْاَنْبِيَآءِ (حدیث شریف)
بیشک اللہ تعالیٰ نے زمین کو اجسام انبیاء کرام (علیہم الصّلوٰۃ والسّلام) کی توڑ پھوڑ سے منع کر دیا ہے (یعنی ان اجسام مبارک کو ہر قسم کی توڑ پھوڑ سے محفوظ کر دیا ہے)

میں گزشتہ سال اپنے محترم اُستاد پروفیسر ڈاکٹر ا۔د۔نسیم صاحب کی عیادت کیلئے ساہیوال گیا وہ کوئی ۱۔۲ برس سے کافی علیل رہتے تھے اور اُن کی بینائی بہت حد تک کم ہوگئی تھی۔ ۸۰۔۸۵ سال کی عمر میں اور کمزور صحت کے باوجود وہ ہمیشہ کی طرح خُوش باش نظر آتے تھے اور احباب و شاگردوں سے خُوش مزاجی و بے تکلفی سے بات چیت فرماتے تھے۔ اس خُوش ماحول میں مَیں نے اُن سے کتاب کے تعارف پر چند سطور لکھنے کیلئے گزارش کردی۔ اُنہوں نے بڑی شفقت سے فرمادیا کہ انشآءاللہ تعالیٰ میں لکھ دوں گا/لکھوادوں گا۔ ان دنوں ماہ شوال المکرم ۱۴۲۲ھ تھا۔

''پھر ہمیں مخاطب کر کے فرمانے لگے کہ اس ماہ رمضان المبارک میں لیلۃ القدر کے علاوہ آپ لوگوں پر اللہ تعالیٰ کی کیا کیا عنایات

marfat.com

ہوئیں۔ ہم خاموش رہے اور عرض کیا۔ قبلہ! آپ ہی فرمادیں۔

بڑی بے تکلفی سے فرمانے لگے کہ مجھے اس دفعہ رمضان المبارک میں سورۃ یٰس کی آیہ مبارک ۱۳ کی ایک تشریح و ترجمہ عطا ہوئے ہیں۔ یہ تمام قصہ آیات مبارک ۱۳ سے ۲۰ میں ہے)

وَاضْرِبْ لَهُمْ مَثَلًا اَصْحٰبَ الْقَرْيَةِ اِذْ جَآءَ هَا الْمُرْسَلُوْنَ ○ ....

(اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اے رسُول کریم علیک الصّلوٰۃ والسّلام) آپ علیک الصّلوٰۃ والسّلام ان کوؐ (یعنی اصحاب کرامؓ کو) اصحاب قریہ (ایک خاص قصبے والوں) کا قصہ بتادیجئے۔ جب ان کے پاس (ہمارے) رسُل آئے (مگر اصحابِ قریہ نے اُن کی تکذیب کی۔ کہا کہ آپ ہماری طرح کے بشر ہو اور اُن کو جھٹلاتے رہے اور اُن کی اتباع نہیں کی۔۔۔)

تاریخی اعتبار سے یہ واقعہ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام سے بھی بہت پہلے کا ہے اور رسُول کریم علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کی بعثت اور تشریف آوری سے تو صدیوں پہلے کا ہے۔ اور جب اللہ تعالیٰ آپ حضوؐر کو مخاطب کر کے فرمارہا ہے کہ رسُول کریم علیک الصّلوٰۃ والسّلام! آپ اصحاب کرامؓ کو اصحابِ قریہ والا قصہ بتادیجئے (**وَاضْرِبْ لَهُمْ مَثَلًا اَصْحٰبَ الْقَرْيَةِ**) جو درحقیقت صدیوں پہلے کا ہے۔۔۔ تو

ہمیں قبلہ پروفیسر ڈاکٹر نسیم صاحب نے بتایا اور وضاحت کی کہ مجھے اس رمضان المبارک ۱۴۲۲ھ میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے آیت شریف کا کچھ اس طرح کا ترجمہ و مفہوم نصیب ہوا کہ

"رسُول کریم علیک الصّلوٰۃ والسّلام! آپ صدیوں پہلے کا اصحاب قریہ والوں کا سارا قصہ جسے آپ جانتے ہیں ان اصحاب

marfat.com

اکرام کو بتادیں' بیان فرمادیں۔۔۔"

مگر جب کتاب ھذا کی کتابت اس شعبان المبارک (۱۴۲۳ھ) میں ختم ہوئی تو میں نے محترم قبلہ ڈاکٹر ا۔ د نسیم صاحب کی خدمت میں عیادت اور کتاب کے تعارف کیلئے ساہیوال جانے کا ارادہ کیا تو ایک محترم دوست (جو اُن کے قریب ہی رہا کرتے تھے) سے معلوم ہوا کہ محترم قبلہ ڈاکٹر صاحب جو چند ماہ سے لاہور میں اپنے صاحبزادہ صاحب کے ہاں زیر علاج تھے چار پانچ ماہ قبل وفات پا گئے ہیں اور انہیں لاہور ہی میں سپردِ خاک کر دیا گیا۔(**اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن**) اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ انہیں جنّت میں اعلیٰ جگہ عطا فرماوے اور ان کو نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسّلام کا مزید قرب نصیب کرے۔ (آمین)

لہذا کتاب کا تعارف ان وجوہ وحالات کے پیشِ نظر رہ گیا مگر میں اپنے اُستاد و محترم پروفیسر ڈاکٹر ا۔ د نسیم صاحب کا تہہ دل سے مشکور ہوں کہ انہوں نے ہمارے لئے قرآن کریم کی اس آیۃ مبارک "**وَاضۡرِبۡ لَھُمۡ مَّثَلًا اَصۡحٰبَ الۡقَرۡیَۃِ**" کا ایک نایاب ترجمہ ومفہوم چھوڑا۔

اور میں ان الفاظ کے ساتھ "تعارف" کو کلام اللہ کے فیوض و برکات سے متعارف ومنسلک کرنے کی دُعا چاہتا ہوں۔

راقم

رانا رفعت سعید

۴ شوال المکرم ۱۴۲۳ھ

سوموار۔ لاہور

9 دسمبر 2002ء

marfat.com

فہرست

باب	عنوان/مضمون	صفحات
	پیش لفظ و تعارف + فہرست	۱-۲۴
ا	رسالت و نبوت، پیدائشی	1-10
	حضرت ابراہیمؑ، اسماعیلؑ و اسحاقؑ (علیہم الصلوٰۃ والسلام)	2
	حضرت موسیٰ (علیہ الصلوٰۃ والسلام)	3
	حضرت یحییٰ (علیہ الصلوٰۃ والسلام)	4
	حضرت عیسیٰ (علیہ الصلوٰۃ والسلام)	5
	حضرت محمد رسول اللہ (علیہ الصلوٰۃ والسلام)	10-6
ب	رُسل اور انبیاء کرام (علیہم الصلوٰۃ والسلام) کے اعضائے اجسام اور اجسام/اجساد مبارک	12-11
ج	محرکاتِ کتاب "جسمۂ مقدس" (علیہ الصلوٰۃ والسلام)	14-13
1	قبل البعثت حضرت محمد مصطفیٰ، احمد مجتبیٰ، سید الاولین و سید الآخرین، سید المرسلین و رحمۃ للعالمین (علیہ الصلوٰۃ والسلام)	15

marfat.com

باب	عنوان/مضمون	صفحات
	قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِادْعُوا الرَّحْمٰنَ	21-16
(ا)	اللہ تعالیٰ/ الرَّحْمٰنَ ۝ (الرَّحْمٰنُ ۙ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ۝) اَلرَّحْمٰنُ ۙ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ۝	20-16
(ب)	خَلَقَ الْاِنْسَانَ ۙ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ۝	21
(ج)	احادیثِ مبارک	22
(د، ر)	آیاتِ مبارک	25-23
(س)	اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ	26
(ص)	اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ (الحاقّہ، التکویر) (علیہ الصلوٰۃ والسلام)	28
(ط)	بشارات و ارشادات در بعثت و ولادت پاک (اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ. علیہ الصلوٰۃ والسلام)	34-29
2	حضرت سیدنا آدم (علیہ الصلوٰۃ والسلام)	42-35
	تخلیق	35
	نفخۂ رُوح	35
	حضرت انسان، اہلِ امانت الٰہی	36
	حضرت آدم (علیہ السلام) خلیفۃ الارض	37

marfat.com

باب	عنوان/مضمون	صفحات
	حضرت آدم (علیہ السلام) کو فرشتوں کا سجدہ کرنا	39
	〃 〃 کا ارض پر جسمانی وُرود	40
	〃 〃 اور نسلِ انسانی کا دشمن، شیطان رجیم	41-40
	〃 〃 اور اماں حوا رضؓ کا ارض پر جسمانی وُرود	41
	مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰی حِیْنٍ۔	42
	کافر، مؤمن / حِزْبُ الشَّیطان، حِزْبُ اللّٰہ	42
3	حضرت سیدنا نُوح (علیہ الصّلوٰۃ والسّلام)	48-43
	ابن حضرت نُوح (علیہ السّلام)	44
	آبی طُوفان	45-44
	ابنِ حضرت نُوح (علیہ السّلام) غرق آب	46-45
	(لَیْسَ مِنْ اَھْلِكَ / اِنَّهٗ عَمَلٌ غَیْرُ صَالِحٍ)	46
	نتائج صریح	47
	کشتیٔ حضرت نُوح (علیہ السّلام)	47
	(اٰیَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ	47
	سَلٰمٌ عَلٰی نُوْحٍ فِی الْعٰلَمِیْنَ	48
	اِنَّهٗ كَانَ عَبْدًا شَكُوْرًا	48

marfat.com

صفحات	عنوان/مضمون	باب
49	حضرت سیّدنا ابراہیمؑ (علیہ الصّلوٰۃ والسّلام)	4(ا)
49	صِدِّیقًا نَّبِیًّا۔	
49	مِلّتِ حضرت ابراہیم (علیہ السّلام)	
50	نگاہ، دل و دماغ	
61-52	قلبِ سلیم	
55	جسم و جان مبارک	
56	زبان مبارک	
58	مَنَّ اللّٰہُ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ	
59	دُعائے حضرت ابراہیم (علیہ السّلام)	
60	مقامِ ابراہیم (علیہ السّلام) مُصَلّٰی	
61	سَلٰمٌ عَلٰی اِبْرٰهِیْمَ	
63-62	حضرت سیّدنا اسماعیل (علیہ الصّلوٰۃ والسّلام)	4(ب)
64	رسالت و نبوّت	
65-64	ایڑیوں کی رگڑ/ ماءِ زمزم	
65	خواب حضرت ابراہیم (علیہ السّلام)	
67	حضرت اسماعیل (علیہ السّلام) کا سرِ تسلیم خم	

marfat.com

صفحات	عنوان / مضمون	باب
67	بِذِبۡحٍ عَظِيۡمٍ	
67	حضرت اسماعیل (علیہ السلام) / وَكَانَ عِنۡدَ رَبِّهٖ مَرۡضِيًّا۔	
68	حضرت سیّدنا یعقوبؑ (علیہ الصلوٰۃ والسلام)	5 (و)
68	رسالت، نبوّت	
69-68	خواب حضرت یوسف (علیہ السلام)	
79-71	بھائیوں کا حسد و بُغض اور دُشمنی	
73	كَذٰلِكَ كِدۡنَا لِيُوۡسُفَ	
77-74	وَ اَعۡلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعۡلَمُوۡنَ	
74	حضرت یعقوبؑ کی آنکھوں کا بے نور (نابینا) ہو جانا	
76-75	حضرت یعقوب (علیہ السلام) کی آنکھیں، حضرت یوسف (علیہ السلام) کی قمیض لگنے سے با نور (بینا) ہو جانا۔	
76	خوشبوئے / ریح یوسف (علیہ السلام)	
78	نتائج صریح	
79	حضرت یوسف (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کیلئے حکومت رسالت و نبوت	5 (ب)

marfat.com

صفحات	عنوان/مضمون	باب
80-69 89	حضرت یُوسف (علیہ الصّلوٰۃ والسّلام)	
82-81	قصّہ کنواں/ وَ کَذٰلِکَ مَکَّنَّا لِیُوسُفَ فِی الْاَرْضِ	
83	نتائج صریح:	
84	قید خانہ/ قصّۂ سجن	
85	زبان نبوّت (علیہ السّلام)/ قُضِیَ الْاَمْرُ	
86	نتیجہ صریح	
88-87	قحط	
89-80	قمیضِ حضرت یُوسف (علیہ السّلام) اور حضرت یعقُوب (علیہ السّلام) کی آنکھوں کا بانُور (بینا) ہونا۔	
90-81	وَکَذٰلِکَ مَکَّنَّا لِیُوسُفَ فِی الْاَرْضِ	
91	حضرت ایّوُب (علیہ الصّلوٰۃ والسّلام)	6
91	رسالت و نبوّت	
92-91	زبان مبارک اور دُعائیں	
92	پاؤں مبارک کی ٹھوکر سے چشمہ	
93	عطائے صحت	
94	حضرت یُونس (علیہ الصّلوٰۃ والسّلام)	7

marfat.com

باب	عنوان/مضمون	صفحات
	رسالت و نبوت	94
	مچھلی کے پیٹ سے نجات	97-96
8	حضرت مُوسیٰ (علیہ الصّلوٰۃ والسّلام)	98
	رسالت و نبوت	99-98
	بچپن	98
	ہاتھ، بازو مبارک	104-100
	فَغَفَرَ لَهٗ	101
	حضرت مُوسیٰ (علیہ السّلام)، فَقَضٰی عَلَیْهِ	106-100
	حضرت یُوسف (علیہ السّلام)، قُضِیَ الْاَمْرُ	102
	زبان مُبارک، دُعائیں اور بلائیں دُور	111-106
	حضرت ہارُون (علیہ السّلام)، نبوّت	108-107
	رسُول کریمؐ، نبیٔ آخر الزّمان (علیہ الصّلوٰۃ وَالسّلام) کی بعثت کیلئے حضرت ابراھیم (علیہ السّلام) کی دُعا اور حضرت عیسیٰ (علیہ السّلام) کی بشارت۔	110-108
	حضرت مُوسیٰ (علیہ السّلام) کا ہاتھ مبارک	112
	حضرت مُوسیٰ (علیہ السّلام) سے فرعون کی (محترمہ) بی بی صاحبہ کا پیار اور دَولتِ ایمان	114

marfat.com

صفحات	عنوان/مضمون	باب
113	حضرت یُوسف اور مُوسیٰ (علیہما السّلام) کے لئے	
	عَسَیٰٓ اَنۡ یَّنۡفَعَنَآ اَوۡ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا/ منفعت و ہدائیت	
115	فرعون اور لشکر، غرق آب	
116	قَالَ قَدۡ اُوۡتِیۡتَ سُؤۡلَكَ یٰمُوۡسٰی	
117	حضرت داؤد اور سُلیمان (علیہما الصّلوٰۃ والسّلام)	۹(ا)
117	حضرت داؤد (علیہ الصّلوٰۃ والسّلام)	
117	رسالت و نبوّت اور کتاب "زبُور"	
118-117	خَلِیۡفَةً فِی الۡاَرۡضِ	
118	حکمت و سلیقۂ خطاب	
	نتیجہ صریح	
119	پہاڑوں کا مسخّر ہونا، پرندوں کا تسبیح کرنا اور	
119	لوہے کا نرم ہو جانا۔	
120	وَكُنَّا فٰعِلِیۡنَ۔	
120	حضرت سُلیمان (علیہ الصّلوٰۃ والسّلام)	۹(ب)
121-120	رسالت و نبوّت	

marfat.com

باب	عنوان/مضمون	صفحات
	حُکمًا وَّ عِلمًا ۔ (حکومت اور دولتِ نبوّت)	121-120
	وَلِسُلَیمٰنَ الرِّیحَ (زور دار ہوائیں تابع فرمان)	121
	شیاطین اور جنات (تابع فرمان)	122
	کان مبارک	123
	چیونٹیوں اور ھُدھُد، پرندوں سے گفتگو	124
	عرشِ عظیم	125
	"عِلمٌ مِّنَ الکِتٰبِ" اللہ تعالےٰ کی کتاب میں سے ایک اصحابیؓ کو عطائے عِلم	126
	"عِفرِیتٌ مِّنَ الجِنِّ" ایک طاقتور جن کی وُسعتِ قوّت اور کتاب میں سے علم کی قوّت	128-127
	ملکۂ سبا کا ایمان لانا۔	129
	نتائج صریح	130-129
	وصال مبارک اور سالوں تک اُنؑ کا جسم مبارک محفوظ	131
	نتیجہ صریح	132
	فَفَھَّمنٰھَا سُلَیمٰنَ ج	132
10	حضرت عیسٰے (علیہ الصّلوٰۃ والسّلام)	133
	تخلیق ، کَلِمَۃٍ مِّنَ اللہِ	134-133 138-137

marfat.com

باب	عنوان/مضمون	صفحات
	رسالت ونبوّت	135-134
	رسُولِ کریم (علیہ الصّلوٰۃ والسّلام) کی آمد کی بشارت	136-135
	رُوح القُدُس، حضرت جبرائیل (علیہ السّلام) سے مدد	144-136
	اللہ تعالیٰ کی نہ کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے۔	138-137
	ثَلٰثَۃ مت کہو (تین خُدا مت کہو، نعوذُ بِاللہِ)	138
	حضرت عیسٰی (علیہ السّلام) کا گودو بچپن کا وقت	139
	زبانِ مُبارک	141-140
	مَآئِدَۃً مِّنَ السَّمَآءِ، کی دُعا اور اللہ تعالےٰ کی جانب سے خوانِ نعمت کا نزول۔	142
	جسمِ مبارک آسمانوں پر	146-145
	حضرت عیسٰی (علیہ السلام) کو نہ کسی نے قتل کیا اور نہ سُولی، صلیب پر چڑھایا، مگر وہ ایک ہم شکل سا تھا، بلکہ اللہ تعالےٰ نے اُن کو اُوپر (آسمانوں پر) اُٹھالیا۔	146 149-147
	حضرت یحیٰی (علیہ السّلام) سے اُن کی تصدیق۔	148-147
	بَلْ رَّفَعَہُ اللّٰہُ اِلَیْہِ ط وَکَانَ اللّٰہُ عَزِیْزًا حَکِیْمًا	149
	نتائجِ صریح	150
	بعض رُسُل (علیہ الصّلوٰۃ والسّلام) کو بعض پر فضیلت، اور حضرت داؤد (علیہ السّلام) کو عطائے کتاب ”زبور“	151

marfat.com

صفحات	عنوان / مضمون	باب
152	بعد البعثت حضرت مُحمّد مُصطفےٰ احمد مجتبیٰ رسولِ کریم، نبیٔ آخر الزّمان (علیہ الصلوٰۃ والسّلام) کی بعثت وولادت باسعادت۔	11
158-152	رسُولِ کریم (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کی بعثت و آمد کے متعلّق احادیث شریف، (کتُب سماوی) اور قرآنِ حکیم میں بشارات وارشادات۔	
154	اَلرَّحْمٰنُ ۝ عَلَّمَ الْقُرْاٰن۔ خَلَقَ الْاِنْسَانَ ۝ عَلَّمَہُ الْبَیَانَ ۝	
156-154	اِنَّہٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ کَرِیْمٍ (علیہ الصلوٰۃ والسّلام)	
155	اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّکَ الَّذِیْ خَلَقَ ...	
156	فَلَآ اُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ ۝ ...	
156	سِرَاجًا مُّنِیْرًا (علیہ الصّلوٰۃ والسّلام)	
156	اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی رُوْحِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْوَاحِ .... (عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ)	
157	لَقَدْ مَنَّ اللّٰہُ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ ...	
157	کَمَآ اَرْسَلْنَا فِیْکُمْ رَسُوْلًا	
158	فَاذْکُرُوْنِیْٓ اَذْکُرْکُمْ وَاشْکُرُوْا لِیْ وَلَا تَکْفُرُوْنِ	
158	طلع البدر علینا	

marfat.com

باب	عنوان/مضمون	صفحات
	نزولِ قرآن حکیم علیٰ قلبِ رسولِ کریم (علیہ الصلوٰۃ والسلام)	159
	نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ الْاَمِيْنُ ۝ عَلٰى قَلْبِكَ ...	159
	قلب مبارک	160
	نتیجہ صریح	160
	ارضِ وسیع پر	161
	عرشِ عظیم پر	162-161 166
	قلب پاک (معراج مقدس، افلاکی سفر)	163
	نتائج صریح	164
	فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى ۝	168-165
	فَاَوْحٰى اِلٰى عَبْدِهٖ مَا اَوْحٰى ۝	174-171
	مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى ۝	
	اَفَتُمٰرُوْنَهٗ عَلٰى مَا يَرٰى ۝	
	اور دیدارِ الٰہی	
	کلامِ "فَتَرْضٰى"	174-169
	لَعَلَّكَ تَرْضٰى	174-170
	ارضِ وسیع پر (معراجِ مقدس، ارضی سفر)	172

marfat.com

صفحات	عنوان / مضمون	باب
175	نتیجہ صریح	
176	حضرت آدم (علیہ السّلام) اور امّاں حوّا رضؓ کا ارض پر	
177-178	جسمانی وروُد اور حضرت عیسٰی (علیہ السّلام) کا	
	آسمان پر جسمانی دفعہ	
	رسُول کریم (علیہ الصّلوٰۃ والسّلام) کا معراج مُقدّس،	
178-191	(ارضی و افلاکی سفر ین)	
182	رسُولِ کریم نبی آخر الزّمان (علیہ الصّلوٰۃ والسّلام)	
	کے بازُو و ہاتھ مبارک۔	
183	ہاتھ و انگشت مُبارک اور مُعجزہ شقّ القمر	
184-186	ہاتھ وانگشت ہائے مبارک سے پانی کے چشمے	
	جاری ہونا۔	
186	باہر نکلی ہوئی و دُکھتی آنکھوں کا ٹھیک ہونا	
187	ہاتھ مبارک میں خُوشبو	
187	جسم اطہر و پسینہ مبارک میں خوشبو۔	
188	قوّت بازُو اور ہاتھ مبارک	
189-191	صدر، سینہ مبارک	
191	زبان مبارک اور دُعائیں	

marfat.com

صفحات	عنوان/مضمون	باب
191	سُورج کو روکنا اور لوٹانا	
192	مُردوں کو زندہ کرنا	
192	حضرت عُمر ابن الخطابؓ کے لئے دُعا	
194-193	حضرت عُمر ابن الخطابؓ کا مُسلمان ہونا۔	
195	پہاڑوں کو ارشاد مُبارک	
196	حیوانات سے گفتگو فرمانا	
196	اُونٹ	
197-196	ھرن	
198-197	حمار (گدھا)	
199-198	نباتات اور جمادات سے شہادت اور	
205	اُن سے گفتگو	
198	شجر	
200-199	شجر، اُستنِ حنانہ	
201	دُعائیں، ارضی وافلاکی قوّت کی حامل	
203-202	امام مالکؒ سے خلیفۂ وقت کا مُباحثہ	
203	نبئ کریم (علیہ الصّلوۃ وَالسّلام) کے پاس آواز بلند نہ کریں، بلکہ پست رکھیں۔	

marfat.com

صفحات	عنوان/مضمون	باب
204	شیر خوار بچے سے شہادتِ رسالت	
206-205	دُعائیں باعثِ تسکین	
209-207	رسُول کریم (علیہ الصلوٰۃ والسّلام) کے جسم مُقدس کی موجودگی	
210-209	اور شہر مکۃ المکرّمہ کی قسم	
213-210	نتیجہ صریح	
213	درُود پاک	
217-214	جسم مُقدس (علیہ الصّلوٰۃ والسّلام) کی چوری کا منصُوبہ	
217	نتائج صریح	
219-218	سچّے سوہنے وخالص اُمّتیوں کے جسم وجان	
222-219	سُلطان ناصرالدّین محمُودؒ	
230-223	غازی علم الدّین شہیدؒ	
227	پھانسی کے قریب وزن میں اضافہ	
228	تختۂ دار کی جانب خوُد بہت تیزی سے چلے گئے	
229	تختۂ دار پر خود چڑھے۔	
229	پھانسی کا پھندا گلے میں خوُد ڈالا۔ اور	
230-229	(اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیہِ رَاجِعُوْنَ)	
230-229	وَلَا تَقُوْلُوا لِمَنْ یُّقْتَلُ فِی سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتٌ	

marfat.com

صفحات	عنوان/مضمون	باب
231	؎ کی محمدؐ سے وفا تُو نے تو ہم تیرے ہیں (علیہ الصلوٰۃ والسلام)	
233-232	حاجی بابا یونس (از اکبری منڈی)	
234	اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ	
235	وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ ۔	

سیّد الاوّلین و سیّد الآخرین

رحمت لّلعالمین وخاتم النبیّین

(علیہ الصلوٰۃ والسلام)

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

علیہ الصلوٰۃ والسلام

marfat.com

باب: 1

رسالت و نبوّت، پیدائشی

رُسُل اور انبیاء اکرام (علیہم الصلوٰۃ والسلام) اللہ تعالیٰ کی جانب سے پیدائشی طور پر اور شروع ہی سے رُسُل اور انبیاء اکرام علیہم الصلوٰۃ والسلام ہوتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں مختلف مقامات پر بعض کے متعلق اپنی اس رحمتِ خصوصی کا سُورۃ ہُود والانبیاء ..... میں ذکر فرمایا ہے۔

قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّىْ وَاٰتٰىنِىْ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِهٖ فَعُمِّيَتْ عَلَيْكُمْ ....
(ھُود، آیة : ۲۸)

(حضرت نوح علیہ السلام نے) کہا: اے قوم دیکھو تو میں اپنے رب کی طرف سے ایک روشن دلیل (روشن، سیدھے راستے) پر ہوں اور اس نے مجھے اپنے پاس سے رحمت (نبوت) عطا فرمائی ہے .....

قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّىْ وَاٰتٰىنِىْ مِنْهُ رَحْمَةً .....
(ھُود، آیة : ۶۳)

(حضرت صالح علیہ السلام نے) کہا اے قوم دیکھو تو اگر میں اپنے رب کی طرف سے ایک روشن دلیل (روشنی، سیدھے راستے) پر ہوں اور اس نے مجھے اپنے پاس سے رحمت (نبوت) عطا فرمائی ہے .....

وَاَدْخَلْنٰهُمْ فِىْ رَحْمَتِنَا ۭ اِنَّهُمْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ○
(الانبیاء، آیة : ۸۶)

اور ہم نے اُن کو اپنی رحمت میں داخل کیا کہ بے شک وہ صالحین میں سے تھے۔

marfat.com

حضرت ابراہیمؑ، اسمٰعیلؑ و اسحاقؑ (علیہم الصّلوٰۃ والسّلام)

سُورۃ الصّٰفّٰت، آیات ۱۰۰-۱۱۳ میں، حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسمٰعیلؑ علیہما الصّلوٰۃ والسّلام کی ایک بڑی صریح آزمائش "اَلۡبَلٰٓؤُا الۡمُبِيۡنُ" اور "بِذِبۡحٍ عَظِيۡمٍ" کا تفصیلی بیان ہے۔ بالآخر حضرت ابراہیمؑ علیہ السّلام نے اپنا خواب کہ "وہ اپنے بیٹے حضرت اسمٰعیلؑ علیہ السّلام کو ذبح کر رہے ہیں" سچ کر دکھایا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے اس فعل کو قبولیت بخشی مگر اللہ تعالیٰ کے حکم "وَفَدَيۡنٰهُ بِذِبۡحٍ عَظِيۡمٍ ۞" سے حضرت جبرائیلؑ علیہ السّلام، حضرت اسماعیل علیہ السّلام کی بجائے ایک مینڈھا یا دُنبہ فدیہ لے آئے جس کو حضرت ابراہیم علیہ السّلام نے ذبح کر دیا اور یوں حضرت اسمٰعیل علیہ السّلام بچا لئے گئے۔ اللہ تعالےٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السّلام کے اس عمل کو بہت پسند فرمایا اور حضرت ابراہیم علیہ السّلام کو دُوسرے بیٹے حضرت اسحاقؑ علیہ السّلام کے بھی نبی ہونے کی بشارت دی۔

(اللہ تعالےٰ اس سے پیش تر سُورۃ مریم میں حضرت ابراہیم علیہ السّلام کے پہلے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السّلام کے رسُول نبی ہونے کی بشارت دے چکا تھا۔

وَتَرَكۡنَا عَلَيۡهِ فِى الۡاٰخِرِيۡنَ ۞
سَلٰمٌ عَلٰٓى اِبۡرٰهِيۡمَ ۞
كَذٰلِكَ نَجۡزِى الۡمُحۡسِنِيۡنَ ۞
اِنَّهٗ مِنۡ عِبَادِنَا الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ۞

اور ہم (اللہ تعالیٰ) نے بعد میں آنے والوں میں اس (ان کے ذکرِ خیر) کو (دیوں) باقی رکھا، سلام ابراہیمؑ پر۔ ہم اپنے محسن بندوں کو ایسی ہی جزا دیتے ہیں۔ بیشک

marfat.com

وہ ہمارے مومن بندوں میں سے ہیں۔

وَبَشَّرْنٰهُ بِاِسْحٰقَ نَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ○ (الصّٰفّٰت، آیۃ ۱۱۲)

اور ہم نے ان کو (ایک بیٹے) اسحاق کی نبی ہونے اور صالحین میں سے ہونے کی بشارت دی۔

اور

اللہ تعالیٰ نے اس قبل سُورۃ مریم میں حضرت اسماعیل علیہ السلام کے رسول نبیؑ ہونے کا ذکر کیا ہے۔

وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِسْمٰعِيْلَ ز اِنَّهٗ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَ كَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا ○

اور آپ (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کتاب (قرآن شریف) میں اسماعیلؑ کا ذکر سُنا دیجئے۔ بے شک وہ وعدے کے سچے اور رسُول نبی تھے۔

حضرت مُوسیٰ (علیہ الصلوٰۃ والسلام)

سُورۃ القصص آیۃ ۷ میں حضرت مُوسیٰؑ علیہ السلام کے پیدائشی طور پر ہی رسُولؑ ہونے کا تذکرہ ہے۔

وَاَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اُمِّ مُوْسٰٓى اَنْ اَرْضِعِيْهِ ج فَاِذَا خِفْتِ عَلَيْهِ فَاَلْقِيْهِ فِي الْيَمِّ وَلَا تَخَافِيْ وَلَا تَحْزَنِيْ ج اِنَّا رَآدُّوْهُ اِلَيْكِ وَ جَاعِلُوْهُ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ○

اور ہم (اللہ تعالیٰ) نے مُوسیٰؑ علیہ السلام کی ماں کو وحی کی کہ اس (بچہ) کو دودھ پلاتی رہو۔ پھر جب تم ان کے متعلق کچھ اندیشہ (خطرہ) پیدا ہو تو انہیںؑ پانی (دریا) میں ڈال دینا اور نہ خوف کرنا اور نہ حُزن کرنا ہم ان کو تمہاری لوٹا دیں گے اور ان کو رسُولوںؑ میں سے بنائیں گے۔

marfat.com

سورۃ آل عمران، آیات ۳۸-۴۱ اور سورۃ مریم آیات ۳-۱۵ میں حضرت زکریا علیہ السلام کی دعا: "فَهَبْ لِي مِن لَّدُنكَ وَلِيًّا ۝ رَبِّ هَبْ لِي مِن لَّدُنكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً" اُن کا اللہ تعالیٰ سے ایک وارث (بیٹا) مانگنا اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے دعا کی قبولیت کا ذکر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت زکریاؑ علیہ السلام کو ایک نیک و صالح بیٹا حضرت یحییٰؑ علیہ السلام عطا کرنے کی بشارت دی اور وہؑ نبیؑ ہوں گے اور ان کو کتاب بھی دی جائے گی۔

حضرت یحییٰؑ (علیہ الصلوٰۃ والسلام)

فَنَادَتْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَهُوَ قَآئِمٌ يُّصَلِّي فِي الْمِحْرَابِ ۙ اَنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحْيٰى مُصَدِّقًا ۢ بِكَلِمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَسَيِّدًا وَّحَصُوْرًا وَّنَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ؕ

(سورۃ آل عمران، آیۃ ۳۹)

پس فرشتوں نے آواز دی ابھی وہ (حضرت زکریا علیہ السلام) حجرے میں کھڑے نماز ادا کر رہے تھے اللہ آپؑ کو ایک (فرزند) یحییٰ (کی پیدائش) کی خوشخبری دیتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے کلمہ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کی تصدیق کرنے والے ایک سردار اور عورت کے پاس نہ جانے والے نبی اور صالحین میں سے ہوں گے۔

يٰزَكَرِيَّآ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمِ ۨاسْمُهٗ يَحْيٰى ۙ لَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا ۝

(سورۃ مریم آیۃ ۷)

(اللہ تعالیٰ نے فرمایا) اے زکریاؑ ہم تم کو ایک لڑکے کی بشارت دیتے ہیں جس کا نام یحییٰؑ ہو گا (اور) اس سے قبل ہم نے اس کا کوئی ہم نام نہیں بنایا۔

marfat.com

يٰيَحْيٰى خُذِ الْكِتٰبَ بِقُوَّةٍ ؕ وَاٰتَيْنٰهُ الْحُكْمَ صَبِيًّا ۙ (سُورة مریم اٰیۃ: ۱۲)

(اللہ تعالیٰ نے فرمایا) اے یحییٰؑ کتاب کو قوت کے ساتھ پکڑ لیں اور (اس طرح) ہم نے اُن ؑ کو بچپن میں ہی حکم (نبوت، کارِ نبوت) دے دیا۔

اور

حضرت عیسیٰ (علیہ الصلوٰۃ والسلام)

اللہ تعالیٰ نے اسی طرح سُورۃ آلِ عمران آیات ۴۵-۵۲، سُورۃ المائدہ آیات ۷۵، ۱۰۹، ۱۱۸ اور سُورۃ مریم آیات ۲۹، ۳۶ میں "حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائشی طور پر رسول، نبی ہونے کا تذکرہ فرمایا ہے۔

وَيُعَلِّمُهُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ۚ وَرَسُوْلًا اِلٰى بَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۙ ... (سورۃ آل عمران ۴۸، ۴۹)

(اے مریم! اللہ تعالیٰ تمہارے بیٹے عیسیٰؑ) کو کتاب و حکمت و تورات و انجیل سکھا دے گا اور وہ بنی اسرائیل کی طرف رسول ہونگے۔

مَا الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ ... (سورۃ المائدہ: ۷۵)

مسیح ابن مریم (اللہ تعالیٰ کے) ایک رسول ہی ہیں ...

قَالَ اِنِّىْ عَبْدُ اللّٰهِ ۗ اٰتٰنِىَ الْكِتٰبَ وَجَعَلَنِىْ نَبِيًّا ۙ (سورۃ مریم آیۃ ۳۰)

(حضرت عیسیٰؑ جو ابھی گہوارہ میں بچے ہی تھے) بولے بے شک میں اللہ کا بندہ ہوں، اس نے مجھے کتاب دی ہے اور اس نے مجھے نبی بنایا ہے۔

marfat.com

(۲) حضرت محمد رسول اللہ

سید الاولین، و سید الآخرین، سید المرسلین، رحمت للعالمین، خاتم النبیین
(علیہ الصلوٰۃ والسلام)

اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں ارشاد فرماتا ہے (جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے)

اَلرَّحْمٰنُ ۝ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ۝ رحمٰن نے قرآن شریف کی تعلیم دے دی

(سورۃ الرحمٰن: آیۃ ۱، ۲)

یعنی

اللہ تعالیٰ نے صاحبِ قرآن، حضرت محمد رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام

کو قرآن شریف کی تعلیم فرما دی تھی (اور پھر)

خَلَقَ الْاِنْسَانَ ۝ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ۝ اس نے انسان کی تخلیق فرمائی (اور

اسے علم بیان دیا۔

ان آیات مبارک سے ظاہر ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ سید الاولین و سید الآخرین سید المرسلین، رحمت للعالمین، خاتم النبیین حضرت محمد رسول اللہ (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کو قرآن حکیم کی تعلیم بہت پہلے دے چکا تھا (کتنے سال قبل، کتنے ہزار سال قبل، کتنے لاکھ سال قبل ۔۔۔ اللہ و رسولہ اعلم) اور پھر اس نے حضرت انسان، حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تخلیق فرمائی یعنی اس سے قبل افلاک و کائنات میں رسالت و نبوت الاولین والآخرین (علیہ الصلوٰۃ والسلام) معرضِ وجود میں آچکی تھی۔

marfat.com

احادیث مبارک میں مروی ہے

اَوَّلُ مَاخَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ — اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے میرےؐ نور کی تخلیق فرمائی۔

کُنْتُ نَبِیًّا، وَّاٰدَمُ بَیْنَ الْمَآءِ وَالطِّیْنِ ٥ — مَیں اس وقت بھی نبیؐ (علیہ الصلوٰۃ والسلام) تھا جب آدمؑ (علیہ السلام) پانی اور مٹی کے درمیان تھے۔

کُنْتُ نَبِیًّا وَّاٰدَمُ بَیْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ — مَیں اس وقت بھی نبیؐ (علیہ الصلوٰۃ والسلام) تھا جب آدم (علیہ السلام) رُوح اور جسم کے درمیان تھے۔

اور

حدیث قُدسی شریف میں بیان ہے

لَوْلَاکَ لِمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ (اَوکما قال اللہ تعالیٰ) — اگر آپؐ (علیہ الصلوٰۃ والسلام) نہ ہوتے تو پھر میں (اللہ تعالیٰ) افلاک کو بھی تخلیق نہ کرتا۔

(یعنی رسُول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا افلاک (وکائنات) میں پہلے ہی سے موجود ہونا، باعث تخلیقِ افلاک (وکائنات) بنا)

رسُولِ کریم (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کی رسالت و نبوّت کا تذکرہ ان کی پیدائش سے قبل بلکہ بہت قبل، پہلی کتب سماوی میں، پہلے رُسل اور پہلے انبیاء اکرامؑ علیھم الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ کی جانب سے پہنچتا رہا۔ قرآن مجید میں بھی اس واقع مبارک کا ذکر موجود ہے

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰہُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ — اور جب اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء اکرامؑ

marfat.com

لِمَآ اٰتَیْتُکُمْ مِّنْ کِتٰبٍ وَّحِکْمَۃٍ ثُمَّ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَکُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِہٖ وَلَتَنْصُرُنَّہٗ ؕ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰی ذٰلِکُمْ اِصْرِیْ ؕ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا ؕ قَالَ فَاشْھَدُوْا وَاَنَا مَعَکُمْ مِّنَ الشّٰھِدِیْنَ ۝ (سورۃ آل عمران، آیۃ ۸۱)	سے عہد لیا کہ جب میں تم کو کتاب و حکمت سے سرفراز کر دوں پھر تمہارے پاس (علیہ الصلوٰۃ والسلام) آئیں اس کتاب کی تصدیق کرنے والے جو تم کو دی گئی ہے تو تم ان پر ضرور ایمان لاؤ گے اور ان کی مدد لازماً کرو گے، فرمایا کیا تم نے اقرار کیا اور اس پر میرا عہد قبول کیا؟ سب نے کہا ہم نے اقرار کیا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا تو (اس عہد و پیمان کے) تم گواہ رہنا اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہوں میں سے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا حضرت محمد الرسول اللہ (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کے لئے دیگر تمام انبیاء اکرام (علیہم السلام) سے میثاق و عہد لینے کا یہ واقعہ بھی حضور نبی کریم (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کی بعثت و پیدائش سے ہزاروں یا لاکھوں سال پہلے کا ہے۔ اَللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ۔ بلکہ اس آیت مبارکہ سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ تمام انبیاء کرامؑ بشمول وہ انبیاء کرامؑ جو رُسُل اکرام (علیہم الصلوٰۃ والسلام) بھی تھے، اللہ تعالےٰ کی جانب سے یہ سب پیدائش سے پہلے، بلکہ بہت پہلے، رُسُل و انبیاء اکرامؑ (علیہم السلام) بنائے جا چکے تھے، مگر بعض کا اعلان رسالت و نبوت پیدائش سے پہلے ہوا، بعض کا پیدائش کے بعد، اور بعض کا جوانی میں ہوا۔ یہ سب اس کی رحمتیں و حکمتیں ہیں۔

وَاِذْ قَالَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ	اور جب عیسیٰ ابن مریمؑ نے کہا اے

marfat.com

يٰبَنِيٓ اِسْرَآءِيْلَ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَمُبَشِّرًۢا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِي اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ ؕ

(سورۃ الصّف، آیۃ: ۶)

بنی اسرائیل میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔ میں تورات کی تصدیق کرنے والا ہوں جو مجھ سے پہلے آئی ہے اور خوشخبری سنانے والا ہوں اُن رسولؐ (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کی جو میرے بعد بعد میں آئیں گے جس کا نام احمدؐ ہے (علیہ الصلوٰۃ والسلام)

اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ ز

(سورۃ الاعراف، آیۃ: ۱۵۷)

وہ لوگ جو الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کی اتباع کرتے ہیں۔ جن (کے ذکر مبارک) کو وہ تورات اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں۔

مندرجہ بالا دونوں آیات شریف میں اللہ تعالیٰ نے رسول مقبول (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کی آمد کی بشارت، ان کی پیدائش سے بہت پہلے، تورات و انجیل میں بھی لکھ دی اور کم از کم حضرت موسیٰؑ (علیہ السلام) سے لے کر حضرت عیسیٰؑ (علیہ السلام) تک تمام رسل و انبیاء اکرام (علیہم السلام) حضور کریمؐ (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کی رسالت و نبوّت، رحمت و عظمت... سے مطلع تھے۔

ﮯ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ وہ ہیں جن کا علم وغیرہ ماں (مادر) کی حیثیت رکھتا ہو اور وہ علم رحمانی و رحیمی ہو، پرانے زمانے میں اہل مکہ مکرمہ کو بھی اُمّی کہتے تھے اور سورۃ الجمعہ کی آیۃ ۲ هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ ... وہ ذات پاک (اللہ تعالیٰ) جس نے اہل مکہ میں انہی میں سے رسول (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کو مبعوث فرمایا... کیونکہ ان دنوں سارے مکہ مکرمہ میں ان پڑھ نہیں تھے۔ ان میں تورات و انجیل کے اہلِ علم و دانا لوگ بھی تھے

marfat.com

قرآن کریم کی آیات مبارکہ سے یہ بالکل عیاں ہے کہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے منصب رسالت و نبوت حضرت محمدؐ رسول اللہ سیدالاولین و سیدالآخرین سیدالمرسلین (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کو اور دیگر انبیاء اکرام (علیہم السلام) کو ایک خاص عطا ہے جو وہبی، لدنی اور اس کی رحمت ہے، نہ کہ یہ عطائے منصب و رسالت نبوت کسبی، خاندانی یا قبائلی ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ دولت و عظمت ان کی پیدائش و بعثت سے پہلے بلکہ بہت پہلے ہی عنایت کر چکا ہوتا ہے... مگر اظہار و اعلان، رسالت و نبوت، اللہ تعالیٰ کی منشاء و مرضی کے مطابق بعض کا پیدائش سے پہلے ہو گیا، بعض کا پیدائش کے فوراً بعد اور بعض کا جوانی میں ہوا۔ (علیہم الصلوٰۃ والسلام)

marfat.com

رُسُل اور انبیاءِ کرام (علیہم الصّلوٰۃُ والسّلام)

کے اعضائے اجسام اور اجسام واجساد مُبارک

قرآن حکیم اور احادیث شریف کی روشنی میں بعض رُسُل اور انبیاءِ کرام (علیہم الصّلوٰۃ والسّلام) کے اعضائے اجسام اور اجسام واجساد مبارک کے متعلق جو روشن پہلو اور واقعات زاویۂ نگاہ میں آتے ہیں وہ قارئین کرام کے مطالعہ واستفادہ کیلئے پیش کئے جارہے ہیں۔ اس روشنی میں اس حقیقت کا اندازہ لگانا اور سمجھنا بہت آسان ہوجاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاءِ کرام (علیہم الصّلوٰۃ والسّلام) کو خصوصی طور پر اعلیٰ وعُظمیٰ ترین اجسام و اجساد، اخلاق واوصاف، فہم وادراک، علم وحکمت اور فضائل وخصائل عطا فرمائے۔ اور بعض کو بعض پر فضیلت دی۔

۱۔ حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

(اَوْ کَمَا قَالَ)

ابوداؤد شریف

ریاض الصّالحین ص۱۹۳۔ اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَاءِ۔

بیشک اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاءِ کرام (علیہم الصّلوٰۃ والسّلام) کے اجساد کو حرام کیا (یعنی وصال کے بعد، یہ اجسام مُبارک، ہر قسم کی گل سڑ، ٹوٹ پھوٹ، کمی بیشی وغیرہ سے محفوظ رہتے ہیں۔)

۲۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے معراج شریف کا واقعہ کم از کم مسلمان جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق سیّد الاوّلین وسیّد الآخرین رحمت للعالمین، خاتم النّبیّین وسیّد المرسلین (علیہ الصّلوٰۃ والسّلام) معراج شریف کے سفر کا آغاز فرماتے ہیں..... پہلے زمینی سفر، پھر افلاکی سفر کا۔

marfat.com

سُبْحَانَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَی الَّذِیْ بٰرَکْنَا حَوْلَہٗ لِنُرِیَہٗ مِنْ اٰیٰتِنَا اِنَّہٗ ھُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ ○

(بنی اسرائیل آیۃ ۱)

پاک ہے وہ ذات (اللہ تعالیٰ) جو اپنے عَبْدُہٗ (علیہ الصّلوٰۃ والسّلام) کو ایک رات مسجد الحرام (خانہ کعبہ) سے مسجد اقصیٰ (بیت المقدس) تک لے گیا جس کے گرد ہم نے برکتیں رکھی ہیں تاکہ ہم اُن کو اپنی قدرت قدرت کی نشانیاں دکھائیں، بیشک وہ سننے والا (اور) دیکھنے والا ہے۔

مسجد الاقصیٰ یعنی بیت المقدس میں اللہ تعالےٰ کے حکم سے تمام رُسل و انبیاء کرام (علیہم السّلام) بھی پہنچے ہوئے تھے، اور رسُول کریم (علیہ الصّلوٰۃ والسّلام) نے صلوٰۃ (نماز) کی امامت فرمائی۔ انبیاء کرام (علیہم الصّلوٰۃ والسّلام) مقتدی تھے۔ (اسی لئے حضور کریم (علیہ الصلوٰۃ والسّلام) کو امام الانبیاء (علیہ الصلوٰۃ والسّلام) بھی کہتے ہیں)

مذکورہ حدیث کی رُو سے۔

اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَآءِ ۔

چونکہ اللہ تعالےٰ نے زمین پر انبیاء کرام علیہم السّلام کے اجساد کو حرام کر دیا ہے اور یہ ہر قسم کی گَل سڑ، ٹوٹ پھوٹ اور کمی بیشی وغیرہ سے محفوظ ہیں۔ لہٰذا اللہ تعالےٰ کے حکم سے تمام انبیاء کرام علیہم السّلام (بشمول حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کے جو آسمانوں پر زندہ ہیں اور وہاں اپنے صحیح جسم کے ساتھ متمکن ہیں) سب کے سب اپنے اصلی اجسام مبارک کے ساتھ مسجد اقصیٰ میں حاضر تھے۔ امامتِ صلوٰۃ کے بعد سیّد المرسلین، رحمت للعالمین، نبی آخر الزّمان (علیہ الصّلوٰۃ والسّلام) براق پر ہی، افلاک کی سفر پر روانہ ہوئے۔

marfat.com

باب : ج   محرکات

کُنۡتُ کَنۡزًا مَخۡفِیًّا فَاَحۡبَبۡتُ اَنۡ اُعۡرَفَ فَخَلَقۡتُ مُحَمَّدًا (علیہ الصلوٰۃ والسلام، حدیث قدسی)	مَیں (اللہ تعالیٰ) ایک مخفی خزانہ تھا، پس مَیں نے چاہا کہ مَیں پہچانا جاؤں تو مَیں نے حضرت محمدؐ (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کو تخلیق فرمایا۔
اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوۡرِیۡ (حدیث مبارک)	سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے میرا نور تخلیق کیا (یعنی سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے نورِ محمدؐ علیہ الصلوٰۃ والسّلام کو تخلیق کیا)
لَوۡلَاکَ لِمَا خَلَقۡتُ الۡاَفۡلَاکُ (حدیثِ قدسی مبارک)	(رسول کریم علیک الصلوٰۃ والسلام) اگر آپؐ نہ ہوتے تو مَیں (اللہ تعالیٰ) افلاک کو تخلیق نہ کرتا۔
کُنۡتُ نَبِیًّا وَّاٰدَمُ بَیۡنَ الۡمَآءِ وَالطِّیۡنِ (حدیث مبارک)	مَیںؐ (اس وقت بھی) نبی (علیہ الصلوٰۃ و السّلام) تھا اور جبکہ حضرت آدم (علیہ السّلام) پانی اور مٹّی کے درمیان تھے۔
کُنۡتُ نَبِیًّا وَّ اٰدَمُ بَیۡنَ الرُّوۡحِ وَالۡجَسَدِ (حدیث مبارک)	مَیںؐ (اس وقت بھی) نبی (علیہ الصلوٰۃ والسّلام) تھا اور جبکہ حضرت آدم (علیہ السّلام) رُوح اور جسم کے درمیان تھے۔
اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ عَلَی الۡاَرۡضِ اَجۡسَادَ الۡاَنۡبِیَآءِ ...	بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء (علیہم الصلوٰۃ والسّلام) کے

marfat.com

(علیہم الصلوٰۃ والسلام) (حدیث مبارک)

اجسام کو حرام کیا (یعنی اجسام مبارک کو قبور میں توڑ پھوڑ وغیرہ سے محفوظ کر دیا، جیسے وہ ظاہری حیات میں تھے، ہمیشہ ویسے ہی رہیں گے)

سَبَقَتْ رَحْمَتِیْ عَلٰی غَضَبِیْ
(حدیث قدسی مبارک)

میری (اللہ تعالیٰ) کی رحمت میرے غضب پر سبقت لے گئی (یعنی میرے غضب سے آگے نکل گئی، میرے غضب پر چھا گئی)

(اَوْکَمَا قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی، اَوْکَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ علیہ الصلوٰۃ والسلام)

..کَتَبَ عَلٰی نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ...
(سورۃ الانعام آیت ۱۲)

اُس (اللہ تعالیٰ) نے رحمت کو اپنی ذات پر لکھ لیا (یعنی اس نے رحمت کو اپنی ذات پر لازم کر لیا)

... کَتَبَ رَبُّکُمْ عَلٰی نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ... (الانعام، ۵۴)

آپ کے رب نے اپنی ذات پر رحمت کو لکھ لیا (لازم کر لیا)

وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ ٥ (الانبیاء، آیت ۱۰۷)

رسولِ کریم علیک الصلوٰۃ والسلام) ہم نے آپ کو عالمین کیلئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

اَلرَّحْمٰنُ ٥ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ٥
(الرحمٰن، آیت ۱،۲)

اَلرَّحْمٰنُ (اللہ تعالیٰ) ہی نے (صاحبِ قرآن علیہ الصلوٰۃ والسلام کو) قرآن کی تعلیم دی (قرآن شریف کا علم دیا)

marfat.com

باب: ۱

قبل البعثت

سیّدالاوّلین وسیّدالآخرین
حضرت سیّدنا مُحمّد مُصطفیٰ، احمدِ مُجتبیٰ
سیّدالمرُسَلین ورحمت للّعالمین

(علیہ الصّلوٰۃ والسّلام)

marfat.com

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

---

1 (۱) اَلرَّحْمٰنُ ۙ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ؕ

خَلَقَ الْاِنْسَانَ ۙ عَلَّمَہُ الْبَیَانَ ۝

رَحْمٰن نے (صاحبِ قرآن علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کو) قرآن کی تعلیم دی۔ انسان کو تخلیق فرمایا اور اس کو علم بیان دیا

(۱) اللہ تعالیٰ

ربّ العالمین، الرّحمٰن الرّحیم، خالقِ کائنات نے کلام اللہ قرآن شریف میں ارشاد فرمایا ہے۔

(۱) قُلِ ادْعُوا اللّٰہَ اَوِادْعُوا الرَّحْمٰنَ ؕ

اَیًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَہُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی (سورۃ بنی اسرائیل

(سورۃ بنی اسرائیل آیت ۱۱۰)

اللہ تعالیٰ، ربّ العالمین، الرّحمٰن الرّحیم نے رسول کریم رؤف رّحیم، رحمت للعالمین (علیہ الصّلوٰۃ والسّلام) کو مخاطب کر کے فرمایا، "آپ فرما دیجیئے کہ (اللہ تعالیٰ کو

marfat.com

اللہ کہہ کر پکار دیا الرّحمٰن کہہ کر پکارو، جس طرح بھی پکارو اس کے سب نام حُسن والے ہیں (سب نام اچھے ہیں)

(۲) (کم و بیش) یہی صورت حال، سورۃ النحل آیت مُبارک ۷۹ اور سورۃ الملک آیت مُبارک ۱۹ دونوں کو اکٹھا پڑھنے اور سمجھنے سے واضح ہوتی ہے

(ا) سُورۃ النحل:۔ اَلَمۡ یَرَوۡا اِلَی الطَّیۡرِ مُسَخَّرٰتٍ فِیۡ جَوِّ السَّمَآءِ ؕ مَا یُمۡسِکُہُنَّ اِلَّا اللّٰہُ ؕ..

کیا انہوں نے فضائے آسمانی میں پرندوں کو اُڑتے ہوئے اس کے حکم کے تابع نہیں دیکھا؟ ان کو اللہ تعالےٰ کے سوا کس نے تھام رکھا ہے؟..

(ب) سُورۃ الملک:۔ اَوَلَمۡ یَرَوۡا اِلَی الطَّیۡرِ فَوۡقَہُمۡ صٰٓفّٰتٍ وَّ یَقۡبِضۡنَ ؕۘ مَا یُمۡسِکُہُنَّ اِلَّا الرَّحۡمٰنُ ؕ.....

کیا انہوں نے اپنے سروں پر پرندوں کو پَر پھیلائے (اُڑتے ہوئے) نہیں دیکھا؟ جو کبھی (پَروں کو) سمیٹ بھی لیتے ہیں؟ ان کو الرّحمٰن کے سوا کس نے تھام رکھا ہے؟.....

(۳) اسماء مُبارک "اللہ" اور "الرّحمٰن" میں قربتیں کی یہی شکل و صورت مندرجہ ذیل آیات شریف سے بھی سامنے آتی ہے۔

marfat.com

(ا) (i) ۔سورۃ الرعد کی آیت شریف ۲ :۔ اَللّٰہُ الَّذِیْ رَفَعَ السَّمٰوٰتِ بِغَیْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ ۔۔۔۔۔

اَللّٰہ تعالیٰ وہ ہے جس نے بلا ستونوں کے آسمانوں کو بلند کر رکھا ہے۔ پھر (اللہ تعالےٰ نے) عرش پر استوٰی فرمایا۔

(ii) سورۃ السجدہ کی آیت شریف ۴ اَللّٰہُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَیْنَهُمَا فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ ط

اللّٰہ تعالیٰ ہی تو ہے جس نے آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان میں ہے چھ دنوں میں تخلیق کیا پھر (اللہ تعالیٰ نے) عرش پر استوٰی فرمایا۔

(ب) (i) سورۃ طٰہٰ کی آیات شریف ۴، ۵ :۔ تَنْزِیْلًا مِّمَّنْ خَلَقَ الْاَرْضَ وَالسَّمٰوٰتِ الْعُلٰی ۝ اَلرَّحْمٰنُ عَلَی الْعَرْشِ اسْتَوٰی ۝

(یہ قرآن شریف) اُس ذات کا اُتارا ہوا ہے جس نے زمین اور بلند آسمانوں کو تخلیق کیا (اور) اَلرَّحْمٰن نے عرش پر استوٰی فرمایا۔

(ii) سورۃ الفرقان کی آیت شریف ۵۹ :۔ اِلَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَیْنَهُمَا فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ ۚ اَلرَّحْمٰنُ فَسْئَلْ بِهٖ خَبِیْرًا ۝

marfat.com

وہ ذات ہے (جس نے) آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ ان دونوں کے مابین ہے چھ ایام میں تخلیق کیا۔ پھر عرش پر استویٰ فرمایا وہ **الرّحمٰن** ہے جس کے متعلق باخبر ذات (سرورِ کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام) سے سوال کرنا چاہیئے یا پوچھنا چاہیئے۔

(ج) (i) سورۃ مبارک بنی اسرآئیل کی آیت (۱۱۰) اور سورۃ مبارک النّحل کی آیت (۹۷) + سورت مبارک الملک کی آیت (۱۹) اور سورۃ شریف الرّعد کی آیت (۲) + سورۃ السّجدہ کی آیت (۴) اور سورۃ طٰہٰ کی آیات (۴، ۵) + سورۃ الفرقان کی آیت (۵۹) کو پڑھنے و سمجھنے سے بالکل عیاں ہے کہ اسمِ مبارک **اللّٰہ** کے حقیقت میں قریب ترین اسمِ مبارک **الرّحمٰن** ہے بالکل باہم اور مابین کوئی تفاوت و فرق نہیں ہے۔

(ii) اسمِ مبارک "**اللّٰہ**" تو کافرین اور منکرین حق نے سن رکھا تھا، مگر وہ اسمِ مبارک "**الرّحمٰن**" سے اپنے بغض و عناد کی وجہ سے بہت پریشان و مضطرب اور بے سکون ہو گئے تھے۔ اُن کی اس بے سکونی و بے چینی کا اندازہ ہمیں سورۃ مبارک الفرقان (۲۵) کی آیت شریف ۶۰ ویں سے بخوبی ہو جاتا ہے:

وَاِذَا قِیْلَ لَھُمُ اسْجُدُوْا لِلرَّحْمٰنِ ج قَالُوْا وَمَا الرَّحْمٰنُ ق اَنَسْجُدُ لِمَا تَاْمُرُنَا

marfat.com

وَزَادَهُمْ نُفُوْرًا ۝ (السّجدہ)

اور جب ان (کافرین و منکرین حق) سے کہا جاتا ہے کہ الرّحمٰن کو سجدہ کرو تو کہتے ہیں کہ الرّحمٰن کیا (شئے) ہے کیا ہم اسی کو سجدہ کرنے لگیں، جسے بھی آپ کہہ دیں (اور یہ نام مبارک سنتے ہی) ان کی نفرت زیادہ ہو جاتی ہے۔

۴۔ اَلرَّحْمٰنُ ۙ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ۞

(ا) اَلرَّحْمٰن نے قرآن شریف کی تعلیم دی یا قرآن شریف کا علم عطا فرمایا یعنی **اللّٰہ** تعالےٰ نے صاحبِ قرآن یعنی رسول کریم (علیہ الصّلوٰۃ والسّلام) کو قرآن شریف کی تعلیم دی یا قرآن شریف کا علم عطا فرمایا۔

سورۃ النّجم کی آیت شریف (۵) بھی اسی حقیقت کو اُجاگر کرتی ہے

عَلَّمَهٗ شَدِيْدُ الْقُوٰى ۝

ان کو شدید (زبردست) قوّت والے نے تعلیم دی یا **اللّٰہ** تعالیٰ (جو زبردست قوّت والا ہے اور باقی تمام قوّتیں اسی کی پیدا کردہ ہیں اور اسی کی ہی محتاج ہیں شدید قوت والا وہی ہے، اللّٰہ اکبر) نے رسولِ کریم (علیہ الصّلوٰۃ والسّلام) کو تعلیم دی یا **اللّٰہ** تعالیٰ (**الرّحمٰن**) نے سیّد الاوّلین، سیّد الآخرین، رسول النّبی آخر الزّمان **مدینۃ العلم** (علیہ الصّلوٰۃ والسّلام) کو علم عطا فرمایا۔

marfat.com

قرآنِ کریم سے اب یہ بات و حقیقت بڑے محکم اور واضح انداز میں سامنے اور سمجھ میں آتی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ (الرّحمٰن) ہی ہے جس نے صاحبِ قرآن رسولِ کریم (علیہ الصّلوٰۃ والسّلام) کو قرآن شریف کی تعلیم دی اور علم عطا فرمایا۔

(ب) خَلَقَ الْاِنْسَانَ ۙ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ؀

(اسی نے حضرت) انسان کو تخلیق فرمایا۔ (پھر) اسی نے اس کو علمِ بیان عطا کیا

اگر ہم اس سُورۃ مُبارک کی پہلی چار آیات شریف پر غور و فکر کریں تو ان چار آیات کے دو بہت روشن حصّے ہمارے سامنے آتے ہیں۔

(ا) پہلے الرَّحْمٰنُ ۙ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ؀ الرّحمٰن (اللہ تعالیٰ) نے صاحبِ قرآن، رسُولِ کریم (علیہ الصّلوٰۃ والسّلام) کو قرآن شریف کی تعلیم دی۔ . .

(اا) دُوسرے خَلَقَ الْاِنْسَانَ ۙ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ؀ (پھر اسی نے حضرت) انسان کو تخلیق فرمایا اور اسی نے اس کو علم بیان عطا کیا (اس کو بولنا اور بات چیت کرنا سکھایا)

اگر ہم اِن دونوں حصّوں پر، اِن آیات کی روشنی و ترتیب کے سلسلے میں مزید غور و فکر کریں تو (۱) پہلے اللہ تعالیٰ، ربّ العالمین، الرّحمٰن الرّحیم مالک و معبُود، ھادی الحق و قادرِ مطلق، خالقِ کائنات، اپنے محبوبؐ صاحبِ قرآن رحمت للعالمین، سیّد الاوّلین و سیّد الآخرین، حضرت محمّدؐ مُصطفےٰ و احمدؐ مُجتبےٰ رسُولِ کریم (علیہ الصّلوٰۃ والسّلام) کو کائنات میں انسان کی تخلیق سے بھی صدیوں پہلے متعارف کروا چکا تھا، مگر مدینۃُ العلم، خاتم النبیینؐ (علیہ

marfat.com

الصّلوٰۃ والسّلام) کو تمام انبیاء اکرام (علیہم الصّلوٰۃ والسّلام) کے بعد مبعوث فرمایا۔ رسالت و نبوّت کمال و اختتام کو پہنچیں۔ قرآنِ کریم کا نزول ہُوا اور نورِ ہدایت ہستی کائنات پر پھیل گیا۔ دینِ اسلام کی تکمیل ہُوئی اور نعمتوں کا اتمام ہُوا۔

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ ...(المائدہ، ۳)

ے نہ ہے اوّل کہ عینِ آخر آمد نہ ہے باطن کہ عینِ ظاہر آمد (حضرت محمد غیاث نوربخش گیلانیؒ)

(ج)

یہی صُورت حال ان احادیث مبارک کے مطالعہ سے سامنے آتی ہے۔

کُنْتُ کَنْزًا مَخْفِیًّا فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرَفَ فَخَلَقْتُ مُحَمَّدًا (عَلَیْہِ الصَّلوٰۃُ وَالسَّلَام) (حدیث قُدسی)

مَیں (اللہ تعالیٰ) ایک مخفی خزانہ تھا، پس مَیں نے چاہا کہ مَیں پہچانا جاؤں تو مَیں نے حضرت مُحمّدؐ (علیہ الصّلوٰۃ والسّلام) کو تخلیق فرمایا۔

اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ (حدیث مُبارک)

سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے میراؐ نور تخلیق کیا۔ (علیہ الصّلوٰۃ والسّلام)

لَوْلَاکَ لِمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ (حدیث قُدسی)

اگر آپؐ (علیہ الصّلوٰۃ والسّلام) نہ ہوتے تو مَیں افلاک کی تخلیق نہ فرماتا۔

کُنْتُ نَبِیًّا وَّاٰدَمُ بَیْنَ الْمَاءِ وَالطِّیْنِ (حدیث مبارک)

مَیںؐ اس وقت بھی نبیؐ تھا اور (حضرت) آدم (علیہ الصّلوٰۃ والسّلام) (ابھی) پانی اور مٹّی کے درمیان تھے۔

کُنْتُ نَبِیًّا وَّاٰدَمُ بَیْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ (حدیث مبارک)

مَیں اس وقت بھی نبیؐ تھا اور (حضرت) آدم (علیہ الصّلوٰۃ والسّلام) (ابھی) رُوح اور جسم کے درمیان تھے۔

marfat.com

تو آیات شریف اَلرَّحْمٰنُ ٥ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ٥ اور مندرجہ بالا احادیثِ مُبارکہ سے یہ بات وحقیقت پختہ طور پر واضح ہو جاتی ہے کہ اللہ تعالےٰ نے سب سے پہلے، اوّلین طور پر، افلاک و کائنات کے آغاز سے پہلے نُورِ محمّدی، نورِ احمّدی (علیہ الصّلوٰۃ والسّلام) تخلیق فرمایا اور صدیوں قبل حضرت انسان کی تخلیق سے قبل، اُسی ذات مبارک صاحبِ قرآن، سیّد المرسلین، رحمتہ للعالمین (علیہ الصّلوٰۃ والسّلام) کو قرآن شریف کی تعلیم فرمادی، قرآن شریف کا علم عطا فرما دیا تھا۔ پھر صدہا سال بعد، آپؐ کی بعثت اور تشریف آوری اس کرۂ ارض پر ہُوئی۔

(د) اللہ تعالےٰ کا لاانتہا کرم ہے کہ چشمِ کائنات کو نظارۂ وجودِ رحمت للعالمین وشانِ "وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ" (علیہ الصّلوٰۃ والسّلام) نصیب ہُوا۔

چشمِ اقوام یہ نظّارہ ابد تک دیکھے
رفعتِ شانِ "وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ" دیکھے (علّامہ اقبالؒ)

اور مؤمنین و مؤمنات کی بے حد خُوش بختی ہے کہ اللہ تعالےٰ نے ہمیں اپنے محبوبؐ کریم (علیہ الصّلوٰۃ والسّلام) کا اُمّتی بنایا اور ہمیں ان کے وُجودِ مبارک سے حق ہی حق ملا۔ ہماری سیاہیاں دُور ہوئیں اور ہماری اصلاح ہُوئی

(ا) سورۃ مُحَمَّد (علیہ الصّلوٰۃ والسّلام) آیت شریف ۲ :-

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّهُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۙ كَفَّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَاَصْلَحَ بَالَهُمْ ٥ (علیہ الصّلوٰۃ والسّلام)

ترجمہ:- اور جو لوگ (اللہ تعالےٰ اور اس کے رسُولِ مقبُول علیہ الصلوٰۃ والسّلامؐ) ایمان لے آئے اور اعمالِ صالحہ کئے اور جو کچھ بھی (حضرت) محمّد (مُصطفیٰ

marfat.com

علیہ الصلوٰۃ والسلام) پر نازل ہُوا اس پر ایمان لائے اور وہی ان کے (لوگوں کے) رب کی جانب سے حق ہے۔ تو اس (اللہ تعالیٰ) نے ان کی (مومنین و مومنات کی) سیاہیاں (بُرائیاں) دُور کر دیں اور ان کی اصلاح فرما دیں۔

(ii) سورۃ النساء، آیت شریف ۱۷۰:- اور سورۃ النمل آیۃ ۷۹)

یٰاَیُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ الرَّسُوْلُ بِالْحَقِّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَاٰمِنُوْا خَیْرًا لَّكُمْ ... (اِنَّكَ عَلَى الْحَقِّ الْمُبِیْنِ)

ترجمہ:- اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے ربّ کی طرف سے رسُولِ کریم (علیہ الصلوٰۃ و السلام) حق کے ساتھ آ چکے ہیں۔ پس (اگر اُن پر) تم ایمان لے آؤ تو تمہارے لئے خیر ہے۔ بیشک آپ (علیک الصلوٰۃ والسلام) حق مُبین پر ہیں۔

(iii) سورۃ النجم کی آیت شریف ۳، ۴

وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰى ۝

ترجمہ:- اور وہ (رسُول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام) اپنی خواہش سے بات ہی نہیں فرماتے وہ تو صرف وحی ہوتی ہے جو اُن کی طرف (اللہ تعالیٰ کی جانب سے) وحی کی جاتی ہے...

لہٰذا حضور کریم (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کا جن وانس وغیرہ سے بات چیت فرمانا ہمیں کتاب و حکمت سکھانا، ہمارا تزکیہ فرمانا، ہمیں ہدایت کرنا اور متقی بنانا وغیرہ سب وحی ہے اور حق ہی حق ہے...

(س) سورۃ "الرحمٰن" کی پہلی چار آیات اور ان احادیث مُبارک سے بات بالکل پختہ صاف و شفاف ہے کہ اللہ تعالیٰ تخلیقِ انسان اور اس کی کرۂ ارض پر آمد سے پہلے اور قرآن شریف کے نزول سے قبل ہی صاحبِ قرآن (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کو قرآن شریف کی تعلیم و علم عطا کر چکا تھا۔ ایسا

marfat.com

عظیم امتیازی، انفرادی اعزاز صرف رسولِ مقبول (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کو حاصل ہے اور امرِ حقیقت کی کلی اس وقت کھلی جب جسمِ مقدس کی ارض پر، پھر افلاک و عرش پر اور پھر ارض پر تشریف آوری ہوئی اور عالمین کو افضل و اکمل ترین رسالت و نبوّت (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کا مشاہدہ نصیب ہوا اور کائنات اور خوش بختیوں اور اُمتیوں کو اُن صاحبِ اعزاز "اَلرَّحْمٰنُ ۙ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ؕ ... وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْھَوٰی ؕ اِنْ ھُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی ۙ عَلَّمَهٗ شَدِیْدُ الْقُوٰی ۙ ... فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی ۚ فَاَوْحٰٓی اِلٰی عَبْدِهٖ مَآ اَوْحٰی ؕ" کو دیکھنے و ملنے اور اُن کے علم و مقام سے فیضیاب و سیراب ہونے کا شرف حاصل ہوا۔

؎ افضل اطہر، اکمل انور جَیں وِچ سب وڈیائیاں
عدمِ تکلف والیاں جس بھیں وہندیاں ندیاں آئیاں
سینہ پاک منور نَشْرَحْ نور اکھیں مَا زَاغَ وب
انور اکھیں مُہرِ نبوت، روشن نور چراغوں (مولانا غلام رسولؒ)

؎ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَا اَجْمَلَکَ مَا اَحْسَنَکَ مَا اَکْمَلَکَ (پیر مہر علی شاہؒ)

؎ رازدار کنت کنزاً مخفیاً — شاہسوار لامکان باطن معاً
لی معَ اللّٰہ شانِ خود در گفتہ ای — من ندانم بندہ یا حق توئی (مولانا رومؒ)

؎ ز فضلش ہر دو عالم گشت روشن
ز فیضش خاکِ آدمؑ گشت گلشن
در بیاں نہ آئید جمال حالِ اُو
ہر دو عالم چیست، عکسِ خالِ اُو

marfat.com

(۳) اَلَسۡتُ بِرَبِّكُمۡ

اللہ تعالٰے، ربّ العالمین نے عالمِ ارواح میں باطنی طور پر، بنی نوعِ انسان سے عہد و میثاق لیا اپنی ربوبیت کا اور اپنی ذات و صفات کا...

سُورۃ الاعراف، آیت شریف ۱۷۲:- وَاِذۡ اَخَذَ رَبُّكَ مِنۡۢ بَنِىۡۤ اٰدَمَ مِنۡ ظُهُوۡرِهِمۡ ذُرِّيَّتَهُمۡ وَاَشۡهَدَهُمۡ عَلٰٓى اَنۡفُسِهِمۡ‌ۚ اَلَسۡتُ بِرَبِّكُمۡ‌ؕ قَالُوۡا بَلٰى‌ۛۚ شَهِدۡنَا‌ۛۚ اَنۡ تَقُوۡلُوۡا يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ اِنَّا كُنَّا عَنۡ هٰذَا غٰفِلِيۡنَۙ

ترجمہ:- اور (اے رسولِ کریم علیہ الصّلوٰۃ والسّلام آپؐ ان کو وہ واقعہ یاد دلائیں) جب آپؐ کے رب نے (عالمِ ارواح میں) بنی آدم کی پشت در پشت (نسلوں سے ان کی) اولاد کو نکالا اور خود ان سے ان کے نفسوں پر گواہی دلوائی (فرمایا کہ) کیا مَیں تمہارا رب نہیں ہوں؟ سب نے کہا۔ ہاں۔ کیوں نہیں (تو ہمارا رب ہے) ہم شاہد ہیں۔ (ہم اقرار کرتے ہیں) (یہ عہد اس لئے تھا) کہ قیامت کے دن تم یہ نہ کہنے لگو کہ ہم اس سے غفلت میں تھے۔

اللہ تعالٰے نے فرمایا اَلَسۡتُ بِرَبِّكُمۡ‌ؕ

بنی آدمؑ نے عالمِ ارواح (باطن) میں کہا:- قَالُوۡا بَلٰى‌ۛۚ

[پھر صدیوں بعد "خَلَقَ الۡاِنۡسَانَۙ عَلَّمَهُ الۡبَيَانَ" ہُوا، اور اللہ تعالٰی نے حضرت آدم علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کی تخلیق فرمائی۔ پہلے وُہ اپنی زوجہ محترمہ، اماں حوّاؓ کے ساتھ جنّت میں رہے، پھر ان

marfat.com

کا حکم رب العالمین کے تحت ارض پر ورود ہوا اور ابلیس شیطان رجیم بھی ساتھ ساتھ تھا۔ سورۃ البقرۃ، الاعراف، طٰہٰ اور صٓ اور یہ سلسلہ روز و شب زمین پر شروع ہوا۔] مگر یہ بنی آدمؑ کے تحت الشعور شعور اور دل و دماغ میں تب سے تھا کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کو صدیوں پہلے عالم ارواح میں "قَالُوْا بَلٰی" کہا ہوا ہے اور اس کی ربوبیت کا عہد و اقرار کیا ہوا ہے۔

اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ، سُنیا دل، میری بت قالوا بلیٰ کوکیندی ہو (حضرت
حُبِ وطن دِی غالب ہوئی، اک پل آرام نہ لیندی ہو، سلطان باہو)

[اقتباس از فیوض القرآن ص ۷، ۳، مرتبہ ڈاکٹر سید حامد حسن بلگرامی، یہاں اس عہد کا ذکر کیا جارہا ہے جو تمام بنی نوع انسان سے عالمِ ارواح میں لیا گیا گویا اللہ کی واحدانیت کا احساس، انسان کی فطرت میں راسخ کر دیا گیا، تاکہ انسانیت مرکز توحید سے وابستہ رہے، قلب تلاشِ حق میں رہے اور روزِ قیامت انسان یہ نہ کہے کہ ہمیں اپنے رب کی خبر نہ تھی، عالمِ ارواح میں جب نورِ سرکارِ دو عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے حضرت آدمؑ اور حضرت آدم سے ان کی اولادوں کی روحیں تخلیق فرمائیں تو ان سے ان کی حقیقت پر گواہی دلوائی تاکہ اللہ تعالیٰ کو پانے کا راستہ یاد رہے جس نے اپنی حقیقت یعنی حقیقت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کو جان لیا اس نے خدا کو پہچان لیا زندگی کو عمل، عملِ رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سانچے میں ڈھالنا حیات ہے۔ اللہ کی صفات اس کی نشانیوں میں فکر مقصدِ حیات ہے۔ اسمائے حسنیٰ اور درود پاک کا ورد رحمت ہے، جس نے ڈھونڈا اُس نے پایا۔]

marfat.com

1-(ص) اِنَّہٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ (الحاقہ، التکویر)

(علیہ الصّلوٰۃ والسّلام)

بالآخروہ مُبارک دن (۱۲ ربیع الاوّل، سوموار بمطابق ۲۳ اپریل ۵۷۱ء) آن پہنچا اور ذات پاک نورُالاوّلین، سیّد الاوّلین وسیّد الآخرین رحمت للعالمین، صاحبِ قرآن، سیّد المرسلین وخاتم النبیّین (علیہ الصّلوٰۃ والسّلام) کی کرۂ ارض پر، مکہ المکرمہ، عربستان میں بعثت وولادت باسعادت ہُوئی۔

طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَيْنَا مِنْ ثَنِيَّاتِ الْوِدَاع
وَجَبَ الشُّكْرُ عَلَيْنَا مَا دَعَا لِلّٰهِ دَاع

سُبْحَانَ اللّٰهِ مَا اَجْمَلَكَ مَا اَحْسَنَكَ مَا اَكْمَلَكَ

اور

جس ذات مُبارک (علیہ الصّلوٰۃ والسّلام) کے لئے صدیوں پہلے ہی سے کتبِ سماوی اور احادیث مُبارکہ میں بشارت ہوچکی تھی۔

marfat.com

(ص) بشارات وارشادات در بعثت و ولادتِ پاکؐ

اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ کَرِیْمٍ (علیہ الصلوٰۃ والسلام)

سید الاولین و سید الآخرین حضرت مُحَمَّد مصطفٰے، احمدؐ مجتبیٰ
رحمت للعالمین و خاتم النبیین (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کی آمد و بعثت
کے متعلق احادیث مبارک، کتب سماوی اور قرآن شریف میں بشارات و ارشادات

ط (۱)

کُنْتُ کَنْزًا مَخْفِیًّا فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرَفَ فَخَلَقْتُ مُحَمَّدًا (علیہ الصلوٰۃ والسلام)
حدیث قدسی مبارک

مَیں (اللہ تعالیٰ) ایک مخفی خزانہ تھا پس مَیں نے چاہا کہ مَیں پہچانا جاؤں تو مَیں نے (حضرت) مُحَمَّد (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کو تخلیق فرمایا۔

اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ
(حدیث شریف)

سب سے پہلے (یعنی اوّلین طور پر) اللہ تعالیٰ نے میرا نور (علیہ الصلوٰۃ والسلام) تخلیق کیا

لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ
(حدیث قدسی شریف)

(اے رسولِ کریم علیک الصلوٰۃ والسلام) اگر آپؐ نہ ہوتے تو مَیں (اللہ تعالیٰ) افلاک کو تخلیق نہ فرماتا۔

سَبَقَتْ رَحْمَتِیْ عَلٰی غَضَبِیْ (حدیث قدسی) میری رحمت میرے غضب پر سبقت لے گئی۔

(محبوبؐ رب العالمین، نُورِ ذات رحمت للعالمین علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تخلیق، کل کائنات اور تمام مخلوقات کے لئے اللہ تعالیٰ کے غضب پر رحمت و رعایت کا پیش خیمہ بنی...)

کَتَبَ عَلٰی نَفْسِہِ الرَّحْمَۃَ
(سورۃ الانعام آیۃ ۱۲)

اس نے رحمت کو اپنے اُوپر لکھ لیا یعنی اس نے رحمت کو اپنے اُوپر لازم کر لیا ہے۔

marfat.com

...كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ... تمہارے رب نے رحمت کو اپنی ذات پر لکھ لیا

(الانعام، ۵۴) یعنی تمہارے رب نے رحمت کو اپنی ذات پر لازم کر لیا۔

كُنْتُ نَبِيًّا وَّاٰدَمُ بَيْنَ الْمَآءِ وَالطِّيْنِ میں اس وقت بھی نبی (علیہ الصلوٰۃ والسلام) تھا اور (ابھی حضرت) آدم (علیہ السلام) پانی

(حدیث شریف) اور مٹی کے درمیان تھے۔

كُنْتُ نَبِيًّا وَّاٰدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ میں اس وقت بھی نبی (علیہ الصلوٰۃ والسلام) تھا اور (ابھی حضرت) آدم (علیہ السلام) رُوح

(حدیث شریف) اور جسم کے درمیان تھے

اوکما قال اللہ تعالیٰ۔ اوکما قال رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام

اور

(۱) اَلرَّحْمٰنُ ۞ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ۞ رحمٰن (اللہ تعالیٰ نے صاحبِ قرآن رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو) قرآن شریف کی تعلیم دی (ان کو قرآن شریف کا علم عطا فرمایا)

پھر صدہا سال بعد.....

خَلَقَ الْاِنْسَانَ ۞ (حضرت) انسان کی تخلیق فرمائی (اور اسے)

عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ۞ علم بیان عطا کیا (بولنے و بات چیت کرنے کا علم و سلیقہ دیا)

اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ... وہ لوگ جو رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اتباع کرتے ہیں، جو النبی الامی ہیں۔ جن (کے ذکر مبارک) کو وہ اپنے ہاں تورات و انجیل

marfat.com

(سورۃ الاعراف ۱۵۷) میں لکھا ہوا پاتے ہیں...

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۭ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّاۗءُ عَلَي الْكُفَّارِ رُحَمَاۗءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا ۡ سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ۭ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ ڔ وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ ۾...

(سورۃ الفتح ، ۲۹)

(حضرت) محمد (علیہ الصلوٰۃ والسلام) اللہ کے رسول ہیں جو لوگ آپ ؐ کی معیت میں (ساتھ) ہیں. کفار کیلئے شدید اور باہم رحم دل ہیں (دیکھنے والے) تو ان کے رکوع و سجود کو دیکھتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کا فضل اور رضامندی کے طلب گار ہیں. ان کی علامت ان کے چہروں پر نمایاں ہے جو سجدوں کا اثر ہے اُن کی مثالیں (اوصاف) تورات میں ہیں اور اُنکی مثالیں (اوصاف) انجیل میں ہیں.

وَاِذْ قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ يٰبَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ اِنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَمُبَشِّرًۢا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِي اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ ۭ...

(سورۃ الصف، ۶)

(وہ واقعہ یاد کرو) اور جب حضرت عیسیٰ ؑ بن مریم نے کہا کہ اے بنی اسرائیل میں اللہ کا رسول ؐ ہوں. میں تورات کا تصدیق کرنیوالا ہوں اور خوش خبری سنانے والا ہوں. ایک رسولِ کریم (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کی جو میرے بعد آئیں گے ان کا نام ہو گا احمد ؐ (علیہ الصلوٰۃ والسلام)

(iii) مِیثاق / عہد از انبیاء اکرام (عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام)

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَاۗءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ

marfat.com

لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ ؕ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰی ذٰلِکُمْ اِصْرِیْ ؕ قَالُوْۤا اَقْرَرْنَا ؕ قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَکُمْ مِّنَ الشّٰهِدِیْنَ ۝ (آلِ عمران، آیت: ۸۱)

ترجمہ:۔ اور جب اللہ تعالٰی نے تمام اَنبیآء اکرام (علیہم الصّلوٰۃ والسّلام) سے میثاق (عہد) لیا کہ جب مَیں تم کو کتاب و حکمت سے سرفراز کر دوں۔ پھر تمہارے پاس رسُولِ مقبُول (علیہ الصّلوٰۃ والسّلام) آئیں (کتاب و حکمت کی...) تصدیق کرنے والے جو تمہارے پاس ہیں، تو تم ان پر ضرور ایمان لاؤ گے اور ان کی ضرور نصرت کرو گے۔ (اللہ تعالٰی نے) کہا، کیا تم اقرار کرتے ہو اور تم میرے اس میثاق کو پکڑے رہو گے (اس میثاق پر ثابت قدم رہو گے) ؟ انہوں نے کہا ہم نے اقرار کیا (اللہ تعالٰی نے) کہا پس تم شاہد رہنا اور میں بھی تمہارے ساتھ شاہدوں میں سے ہوں گا۔

نتیجہ صریح: اس آیت مُبارک سے بھی حیاتِ اَنبیآءِ اکرام (علیہم الصّلوٰۃ والسّلام) اجسامِ مقدّس کے ساتھ ثابت ہو رہی ہے۔

(۱۷) اللہ تعالٰی نے کتُبِ سماوی میں بہت رُسُل و اَنبیآء اکرام (علیہم الصّلوٰۃ والسّلام) کو رسُولِ کریم، نبیِّ آخر الزّمان (علیہ الصّلوٰۃ والسّلام) کی بعثت اور کُرۂ ارض پر تشریف آوری کی پہلے ہی سے بشارت دے دی تھی جو اَلرَّسُوْلُ النَّبِیُّ الْاُمِّیُّ (علیہ الصّلوٰۃ والسّلام) ہوں گے۔ یعنی اللہ تعالٰی جن کو تعلیمِ علم دے گا اور جن کی حکمت (mother wisdom) درحقیقت (wisdom) اور جن کا علم (mother knowledge) درحقیقت (knowledge) کی حیثیت رکھتا ہو گا۔ اور جن کی گُفتگو اور فیضانِ ہدایت رحمت (mother sayings & blessings) ہوں گے اور جن کی بات چیت اللہ تعالٰی

marfat.com

کی جانب سے وحی ہو گی۔۔۔ اور جس ذات پاک کے اسماء مبارک محمد۔ احمد (علیہ الصلوٰۃ والسلام) ہوں گے۔۔۔

(از کتاب "والمقصود موجود" صفحات ۳۴۶، ۳۴۵) پرانے وقتوں میں اہلِ مکہ مکرمہ کو اُمّی بھی کہا جاتا تھا، جس کا ایک اِشارہ سُورۃ الجمعہ، آیت نمبر ۲ هُوَالَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلاً۔۔۔ سے ملتا ہے۔ (وہی اللہ تعالیٰ تو) ہے جس نے اُمّیین میں رسُول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا۔۔۔ ایک نتیجہ صریح کہ اِن "اَلرَّسُوْلَ النَّبِیَّ الْاُمِّیَّ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت و ولادت مکہ مکرمہ میں ہو گی۔ یہ بھی ایک وجہ تھی کہ بہت سے یہودی و عیسائی خاندان آپ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق بشارات اور آپ کے ساتھیوں کی نشانیاں تورات وانجیل شریف میں پڑھ کر پہلے ہی سے حجازِ مقدس اور گردو نواح میں آباد ہو چکے تھے۔ کہ جس وقت بھی اس علاقے میں اَلرَّسُوْلَ النَّبِیَّ الْاُمِّیَّ رحمت للعالمین خاتم النبیّن علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تشریف آوری ہو گی، وہ ان کے اعلانِ رسالت و نبوت پر لبیک کہیں گے اور ان پر ایمان لے آئیں گے، مگر جب آپ کی جانب سے اعلانِ رسالت و نبوت ہو چکا تو وہ لوگ آپ کی شخصیت سے منکرین ہو گئے جس کا اشارہ سورۃ البقرہ آیت ۸۹ سے ملتا ہے۔۔۔ فَلَمَّا جَآءَهُمْ مَّا عَرَفُوْا كَفَرُوْا بِهٖ۔۔۔ (مزید ماخذات آل عمران آیۃ ۲۰ اور الاعراف آیات ۱۵۷، ۱۵۸ میں ہیں)

اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُوْرِیْ اور اَلرَّحْمٰنُ ۙ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ؕ" کے بعد اللہ تعالیٰ رب العالمین نے عالمِ ارواح میں بنی آدم سے اپنی ربوبیت "اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ" کا اقرار و عہد لیا اور اپنے محبوب کریم، رحمت للعالمین (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کا میثاق النبیین" یعنی انبیاء اکرام (علیہم الصلوٰۃ والسلام) سے رسُول مصدّق (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کے ساتھ ایمانداری و نصرت کا میثاق و عہد آپ کی فی الواقعہ

marfat.com

بعثت سے پہلے پکا کرلیا کہ ... لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ ... اور
پھر صدہا سال بعد ارض پر بنی آدمؑ، تخلیقِ انسانیت کا سلسلہ شروع ہوگیا اور رسولِ
مصدق، سیدالاولین، وسیدالآخرین، رحمت للعالمین وخاتم النبیین (علیہ الصلوٰۃ و
السلام) کی ارض پر فی الواقع بعثت وتشریف آوری ہوگئی۔ پہلی کتب سماوی میں
آپ کی آمد کے متعلق مذکورہ بشارات کی تصدیق ہوگئی اور جب ماہِ رمضان میں
غارِ حراء اور وادئ مکہ مکرمہ سے لوگوں نے اور گرد ونواح نے "اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ
كَرِيْمٍ"، رسولِ کریم (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کی زبانِ مبارک سے، تقریباً ۶½ صد سال
بعد ارض پر ایک بار پھر اللہ تعالیٰ کے کلام مگر اس بار آخری کلام کی آوازِ حق کو سُنا۔

(۷) اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ ۚ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۚ
اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ ۙ الَّذِيْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۙ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ
مَا لَمْ يَعْلَمْ ۚ
(سورۃ العلق)

اور .... جاری ہے:۔

فی الباب بعد البعثت

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

علیہ الصلوٰۃ والسلام

marfat.com

حضرت سیّدنا آدم (علیہ الصّلاۃ وَالسّلام)

تخلیق

اللہ تعالےٰ نے قرآن شریف میں بیان فرمایا ہے۔ (سُورۃ الرّحمٰن آیۃ ۳،۴)

۱۔ خَلَقَ الْاِنْسَانَ ۵ عَلَّمَهُ الْبَیَانَ ۵

ترجمہ: اس نے انسان کو تخلیق کیا۔ اس کو علم بیان دیا۔

انسانیت کے جدِّ امجد ہمارے باپ دادا، حضرت سیّدنا آدمؑ علیہ السّلام تخلیق ہوئے۔

قرآن شریف میں مزید ارشاد پاک ہے:

۱۔ لِمَا خَلَقْتُ بِیَدَیَّ ط (سُورۃ صٓ، ۷۵)

ترجمہ: جس کو یعنی حضرت آدم (علیہ السلام) کو میں نے اپنے ہاتھوں سے بنایا۔

حضرت آدم علیہ السّلام میں نفخۂ رُوح

۲۔ فَاِذَا سَوَّیْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِیْهِ مِنْ رُّوْحِیْ۔

(سُورۃ الحجر ۲۹۔ سُورۃ صٓ، ۷۲)

ترجمہ: جب میں نے اس کو پُورا پُورا بنالیا اور اُس میں اپنی رُوح سے نفخہ کردیا یعنی اپنی طرف سے اس میں جان ڈال دی۔

بات عیاں ہے کہ اللہ تعالےٰ نے حضرت آدم (علیہ السّلام) کو یہ خاص شرف بخشا کہ اُن کا جسہ و جسدِ خاکی اپنے ہاتھوں سے بنایا۔ پھر اُن میں اپنی رُوح میں سے نفخہ کر دیا۔ اور ان کے جِسم اقدس میں جان آگئی۔

marfat.com

حضرتِ انسان، اہلِ امانتِ الٰہی

۵۔ اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا ۙ (سورۃ الاحزاب-۷۲)

ترجمہ: بیشک ہم نے امانت کو آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں کے سامنے پیش کیا۔ سو انہوں نے اس کی برداری سے انکار کیا۔ اور اس سے ڈر گئے اور انسان نے اس کی برداری لے لی (یعنی امانت کو اٹھالیا) بیشک وہ ظلُوماً جہُولاً تھا۔

یہ بات صاف و شفّاف ہے کہ اللہ تعالےٰ نے حضرتِ انسان کو صفاتِ "ظلُوماً جہُولاً" کے ساتھ تخلیق فرما کر امانت کے اہل اور امانت برداری کے لئے بالکل موزوں بنایا۔ کیونکہ یہ صفات ظلُومی و جہولی کسی غیر انسان مثلاً سماوات، زمین، پہاڑ اور جو کچھ ان کے درمیان میں ہے اور ہر غیر انسان، جنّات و ملائک وغیرہ کو اللہ تعالےٰ کی طرف سے عطا نہیں ہوئیں۔ اور اس طرح وہ امانت برداری کے اہل نہیں تخلیق فرمائے گئے۔ لہذا حضرت سیّدنا آدم علیہ السّلام کی تخلیق اور ان کی تشریف آوری سے زمین پر بابِ امانت کھُل گیا، گُلِ امانت کھِل اُٹھا۔ اور اُن کی آنے والی نسلیں، انبیاءِ کرام علیہم السّلام کے پیروکار، وحدہٗ لاشریک کے علمبردار، باایمان و بااخلاق اور بہترین انسان، مؤمنین و مؤمنات اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے اِس دولت امانت کے حامل ہو گئے۔

؎ "ظالم جاہل" جے نہ ہوندوں، نہ پوندوں وچ اس کارے
ایہہ مدح مذمت ناہیں، اس وچ نازہ اسا دے! — مولانا غلام رسول رح

marfat.com

ـــ غیر انسان کس نکرد قبول ۔ زآنکہ انسان "ظلوم بود وجہول"

(مولانا روم رح)

"درحقیقت "اَطِیۡعُوا اللّٰہَ وَاَطِیۡعُوا الرَّسُوۡلَ (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کے احکامات و ارشادات مبارک پر علم و عمل سے ہی انسان بندۂ مومن بنتا ہے اور اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم اور رسول کریم (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کی رحمت کے طفیل ہی حامل امانت الٰہی بن سکتا ہے۔

اس خاص شرف و عطا سے اللہ تعالےٰ نے جسم انسان کو امانتِ الٰہی کی برداری و اُٹھانے کے اہل و قابل بنا دیا اور کسی غیر انسانی جسم و حجم کو نہیں۔ یہ آیتِ مبارک بھی حضرت انسان کو ملائکہ، جنّات و دیگر مخلوقات پر برتری و فوقیت ظاہر کرتی ہے۔ خلافت و نیابت کا پیش خیمہ بھی۔ اور

حضرت آدم علیہ السلام خلیفۃ الارض

۲۔ "وَاِذۡ قَالَ رَبُّكَ لِلۡمَلٰٓٮِٕكَةِ اِنِّىۡ جَاعِلٌ فِى الۡاَرۡضِ خَلِيۡفَةً ؕ قَالُوۡٓا اَتَجۡعَلُ فِيۡهَا مَنۡ يُّفۡسِدُ فِيۡهَا وَيَسۡفِكُ الدِّمَآءَ ۚ وَنَحۡنُ نُسَبِّحُ بِحَمۡدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ ؕ قَالَ اِنِّىۡٓ اَعۡلَمُ مَا لَا تَعۡلَمُوۡنَ ۝"

(سورۃ البقرہ ۔ ۳۰)

ترجمہ: اور جب آپ کے رب نے فرشتوں سے کہا کہ میں ارض میں خلیفہ بھیجنے والا ہوں۔ فرشتوں نے عرض کیا (اے پروردگار) کیا تو زمین میں ایسے کو (نائب) بنائے گا جو شر و فساد پھیلائے، اور خونریزی کرے گا۔ حالانکہ ہم تیری حمد کے ساتھ تسبیح اور تیری تقدیس بیان کرتے ہیں۔

(اللہ تعالےٰ) نے کہا۔ میں بہتر جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے ہو۔

marfat.com

جسم انسانی کے جائزے کے بعد، فرشتوں کا خیال "کہ یہ فساد و خون کرے گا۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح، حمد و تقدیس بیان کرتے ہیں" اس کے علاوہ انہیں شاید یہ گمان تھا کہ وہ انسان سے زیادہ علم و فضیلت والے ہیں۔ مگر خالقِ کائنات نے حضرت آدمؑ علیہ السلام کو کل علم الاسمآء عطا کر دیا۔ اور فرشتوں کے گمان کا سدِ باب ہو گیا۔

(سُورۃ البقرہ ۳۱)

وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ فَقَالَ اَنْۢبِـُٔوْنِیْ بِاَسْمَآءِ هٰٓؤُلَآءِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ۝

ترجمہ: اور (اللہ تعالیٰ نے) آدمؑ کو سارے ناموں کا علم سکھا دیا۔ پھر فرشتوں سے کہا کہ مجھے یہ سارے نام بتاؤ اگر تم سچے ہو۔

(سُورۃ البقرہ ۳۲) قَالُوْا سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِیْمُ الْحَكِیْمُ ۝

ترجمہ: (فرشتے) بولے تو سبحان ہے، ہم کو معلوم نہیں، مگر جتنا تُو نے سکھا دیا۔ تو ہی علم والا حکمت والا ہے۔

(سُورۃ البقرہ ۳۳) قَالَ یٰٓاٰدَمُ اَنْۢبِئْهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ فَلَمَّآ اَنْۢبَاَهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ اِنِّیْٓ اَعْلَمُ غَیْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ۝

ترجمہ: (اللہ تعالیٰ نے) کہا اے آدمؑ ان کو بتا دے سارے نام۔ پس اس نے اُن کو سارے نام بتا دیئے۔ (پھر اللہ تعالیٰ نے) کہا۔ میں نے نہ کہا تھا کہ مجھے معلوم ہیں بھید آسمانوں اور زمین

marfat.com

کے اور مجھے علم ہے جو تم ظاہر کرتے ہو اور جو تم چھپاتے ہو۔

اس طرح اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو علم الاسمآء کُلّی طور پر دے کر، ان فرشتوں پر (بشمول ابلیس کے) فوقیت و فضیلت عطا کر دی۔ اور برتری ظاہر کر دی، جو حضرت انسان کی ارض میں خلافت و نیابت کا پیش خیمہ تھی۔

حضرت آدم علیہ السلام کو فرشتوں کا سجدہ

(سُورۃ البقرۃ ۳۴) وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ اَبٰى وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ○

ترجمہ: اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدمؑ کو سجدہ کرو۔ تو سب نے سجدہ کر دیا، سوائے ابلیس کے ؕ اس نے انکار کیا اور غرور کیا۔ اور وہ کافرین میں سے تھا۔

یہی بات "یعنی اللہ تعالیٰ کے حکم پر فرشتوں نے حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کر دیا۔ مگر ابلیس نے انکار و تکبّر کیا۔ (سُورۃ الاعرافؔ، سُورۃ الحجر، سُورۃ طٰہٰ اور سُورۃ صٓ میں بھی بیان کی گئی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اس مقام پر بھی حضرت آدمؑ علیہ السلام کی نوری و ناری مخلوق پر فوقیت و برتری ظاہر کر دی۔

سُورۃ الاعراف، آیات ۱۱ تا ۲۵

marfat.com

سُورۃ طٰہٰ : آیات ۱۱۶ ، ۱۱۷
سُورہ صٓ : آیات ۷۱ تا ۷۸

حضرت آدم علیہ السّلام کا ارض پر ورُود

سجدۂ ملائک کے بعد اللہ تعالےٰ کے ارشاد کے مطابق، حضرت آدمؑ اپنی زوجہ محترمہ امّاں حوّا کے ساتھ جنّت میں سکونت پذیر رہے۔ اُن کو اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہدائیت تھی کہ جنّت میں جو مرضی کھائیں، مگر ایک شجر کے قریب نہ جائیں۔ مگر شیطان نے بہت قسمیں کھائیں۔ اور کہا میں تمہارا دوست و ناصح ہوں۔ اور دھوکہ فریب سے اُنؑ کو آمادہ کر لیا۔ پھر دونوںؑ نے اس شجر کا ذائقہ چکھّا۔ اور اس میں سے کچھ کھالیا۔ جس سے اُن کے ستر کُھلے۔ اُن کو ندامت ہوئی اور اللہ تعالےٰ کے حضور توبہ و استغفار کی، جس کی قبولیت ہوئی۔ اور ان کو ہدایت عطا ہوئی۔ یہ سب کچھ اللہ تعالےٰ کے حکم "وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ" کی نسیان سے ہُوا۔ اور جس میں حضرت آدم علیہ السّلام کا عزم شامل حال نہیں تھا۔ (اللہ تعالےٰ نے اس کی تفصیل سُورۃ البقرہ، الاعراف اور طٰہٰ میں دی ہوئی ہے)

حضرت آدم (علیہ السّلام) اور نسل انسانی کا دُشمن شیطان رجیم

مگر اللہ تعالےٰ کے ارشاد کے مطابق اِهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ج وَلَكُمْ فِى الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ہ

marfat.com

(یہاں جنت) سے تم اُترو۔ تم ایک دوسرے کے دشمن ہو' اور تمہارے لئے اَرْض (زمین) میں ٹھکانا ہے۔ اور وہاں کام چلانا ہے ایک وقت تک) ...... اِن آیات مبارک سے اللہ تعالیٰ نے یہ بھی ظاہر فرما دیا کہ شیطان رَجیم

۷۔ حضرت آدم (علیہ السلام) اور نسلِ انسانی کا دشمن ہوگا

یہ آیات مبارک بھی شیطان کو نسلِ انسانی 'بنی آدمؑ' کا کھلا دشمن بتا رہی ہیں۔ اور یہ کہ اللہ تعالیٰ صریح حکم دے رہا ہے کہ تم لوگ شیطان کے خطوط کی اتباع نہیں کرنا۔ اور اس کی عبادت نہیں کرنا۔ بے شک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔ (یٰسٓ ۶۰)

۸۔ حضرت آدمؑ اور اماں حوّاؑ کا ارض پر جسمانی وُرود

اللہ تعالیٰ کے حکم ...... "وَلَكُمْ فِى الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ"

کے مطابق حضرت آدمؑ' اماں حواؑ اور شیطان جنّت سے زمین پر اُتر آئے۔ زمین پر اُن کا یہ جسمانی نزُول تھا، نہ کہ رُوحانی۔

اس طرح اَرْض پر پہلے خلیفہ' مسجودِ ملائک' نبی حضرت آدم صَفِیُّ اللہ علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کا اپنی زوجہ محترمہ کے ساتھ وُرود ہُوا۔ اور ابلیس' شیطان رجیم بھی ساتھ ساتھ تھا۔

سے کھول آنکھ' زمیں دیکھ، فلک دیکھ، فضا دیکھ
مشرق سے اُبھرتے ہوئے سُورج کو ذرا دیکھ

marfat.com

اس جلوۂ بے پردہ کو پردوں میں چھپا دیکھ

ایّام جُدائی کے ستم دیکھ، جفا دیکھ

بے تاب نہ ہو، معرکۂ بیم و رجا دیکھ!

ہے تیرے تصرّف میں یہ بادل، یہ گھٹائیں

یہ گنبدِ افلاک، یہ خاموش فضائیں

یہ کوہ، یہ صحرا، یہ سمندر، یہ ہوائیں

تھیں پیشِ نظر کل تو فرشتوں کی ادائیں

آئینۂ ایام میں آج اپنی ادا دیکھ

اور

... مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰی حِیْنٍ ہ کا سلسلہ شروع ہُوا۔ بال پروار، نسل در نسل بڑھے، سینکڑوں میں، ہزاروں میں، لاکھوں میں کروڑوں میں ہوئے۔ اور اب اربوں میں ہیں۔ کچھ کافر ہوئے اور کچھ مومن۔ خَلَقَکُمْ فَمِنْکُمْ کَافِرٌ وَّمِنْکُمْ مُّؤْمِنٌ ط (التغابن ۲) تقریباً ابتدا ہی سے بنی نوع انسان دو قوموں میں بٹتے گئے اور آج بھی صریحاً زمین پر بنی آدم کے دو ہی گروہ نظر آتے ہیں۔ ...

حِزْبُ الشَّیْطٰنِ ط اور حِزْبُ اللّٰہِ۔

(المجادلہ ۱۹ - ۲۲)

وَاِذْ قَالَ رَبُّکَ لِلْمَلٰٓئِکَۃِ اِنِّیْ جَاعِلٌ

فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً ط

جب آپؐ کے رب نے فرشتوں سے کہا کہ

میں ارض میں خلیفہ بھیجنے والا ہوں۔

marfat.com

حضرت نوحؑ (علیہ الصلوٰۃ والسلام)

حضرت نوح علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے بہت جلیل القدر رسول ہیں۔ اُن کا تذکرہ قرآن حکیم میں سورۃ یونس، ھود، الانبیاء، الشعراء، العنکبوت، الصّٰفّٰت اور سورۃ نوح میں بہت روشن انداز میں ملتا ہے۔ وہ اپنی قوم میں ۹۵۰ سال رہے اور اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور دین کی تبلیغ کرتے رہے۔

إِذْ قَالَ لَهُمْ أَخُوهُمْ نُوحٌ أَلَا تَتَّقُونَ ٥ إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ٥ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ٥
(الشعراء: ۱۰۶، ۱۰۸)

جب اُن کے بھائی (حضرت) نوحؑ نے ان سے کہا (اے میری قوم کے لوگو) کیا تم (اللہ تعالیٰ سے) ڈرتے نہیں۔ بیشک میں (اللہ تعالیٰ کی جانب سے) تمہارے لئے ایک رسول امین ہوں پس تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔

وہ اپنی قوم میں ۹۵۰ سال رہے۔ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور دین کی تبلیغ کرتے رہے۔ مگر اُن کے ساتھ ایمان والوں کی تعداد قلیل رہی اور زیادہ تعداد منکرین و کافرینِ حق کی تھی (حتیٰ کہ ان کا بیٹا غیر صالح کی وجہ سے کفار کے ساتھ رہا اور طوفان میں اُنہی کے ساتھ غرقِ آب ہو گیا۔)

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِ فَلَبِثَ فِيهِمْ أَلْفَ سَنَةٍ إِلَّا خَمْسِينَ عَامًا فَأَخَذَهُمُ الطُّوفَانُ وَهُمْ ظَالِمُونَ ٥
(سورۃ العنکبوت، آیۃ ۱۴)

اور بیشک ہم نے (حضرت) نوحؑ کو ان کی قوم کی طرف (رسالت و نبوت کے ساتھ) بھیجا۔ پھر وہ ان میں پچاس سال کم ایک ہزار سال رہے (وہ سمجھاتے رہے، مگر قوم جھٹلاتی رہی) بالآخر ان کو طوفان نے آن پکڑا، اس لئے کہ وہ ظالم تھے۔

marfat.com

حَتّٰٓى اِذَا جَآءَ اَمْرُنَا وَفَارَ التَّنُّوْرُ ۙ قُلْنَا احْمِلْ فِيْهَا مِنْ كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ وَاَهْلَكَ اِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ وَمَنْ اٰمَنَ ؕ وَمَآ اٰمَنَ مَعَهٗٓ اِلَّا قَلِيْلٌ ۝

(سورۃ ھود، آیۃ ۴۰)

حتّٰی کہ ہمارا حکم آن پہنچا اور تنّور (پانی کے چشموں کی طرح) ابلنے لگا تو ہم نے (انُؑ کو) حکم دیا کہ ہر ایک (جنس) میں سے ایک جوڑا (یعنی) دو عدد (ایک نر اور ایک مادہ) اس (کشتی) میں سوار کرلو اور اپنی اہل والے (ماننے والے سوائے اس کے جس کے متعلق حکم (عذاب) ہو چکا ہے اور سب ایمان والوں کو (بھی کشتی پر بٹھالو) اور انُؑ کے ساتھ ایمان والے بہت قلیل تھے۔

اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق حضرت نُوحؑ علیہ السّلام نے جانوروں کے جوڑے (نر اور مادہ) اور اپنے اصحابؓ مؤمنین و مؤمنات اُس بڑی کشتی میں سوار کر لئے جو انہوںؑ نے آبی طوفان سے بچنے کیلئے بنائی تھی۔ یہ کشتی جیسا کہ پتہ چلتا ہے ایک بہت مضبوط و موٹی لکڑی سے بنائی گئی تھی، تاکہ وہ طُوفانی تھپیڑوں سے اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے بچی رہے اور تمام انسانوں اور جانوروں کا بوجھ آسانی سے اٹھالے۔ طُوفان وبادو باراں شدّت اختیار کرتے جا رہا تھا زمین سے پانی اُوپر نکل رہا تھا اور آسمان سے پانی زور سے برس رہا تھا اور کشتی حکم ربیّ سے بخیر و عافیت اپنی راہ و منزل پر جاری تھی۔ دریں اثنا حضرت نُوحؑ علیہ السّلام نے اپنے بیٹے کو ندا دی کہ بیٹیا! آجاؤ، کشتی میں سوار ہو جاؤ اور کفّار کا ساتھ اختیار مت کرو۔ مگر بیٹا کافروں کے ساتھ ہی رہا۔ اور اپنے تئیں پہاڑ پر چڑھنے کی کوشش میں رہا۔ مگر اللہ تعالیٰ کا رحم و کرم اس کے ساتھ نہ تھا اور وہ غرق آب ہو گیا۔

وَهِيَ تَجْرِيْ بِهِمْ فِيْ مَوْجٍ — اور وہ (کشتی) ان کو پہاڑ جیسی لہروں میں

marfat.com

كَالْجِبَالِ قف وَنَادٰى نُوْحُ ۨابْنَهٗ وَكَانَ فِيْ مَعْزِلٍ يّٰبُنَيَّ ارْكَبْ مَّعَنَا وَلَا تَكُنْ مَّعَ الْكٰفِرِيْنَ ○

(سُورۃ ھُود، آیات ۴۲)

(بے خوف و خطر، لئے چلی جا رہی تھی اور) اس وقت حضرت) نوحؑ نے اپنے بیٹے کو کہ وہ (کنبہ سے الگ کافروں کے ساتھ) کنارے ہو رہا تھا، ندا دی، اے میرے بیٹے ہمارے ساتھ سوار ہو جاؤ اور کافروں کے ساتھ نہ رہ۔

قَالَ سَاٰوِيْۤ اِلٰى جَبَلٍ يَّعْصِمُنِيْ مِنَ الْمَآءِ ؕ قَالَ لَا عَاصِمَ الْيَوْمَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ ۚ وَحَالَ بَيْنَهُمَا الْمَوْجُ فَكَانَ مِنَ الْمُغْرَقِيْنَ ○

(سُورۃ ھُود، آیۃ ۴۳

(لڑکا) بولا میں ابھی کسی پہاڑ کی پناہ لے لوں گا، جو مجھے پانی سے بچالے گا۔ فرمایا (اے بیٹا) آج کوئی اللہ تعالیٰ کے امر (عذاب) سے بچانے والا نہیں، مگر جس پر وہ رحم فرمائے اور (اتنی ہی دیر میں) دونوں کے درمیان ایک موج حائل ہو گئی اور وہ (لڑکا) غرق ہونے والوں میں سے ہو گیا۔

پھر اللہ تعالیٰ کے حکم سے طوفان تھم گیا اور زمین نے اپنا پانی واپس نگل لیا اور آسمانی بارش کا پانی بھی رک گیا اور پھر خشکی ہو گئی۔ سب کام انجام کو پہنچے اور حضرت نوح علیہ السلام[۱] کی کشتی کوہ جودی[۲] پر جا کر ٹھہر گئی اور ظالم کفار اور مشرکین اپنے اپنے انجام کو پہنچ گئے سب ہلاک ہو گئے اور اللہ تعالیٰ کے رحم و کرم سے بہت دور رہے۔ اللہ تعالیٰ کے حکم سے کشتی جودی پہاڑ کے اوپر والی سطح پر ٹھہر گئی اور حضرت نوح علیہ السلام، تمام مومنین و مومنات اور تمام جانور بحفاظت پہاڑ کی چوٹی، پھر زمین پر اتر

---

[۱] مفسرین و محققین بتاتے ہیں کہ حضرت نوحؑ علیہ السلام، تمام اصحابؓ اور جانور اس آبی طوفان میں ایک سے چھ ماہ تک رہے اور

[۲] بیان کرتے ہیں کہ کوہ جودی جنوبی ترکی اور شمالی عراق کے مابین واقع ہے (فیوض القرآن)

marfat.com

گئے اور کاروبارِ زندگی دوبارہ شروع ہو گیا... بعد میں حضرت نُوحؑ علیہ السّلام نے رب العالمین کے حضور دعا کی کہ اے میرے رب تُو میرے بیٹے کو غرق ہونے سے بچا لے۔ تیرا وعدہ میرے تمام "اَھۡلَكَ" کے لئے حق ہے اور تو تمام حاکمین سے بھی اعلیٰ حاکم ہے ــــ "یعنی اگر بیٹا ابھی تک زندہ ہے تو تُو اُسے غرق ہونے سے بچا سکتا ہے۔ اور واپس لوٹا سکتا ہے اور اگر وہ غرق ہو کر مر بھی گیا ہے تو تب بھی تو قادر ہے کہ اسے زندہ کر کے واپس لوٹا دے" ــــ (اس کا بیان سُورۃ ہُود کی آیات ۴۴، ۴۵ میں ہے)

اللہ تعالےٰ نے بہت کرم فرمایا اور اگلی آیت ۴۶ میں "اَھۡلَكَ" کی تشریح کر دی کہ رسُول النبیؐ علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کے "اھل" یا اُنؑ پر ایمان لانے والوں میں یا مومنین و مومنات میں کون اُنؑ کے "اھل" میں ہوگا اور کون نہیں۔

قَالَ یٰنُوۡحُ اِنَّہٗ لَیۡسَ مِنۡ اَھۡلِكَ ۚ اِنَّہٗ عَمَلٌ غَیۡرُ صَالِحٍ ٭ۖ فَلَا تَسۡـَٔلۡنِ مَا لَیۡسَ لَكَ بِہٖ عِلۡمٌ ؕ اِنِّیۡۤ اَعِظُكَ اَنۡ تَكُوۡنَ مِنَ الۡجٰھِلِیۡنَ ○

(سُورۃ ھُود، آیۃ ۴۶)

(اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے (حضرت) نُوحؑ وہ تمہارے "اھل" میں سے نہیں، اس کے عمل غیر صالح ہیں (یعنی اس کے اعمال نیک نہیں ہیں) لہٰذا مجھ سے ایسی چیز کے متعلق سوال ہی نہ کرو جس کی حقیقت کا تم کو علم نہیں البتہ میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ تم ان لوگوں میں نہ جاؤ جو حقیقت سے نا آشنا ہیں۔

اس پر حضرت نُوحؑ علیہ السّلام نے اگلی آیت ۴۷ رب العالمین سے بڑے عجز و ادب سے، رب العالمین سے معافی و رحم طلب کر لیا کہ اے میرے ربّ اگر تُو مجھے معاف نہیں کرتا اور مجھ پر رحم نہیں فرماتا تو میں خسارے میں پڑ جاؤں گا...

marfat.com

نتائج صریح:

ایک رسولُ النبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد و حکم نہ ماننے والا، چاہے وہ ان کا بیٹا ہی ہو، اس کا شمار کفار کے ساتھ ہوگا اور "عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ" والا شخص چاہے وہ اُن کا بیٹا ہی کیوں نہ ہو رسولُ النبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی "اھل" میں شمار نہیں ہوگا۔۔۔

ایک بہت اہم بات کہ رسولُ النبی حضرت نوح علیہ السلام کے جسم مبارک کو چھونے والی اور سواری کی سعادت حاصل کرنے والی کشتی، صدیوں بھر پہاڑی کی سطح پر رہنے کے بعد اور موسمی تغیر و تبدل یعنی گرمی و سردی، طوفان و باد و باراں اور زلزلہ وغیرہ کے سہنے کے باوجود بھی اللہ تعالیٰ نے اس کی حفاظت فرمائی اور اس کو تمام عالم کے لئے ایک "آیۃ" یعنی نشانی بنادیا تاکہ لوگ اللہ تعالیٰ کی قدرت اور رسولُ النبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جسمی معجزہ کا بھی مشاہدہ کرلیں۔

فَاَنْجَيْنٰهُ وَاَصْحٰبَ السَّفِيْنَةِ وَجَعَلْنٰهَآ اٰيَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ٥ (سورۃ العنکبوت، آیۃ ١٥)	پھر ہم نے انؑ کو (حضرت نوحؑ کو) اور اصحاب اصحابِ کشتی کو بچالیا اور اس کو تمام عالم کیلئے ایک "آیۃ" نشانی بنادیا۔

کشتی حضرت نوح (علیہ السلام) (اٰيَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ)	ہزاروں سال بعد اب سیاحوں نے اس پہاڑ کی اوپر والی سطح پر کشتی کو ڈھونڈھ لیا ہے۔ وہ بہت مضبوطی کی حالت میں ہے اس کی دیواریں اور دیگر تختے وغیرہ بہت موٹی و ٹھوس لکڑی کے بنے ہوئے ہیں اور اب تو ایسے ہی ہیں جیسے کہ ایک پتھر کی تراشی ہوئی دیواریں اور تختے وغیرہ۔ یہ کشتی اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور قدرت کی ایک مظہر، رسولُ النبی علیہ السلام کا جسدی معجزہ اور تمام عالم کیلئے آیت و نشانی آج کل تمام دنیا کو چند ماہ سے انٹرنیٹ پر دکھائی جارہی ہے۔

marfat.com

اللہ تعالیٰ نے اسی واقعہ کو، سورۃ الصّٰفّٰت کی آیت ۷۵ سے ۸۲ میں پھر ایک نئے انداز میں بیان فرمایا ہے، تاکہ ہم اس سے ہدایت حاصل کریں۔

وَلَقَدْ نَادٰىنَا نُوْحٌ فَلَنِعْمَ الْمُجِيْبُوْنَ ۝ ۷۵

اور ہم کو (حضرت) نوحؑ نے پکارا، پس ہم خوب فریاد کو پہنچنے والے ہیں۔

وَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ۝ ۷۶

اور ہم نے (کیسے) اُنؑ کو اور ان کے گھر والوں کو زبردست مصیبت سے نجات دی۔

وَجَعَلْنَا ذُرِّيَّتَهٗ هُمُ الْبٰقِيْنَ ۝

اور ہم نے صرف اُنؑ ہی کی نسل کو باقی رہنے دیا

وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِى الْاٰخِرِيْنَ ۝ ۷۸

اور ہم نے آنے والے لوگوں میں اُنؑ کا ذکر (خیر یوں) باقی رکھا۔

سَلٰمٌ عَلٰى نُوْحٍ فِى الْعٰلَمِيْنَ ۝ ۷۹

(کہ ہر زمانے میں مؤمنین یہی کہتے ہیں) سارے جہان والوں میں (حضرت) نوحؑ پر سلام ہو،

اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ ۝ ۸۰

اور ہم اپنے نیک بندوں، محسنین کو اسی طرح بدلہ دیا کرتے ہیں۔

اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ ۸۱

بے شک وہ ہمارے مؤمنین عباد (ایمان والے بندوں) میں سے ہیں۔

ثُمَّ اَغْرَقْنَا الْاٰخَرِيْنَ ۝ ۸۲

پھر ہم نے اوروں کو (جنہوں نے اُنؑ کی نافرمانی کی ان کو) غرق کر دیا۔

اِنَّهٗ كَانَ عَبْدًا شَكُوْرًا

بے شک وہ (حضرت نوح علیہ السّلام) بہت شکر گزار بندے تھے۔

(بنی اسرآئیل ۲)

marfat.com

باب: ۶

(۱) حضرت سیّدنا ابراہیمؑ (علیہ الصّلوٰۃ وَالسّلام)

اللہ تعالیٰ کے ایک جلیل القدر نبیؑ صدیق حضرت سیّدنا ابراہیم علیہ الصّلوٰۃ وَالسّلام تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اُن کو صحیفے بھی عطا کئے۔ اور ملت کا باپ دادا قرار دیا۔ سُنّت ابراہیمی (علیہ السّلام) یعنی عید قُربان آج بھی زندہ و تازہ ہے۔ اور مسلمان اُسے قائم و دائم رکھیں گے۔ اُن کی دین کی خاطر بہت پُر خطر قربانیاں ہیں۔ اور بالآخر اللہ تعالیٰ نے اُنؑ کے جسم و جان کو نارِ نمرود (یعنی نام نہاد خدا کی آگ) سے بچا لیا۔ اُن کا آگے صفحات پر بیان ہے۔)

رسالت/نبوّت

وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِبْرٰهِيْمَ ۬ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا ○ (مریم آیت ۴۱)

اور کتاب (قرآن پاک) میں (جو حضرت ابراہیمؑ کا حال مذکور ہے (وہ بھی) سُنا دیجئے۔ بیشک وہ بہت سچّے نبیؑ تھے۔

صُحُفِ اِبْرٰهِيْمَ وَ مُوْسٰى ○ (الاعلیٰ۔آیت ۱۹)

(حضرت ابراہیم اور موسیٰ (علیہما السلام) کے صحیفوں میں (یعنی دنیا و آخرت کی باتیں ... پہلے اور حضرت ابراہیمؑ اور موسیٰؑ کے صحیفوں میں لکھی ہوئی تھیں)

ملت ابراہیمیؑ

مِلَّةَ اَبِيْكُمْ اِبْرٰهِيْمَ ؕ (اَلحج۔ آیت: ۷۸)[1]

تم اپنے باپ (دادا) حضرت ابراہیمؑ کی ملت ہو (یعنی یہی تمہارے باپ دادا حضرت ابراہیمؑ کا دین ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے تم سب کا نام مسلمان رکھا۔ تقریباً یہی مضمون سورۃ البقرہ آیت ۱۳۵۔ اور النساء آیت ۱۲۵ میں ہے)

---

[1] یہ باب حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیل (علیہما الصّلوٰۃ والسّلام) کو اکٹھا دیکھ کر تحریر کرنا زیادہ موزوں اور مناسب سمجھا گیا ہے کہ قرآن حکیم سُورۃ الانعام، مریم، و الصّٰفّٰت وغیرہ میں باپ بیٹے حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیل (علیہما الصّلوٰۃ والسّلام) کے اجسام مقدس کے متعلق آیات شریف بہت حد تک اکٹھی اور ملی جُلی بیان ہوئی ہے۔

marfat.com

نگاہ، دل و دماغ مبارک

اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ (علیہ السلام) کو بہت اعلیٰ نگاہ، دل و دماغ عطا کیے۔ یعنی اُن کو بہت اعلیٰ دیکھنے، سمجھنے اور پرکھنے کی صلاحیتیں عطا فرمائیں۔ اور جن کا ذکر سورۃ انعام آیات ۷۵-۷۴-۸۴۔ سورۃ مریم۔ آیات ۴۲ - ۴۵ - سورۃ صٰفّٰت : آیات : ۸۴ - ۸۸ تا ۹۶ اور سورۃ زخرف آیات ۲۶ - ۲۷ میں بھی بیان ہُوا ہے۔

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِیْمُ لِاَبِیْهِ اٰزَرَ اَتَتَّخِذُ اَصْنَامًا اٰلِهَةًۚ اِنِّیْۤ اَرٰىكَ وَقَوْمَكَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۝ (آیۃ ۷۴)

اور (یاد کریں) جب (حضرت) ابراہیمؑ نے آزر سے کہا۔ کیا تم بُتوں کو پُوجتے ہو۔ بیشک میں دیکھتا ہوں کہ تمہاری قوم کھُلی گمراہی میں ہے۔

وَكَذٰلِكَ نُرِیْۤ اِبْرٰهِیْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلِیَكُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِیْنَ ۝ (آیۃ ۷۵)

اور اس طرح ہم (اللہ تعالیٰ) نے ابراہیمؑ کو آسمانوں اور زمین کے عجائبات دکھا دیئے تاکہ وہ یقین والوں میں سے ہو جائیں۔

فَلَمَّا جَنَّ عَلَیْهِ الَّیْلُ رَاٰ كَوْكَبًاۚ قَالَ هٰذَا رَبِّیْۚ فَلَمَّاۤ اَفَلَ قَالَ لَاۤ اُحِبُّ الْاٰفِلِیْنَ ۝ (الانعام آیۃ ۷۶)

پھر جب رات نے تاریکی میں لے لیا۔ انہوں نے ایک ستارہ دیکھا۔ کہا (کیا) یہ میرا رب ہے؟ پھر جب وہ غائب ہو گیا۔ تو کہا میں غائب (غروب) ہو جانے والوں کو پسند نہیں کرتا (یعنی میں رب نہیں مانتا)

اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ

میں نے اپنا مُنہ (رُخ) اسی ذات کی طرف

marfat.com

فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝

(اٰية ۷۹)

یکسو ہو کر کرلیا۔ جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور میں شرک کرنے والوں میں سے نہیں ہوں۔

وَحَاۗجَّهٗ قَوْمُهٗ ۭ قَالَ اَتُحَاۗجُّوْۗنِّيْ فِي اللّٰهِ وَقَدْ هَدٰىنِ ۭ وَلَآ اَخَافُ مَا تُشْرِكُوْنَ بِهٖٓ اِلَّآ اَنْ يَّشَاۗءَ رَبِّيْ شَـيْــــًٔـا ۭ...

(آیت ۸۰)

اور اُن کی قوم نے اُن سے جھگڑا کھڑا کردیا۔ کہا کیا تم اللہ (کے ایک ہونے) میں مجھ سے جھگڑا کرتے ہو۔ حالانکہ وہ مجھے ہدایت فرما چکا ہے۔ اور میں اُن سے نہیں ڈرتا جن کو تم اس کا شریک ٹھہراتے ہو۔ (فیوض القرآن)

اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ يٰٓاَبَتِ لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا يَسْمَعُ وَلَا يُبْصِرُ وَلَا يُغْنِيْ عَنْكَ شَـيْــــًٔا ۝ (مریم ۴۲)

جب انہوں (حضرت ابراہیمؑ) نے اپنے بابا سے کہا کہ آپ ایسی چیز کی پرستش کیوں کرتے ہیں جو نہ سُنے نہ دیکھے، اور نہ کسی شے کے لئے آپ کا کوئی کام کرسکے۔

يٰٓاَبَتِ اِنِّىْ قَدْ جَاۗءَنِيْ مِنَ الْعِلْمِ مَا لَمْ يَاْتِكَ فَاتَّبِعْنِيْٓ اَهْدِكَ صِرَاطًا سَوِيًّا ۝

(۴۳)

اے میرے باپ میرے پاس وہ علم آچکا ہے جو آپ کو نہیں ملا۔ پس آپ میری اتباع کریں۔ میں آپ کو سیدھی راہ دکھا دوں گا۔ (سیدھی راہ کی ہدایت کر دوں گا)

يٰٓاَبَتِ لَا تَعْبُدِ الشَّيْطٰنَ ۭ اِنَّ الشَّيْطٰنَ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ عَصِيًّا ۝ (مریم ۴۴)

اے میرے باپ، شیطان کی پرستش نہ کریں۔ بے شک شیطان، رحمان (اللہ تعالیٰ) کا نافرمان ہے۔

marfat.com

يٰاَبَتِ اِنِّىْٓ اَخَافُ اَنْ يَّمَسَّكَ عَذَابٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ فَتَكُوْنَ لِلشَّيْطٰنِ وَلِيًّا ۝	اے میرے باپ مجھے خوف ہے کہ کہیں آپ رحمان (اللہ تعالیٰ) سے کسی عذاب میں پھنس نہ جائیں۔ تو آپ شیطان کے ولی (دوست) ہو جائیں۔

(مریم آیات ۴۲-۴۵)

اور ایسے ہی نتائج سورہ الصّٰفّٰت کی آیات ۸۴ تا ۹۹ سے سامنے آتے ہیں۔

قلبِ سلیم	اِذْ جَآءَ رَبَّهٗ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ۝ (آیة ۸۴)	(اور وہ وقت یاد کیجئے) جب وہ (یعنی حضرت ابراہیم علیہ السّلام) اپنے رَب کے پاس قلبِ سلیم کے ساتھ آئے۔ (یعنی رَب کریم کی بارگاہ میں قلبِ سلیم کے ساتھ حاضر ہوئے)

اور حضرت ابراہیم علیہ السّلام سے لوگوں نے خواہش ظاہر کی کہ وہؑ اُن کے ساتھ سالانہ میلے پر چلیں۔ رات کا وقت تھا اور وہؑ اپنی عبادت و ریاضت وغیرہ کچھ اور کام کرنا چاہتے تھے۔ اور لوگوں کے ساتھ میلے میں وقت ضائع نہیں کرنا چاہتے تھے۔ اور انہوںؑ نے ایسی لغویات سے بیزاری کا اظہار فرما دیا۔

فَنَظَرَ نَظْرَةً فِى النُّجُوْمِ ۝ فَقَالَ اِنِّىْ سَقِيْمٌ ۝	پس انہوںؑ نے ستاروں کی طرف نگاہ اٹھائی۔ پھر کہا میری طبیعت مضمحل ہے۔
فَتَوَلَّوْا عَنْهُ مُدْبِرِيْنَ ۝ فَرَاغَ اِلٰٓى اٰلِهَتِهِمْ فَقَالَ اَلَا تَاْكُلُوْنَ ۝	چنانچہ وہ لوگ اُنؑ کو چھوڑ کر (میلے پر) چلے گئے۔ پھر وہؑ ان لوگوں کے بُتوں میں جا گھسے اور (بُتوں کے سامنے جو طرح طرح کے کھانے لوگوں نے چڑھائے تھے دیکھ کر) کہنے لگے تم (بتو! یہ) کھاتے کیوں نہیں ہو؟

marfat.com

مَا لَكُمْ لَا تَنْطِقُوْنَ ○ (بتو!) تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم بولتے (بھی) نہیں ہو۔

فَرَاغَ عَلَيْهِمْ ضَرْبًا ۢ بِالْيَمِيْنِ ○ پھر وہ (حضرت ابراہیمؑ) اُن (بتوں) کو مارنے اور توڑنے لگے (تاکہ جھوٹے معبودوں کا قلع قمع کر دیں)

فَاَقْبَلُوْۤا اِلَيْهِ يَزِفُّوْنَ ○ پھر (جب لوگ میلے سے لوٹے اور بتوں کو ٹوٹا پھوٹا پایا تو) وہ اِن (ابراہیمؑ) کے پاس دوڑتے ہوئے آئے۔

قَالَ اَتَعْبُدُوْنَ مَا تَنْحِتُوْنَ ○ انہوں نے فرمایا کیا تم اِن (بے جان پتھروں) کی پرستش کرتے ہو جن کو تم (خود) تراشتے ہو۔ (یعنی جو اپنی حفاظت نہ کر سکے وہ تمہارا پروردگار کیسے ہو سکتا ہے)

وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُوْنَ ○ حالانکہ تم کو اور (جو تم بناتے ہو (اُس کا خام مال یعنی جمادات و نباتات وغیرہ) اس کو اللہ تعالےٰ نے ہی پیدا کیا۔

(الصّٰفّٰت، آیات - ۸۸ تا ۹۶)

وَقَالَ اِنِّىْ ذَاهِبٌ اِلٰى رَبِّىْ سَيَهْدِيْنِ ○ اور انہوں نے کہا بیشک میں اپنے رب کی طرف رجوع کرتا ہوں۔ البتہ وہی (مجھے) ہدایت کرتا ہے۔

(الصّٰفّٰت آیۃ ۹۹)

اور سُورۃ زُخرف میں کم و بیش ایسی ہی صُورت حال بیان ہوئی ہے۔

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖۤ اِنَّنِىْ بَرَآءٌ مِّمَّا تَعْبُدُوْنَ ○ اور جب (حضرت) ابراہیمؑ نے اپنے بابا اور اپنی قوم سے کہا کہ میں ان چیزوں سے بیزار ہوں جن کی تم پرستش کرتے ہو۔

(الزخرف - آیت ۲۶)

اِلَّا الَّذِىْ فَطَرَنِىْ فَاِنَّهٗ مگر ہاں (میں تو) اُسی کی (عبادت کرتا ہوں)

marfat.com

سَیَہۡدِیۡنِ ○ جس نے مجھے پیدا کیا البتہ وہی مجھے ہدایت عطا کرتا ہے۔ (الزخرف آیۃ ۲۷)

(آزر حضرت ابراہیمؑ کے چچا کا نام تھا جیسا کہ صاحب قاموس اور علامہ سیوطیؒ وغیرہ نے تصریح کی ہے۔ اور آپ کے والد کا تارخ تھا جیسا کہ بائیبل تکوین سے تائید ملتی ہے۔ آزر آپؑ کا والد نہیں تھا کیونکہ یہ بُت پرست تھا۔ اور رسُولُ النبی آخرالزّمان (علیہ الصّلوٰۃ والسّلام) کے آباء میں حضرت آدم علیہ السّلام تک کوئی بُت پرست نہیں ہُوا۔

قرآن مجید میں ہے: "وَتَقَلُّبَكَ فِي السّٰجِدِیۡنَ۔ (الشعراء ۲۱۹)
اَلسّٰجِدِیۡن سے مُراد آپ کے آباء مراد ہیں۔ سجدہ سجُود کرنے والے"۔ نیز عربی میں چچا کو "اب، اَبی، میرے چچا" کو کہہ دیا جاتا ہے۔ ایک حدیث شریف میں کہ رسُولِ کریم (علیہ الصّلوٰۃ والسّلام) نے اپنے چچا حضرت عباس رضؓ کو لیے فرمایا۔ "ردُّوا اِلَیَّ اَبِیۡ۔ میرے ابی "میرے چچا! میری طرف رجُوع کریں"۔ اور قرآن مجید میں ہے۔ حضرت یعقوب علیہ السّلام کو اُن کے بیٹوں نے کہا۔ نَعۡبُدُ اِلٰهَكَ وَ اِلٰهَ اٰبَآئِكَ اِبۡرٰهِيۡمَ وَ اِسۡمٰعِيۡلَ وَ اِسۡحٰقَ۔ یعنی آپ کے بعد ہم عبادت کریں گے، آپ کے معبُود، اور آپؑ کے بابا والد حضرت ابراہیمؑ اور اسماعیلؑ اور اسحاقؑ (علیہم السّلام) کے معبُود کی۔ ہمیں معلوم ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السّلام، حضرت یعقوبؑ علیہ السّلام کے دادا ہیں۔ حضرت اسحاق علیہ السّلام اُن کے والد ہیں اور حضرت اسماعیل علیہ السّلام اُن کے تایا چچا ہیں۔ لیکن قرآن حکیم میں سب کے لئے یعنی دادا، والد اور تایا، چچا کے لئے ایک ہی لفظ آباءؔ اَب کی جمع" بیان ہُوا ہے۔ لہٰذا اسی طرح سے حضرت ابراہیم علیہ السّلام

marfat.com

کے چچا آزر کے لئے قرآن حکیم میں "اِبِیْ اَبْ" کا لفظ آیا ہے۔ قرآن شریف کی رُو سے آزر ایک بت پرست تھا۔ (فیوض القرآن صد ۲۹۸، اور القرآن سعودیہ فہدیہ صد ۵۰۱ سے ماخوذ)

جسم و جان مُبارک

قرآنی آیات شریف سے ہمیں بخوبی اندازہ ہو جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم (علیہ السلام) کے جسد و اعضاء پر خصوصی عنایات فرمائیں۔

قلب و نظر میں اور ذہن و فکر میں ۔۔۔ اور پھر جب کفّار و نمرود نے اپنے بُتوں، معبُودوں کی مخالفت میں اُن کو ایک تند و تیز آگ کے الاؤ میں پھینکا، تو اللہ تعالیٰ نے اپنے حکم سے آتشِ نمرود کو ٹھنڈی کر دیا اور سلامتی والی بنا دیا۔ اُن کے جسم و جان کو ایک آنچ بھی نہ آنے دی۔ اور کفّار و نمرود کی تدابیر کو اُلٹا پھیر دیا اور ان کو ہی خسارے میں ڈال دیا۔

قُلْنَا يٰنَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ ۝ وَاَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَخْسَرِيْنَ ۝

ہم (اللہ تعالیٰ) نے حکم دیا۔ اے آگ تُو ابراہیمؑ پر ٹھنڈی اور سلامتی والی بن جا۔ اور انہوں (کفّار) نے اُن کے ساتھ بُرائی کرنا چاہی تھی، لیکن ہم نے (اللہ) اُن (کفار) کو ہی خسارے میں ڈال دیا۔

(سُورۃ الانبیاء، آیات ۶۹-۷۰)

یہی بات کم و بیش سُورۃ الصّٰفّٰت، آیات ۹۷-۹۸ میں دُہرائی گئی ہے۔

قَالُوا ابْنُوْا لَهٗ بُنْيَانًا اُن لوگوں (کفار نمرود) نے طیش میں آکر

marfat.com

فَاَلْقُوْهُ فِی الْجَحِیْمِ ۝ فَاَرَادُوْا بِهٖ كَیْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَسْفَلِیْنَ ۝

کہا کہ اِس (حضرت ابراہیمؑ) کے لئے ایک عمارت بناؤ (اس میں خوب آگ جلاؤ) پھر اُسے آگ کے (جہنّم کی طرح آگ کے) ڈھیر میں ڈال دو۔ غرض انہوں (کفار نمرود) نے اس کے ساتھ ایک چال چلنے (شرارت کرنے) کا ارادہ کیا۔ پس ہم نے اُن کو نیچا دکھایا۔ (یعنی آگ کو حضرت ابراہیمؑ کے لئے ٹھنڈی و سلامتی والی بنا دیا)

زبانِ مُبارک

دعائے حضرت ابراہیم (علیہ السّلام)

ثمرات اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ (علیہ السّلام) کی زبانِ مُبارک کو ایسی قوت و تاثیر بخشی کہ ان ؑ کی دُعاؤں کو مقبولِ بارگاہ بنا لیا۔

رَبَّنَآ اِنِّیْٓ اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ بِوَادٍ غَیْرِ ذِیْ زَرْعٍ عِنْدَ بَیْتِكَ الْمُحَرَّمِ ۙ رَبَّنَا لِیُقِیْمُوا الصَّلٰوةَ فَاجْعَلْ اَفْىِٕدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِیْٓ اِلَیْهِمْ وَارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ یَشْكُرُوْنَ ۝

(سورۃ ابراہیم آیۃ ۳۷)

اے ہمارے رب، میں نے اپنی ایک اولاد (حضرت اسماعیل علیہ السّلام) تیرے محترم گھر (مکّہ مکرّمہ) کے نزدیک جہاں کھیتی (تک نہیں ہے، لا بسایا ہے۔ ہمارے رب تاکہ وہ نماز قائم رکھیں۔ پس تو (اپنے فضل سے) بعض لوگوں کے دِل اُن کی طرف مائل کر دے۔ اور ان کو پھل بطور رزق عطا فرما، تاکہ وہ میرے شکر گزار ہوں۔

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِیْمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّ

اور جب حضرت ابراہیمؑ نے دعا کی اے رب اس شہر کو امن والا بنا دے اور

marfat.com

اَرْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ ...

اس کے رہنے والوں کو پھلوں کو پھلوں سے رزق دے، اُن کو جو ان میں سے اللہ تعالیٰ اور یومِ آخرت پر ایمان لائیں ....

(سُورۃ البقرۃ۔ آیت ۱۲۶)

حضرت ابراہیم (علیہ السّلام) کی دُعاؤں کے اثرات و ثمرات ہم آج بھی حجازِ مقدس اور گرد و نواح میں دیکھتے ہیں۔ نہ صرف مکّہ مکرمہ بلد الامین، مدینہ منوّرہ، جدہ بلکہ سارے عربستان میں ہر قسم کے اعلیٰ پھل و میوے اور سبزیاں وغیرہ موسمی و بے موسمی، ہر وقت و ہمہ وقت بہتات میں دستیاب ہیں۔ یہی نہیں بلکہ معدنیات و سونا وغیرہ بھی ...

اور

سُبحان اللہ، حضرت سیّدنا ابراہیم (علیہ السّلام) کی زبان مُبارک سے اجمل، احسن و اکمل دُعا ہمارے لئے تمام اُمّت مُسلمہ کے لئے اور انس و جن ... کے لئے یہ نکلی اور اللہ تعالےٰ سے انہوں نے سیّد الاوّلین و سیّد الآخرین، سیّد المرسلین، رحمت للعالمین، خاتم النبیّین (علیہ الصّلوٰۃ والسّلام) مانگ لئے۔

دُعائے کمال

رَبَّنَا وَ ابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ وَ يُزَكِّيْهِمْ ؕ

اے ہمارے رب! ان میں ایک رسُول، خود اُنھیں میں سے مبعوث فرما جو اُن پر تیری آیات تلاوت کریں۔ (اُن کو پڑھ کر سُنائیں) اور اُن کو کتاب و حکمت کی تعلیم دیں۔ (یعنی قرآن شریف اور دانائی کی تعلیم دیں۔)

marfat.com

اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝

اور اُن کا تزکیہ کریں۔ (اُن کا ظاہر و باطن صاف کردیں۔ بیشک تو بڑا زبردست حکمت والا ہے۔

(البقرة آیة ۱۲۹)

اللہ تعالیٰ نے اس دُعا کو اس طرح قبولیت بخشی۔

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۚ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝

(سورة آل عمران آیة ۱۶۴)

بیشک اللہ تعالیٰ نے مومنین پر بڑا ہی احسان فرمایا ہے کہ اُن میں اُنھیں میں سے رسُول مبعوث کیا جو اُن پر (اُس اللہ تعالیٰ) کی آیات تلاوت کرتے ہیں (پڑھ کر سُناتے ہیں) اور اُن کا تزکیہ کرتے ہیں (ظاہر و باطن پاک صاف کرتے ہیں) اور اُن کو کتاب و حکمت کی تعلیم دیتے ہیں (یعنی قرآن شریف اور دانائی کی تعلیم دیتے ہیں اور پہلے تو وہ (لوگ) کھُلی گمراہی میں تھے۔

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَاَنْزَلْنَاۤ اِلَيْكُمْ نُوْرًا مُّبِيْنًا ۝

(النسآء : آیة ۱۷۴)

اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے صریح دلیل (برھان) آچکی ہے اور ہم نے تمہاری طرف نورِ مبین (نورِ بیّن) نازل کیا ہے۔

قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ ۝

(المآئدة : آیة ۱۵)

بلاشبہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے تم سب کے لئے نور اور کتاب مبین آگئے ہیں۔

marfat.com

اللہ تعالیٰ نے نور، کتاب مبین کے ساتھ سید الاوّلین وسید الآخرین، رحمت للعالمین (علیہ الصلوٰۃ والسلام) ہم سب کے لئے اور کل کائنات کے لئے مبعوث فرما دیئے۔

اللہ تعالیٰ اس طرح تمام اُمّتِ مسلمہ اور انسانیت پر بے حد احسان اور لاانتہا کرم فرمایا۔ اور سید الاوّلین و سید الآخرین، سید المرسلین، رحمت للعالمین، خاتم النبیین، رسول النبی آخر الزمان (علیہ الصلوٰۃ والسلام) ہمارے ہاں مبعوث ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے ایک بار پھر اس احسانِ عظیم کی ہمیں یاد دہانی کرائی تاکہ ہم اس کا ذکر کرتے رہیں۔ اس کا شکر ادا کرتے رہیں۔ اور اس کی ناشکری و کفرانِ نعمت نہ کریں۔

كَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْكُمْ رَسُوْلًا مِّنْكُمْ يَتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِنَا وَ يُزَكِّيْكُمْ وَ يُعَلِّمُكُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ؕ فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِيْ وَ لَا تَكْفُرُوْنِ ۝

جیسا کہ ہم (اللہ تعالیٰ) نے تم میں تمہیں میں سے رسولؐ بھیجا جو تم پر ہماری آیات تلاوت کرتے ہیں (پڑھ کر سناتے ہیں) اور تمہارا تزکیہ کرتے ہیں (تمہیں پاک صاف کرتے ہیں) اور تمہیں کتاب و حکمت (قرآن شریف اور دانائی) کی تعلیم دیتے ہیں۔ اور تمہیں وہ بھی سکھاتے (علم دیتے) ہیں جو تم نہ جانتے تھے ۰ پس تم میرا ذکر کرتے رہو (مجھے یاد رکھو) میں تمہیں یاد رکھوں گا۔ اور میرا شکر ادا کرتے رہو، اور کفر نہ کرنا (ناشکری نہ کرنا)

سورۃ البقرۃ آیات (۱۵۱-۱۵۲) (فیوض القرآن)

marfat.com

~ طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَيْنَا مِنْ ثَنِيَّاتِ الْوِدَاعِ
وَجَبَ الشُّكْرُ عَلَيْنَا مَا دَعَا لِلّٰہِ دَاعِ

~ سُبْحَانَ اللّٰہ، مَا اَجْمَلَکَ۔ مَا اَحْسَنَکَ، مَا اَکْمَلَکَ۔

~ زہے اوّل کہ عین آخر آمد
زہے باطن کہ عین ظاہر آمد

اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ (علیہ السّلام) کے درجات مزید بڑھائے۔

و۔ اور اُن کا نام گرامی نماز کے دُرود شریف میں رسُول النّبیّ آخرالزّمان (علیہ الصّلوٰۃ وَالسّلام) کے نام مُبارک کے ساتھ مستقل طور پر تحریر ہو گیا۔

ب۔ اور خانہ کعبہ مکّہ مکرّمہ میں اُنؑ کے مقام (مقامِ ابراہیمؑ) کو ہمیں مُصلّےٰ بنانے (نماز، نوافل، ادا کرنے) کا حکم ہُوا۔

مقام حضرت ابراہیمؑ

وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى ط

مقامِ (حضرت ابراہیمؑ کو نماز کی جگہ بنا ڈ)

(البقرۃ۔ آیۃ ۱۲۵)

اور مقام ابراہیمؑ کو مُصلّیٰ بناؤ۔

ج۔ اور عید قربان (یعنی بقرہ، بکرا عید) پر قربانی دینے کی سُنّتِ ابراہیمی (علیہ السّلام) بالآخر سُنّتِ محمّدی (علیہ الصّلوٰۃ وَالسّلام) ٹھہری۔ اور ہمارے لئے تقلید و عمل کی ایک روشن مثال بنی۔

وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ ۝ سَلٰمٌ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ ۝

marfat.com

ترجمہ: اور ہم نے اُن ؑ کے بعد آنیوالوں میں اُن ؑ کے (عمل، ذکرِ خیر کو (یوں) باقی رکھا۔ سلام ہو (حضرتِ) ابراہیم ؑ پر ٥

(سُورۃ الصّٰفّٰت آیات ۱۰۸-۱۰۹)

د۔ اور اللہ تعالےٰ نے ہم سب کو

....مِلَّةَ اَبِيْكُمْ اِبْرٰهِيْمَ ؕ هُوَ سَمّٰىكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ ۙ ٥

(الحج آیۃ ۷۸)

ترجمہ: تم سب اپنے باپ (یاپ۔ دادا، جدامجد حضرت) ابراہیم ؑ کی ملت ہو۔ (اللہ تعالیٰ نے) اس نے تم سب کا نام مسلمان رکھا۔ (یعنی اس نے تم سب کے لئے "مسلمان" کے نام ہی کو پسند فرمایا) اور تقریباً یہی بیان سُورۃ البقرہ (آیۃ ۱۳۵- النِسَاء- ۱۲۵- اور النّحل ۱۲۳ میں بھی ہے۔

٥ سَلٰمٌ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ ٥

سلامتی ہو حضرت ابراہیم پر (علیہ الصلوٰۃ والسلام)

marfat.com

باب : ۶

(ب) حضرت سیّدنا اسماعیلؑ (علیہ الصّلوٰۃ والسّلام)

بالآخر اللہ تعالےٰ نے حضرت ابراہیمؑ (علیہ الصّلوٰۃ والسّلام) کو قوم کے شرک و شر سے اور نارِ نمرود سے نجات عطا فرمائی ۔ اور اُنہوں نے مکہ مکرمہ کی اَرض مُقدس میں اللہ تعالےٰ سے اولاد کیلئے دُعا مانگی ۔

۱- رَبِّ هَبۡ لِیۡ مِنَ الصّٰلِحِیۡنَ ۝ فَبَشَّرۡنٰهُ بِغُلٰمٍ حَلِیۡمٍ ۝

(الصّٰفّٰت - آیات ۱۰۰-۱۰۱)

(اے میرے) رب مجھے صالح بیٹا عطا فرما۔ پس ہم نے اُن کو ایک بردبار بیٹے کی بشارت دی۔ (جن کا نام بعد میں حضرت اسماعیل رکھا گیا۔ (علیہ السّلام)

اور پھر اللہ تعالےٰ نے حضرت ابراہیمؑ (علیہ السّلام) کو دُوسرے بیٹے حضرت اسحاق (علیہ السّلام) عطا فرمائے۔

وَ وَهَبۡنَا لَهٗۤ اِسۡحٰقَ ؕ وَ یَعۡقُوۡبَ نَافِلَةً ؕ وَ كُلًّا جَعَلۡنَا صٰلِحِیۡنَ ۝

(الانبیاء: آیة ۷۲)

اور (مزید برآں) ہم نے اُن کو (حضرت) اسحاقؑ (بیٹا) اور (حضرت) یعقوبؑ پوتا عطا کئے اور ہم نے اُن سب کو صالح بنایا۔

حضرت ابراہیمؑ (علیہ السّلام) نے اولاد کی بشارت اور اس کی عطا پر اللہ تعالےٰ کی حمد و ثنا کی۔ اور اس کا شکر ادا کیا۔

ب: اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ الَّذِیۡ وَهَبَ لِیۡ عَلَی الۡكِبَرِ

تمام حمد اللہ تعالےٰ کے لئے ہے۔ (اللہ تعالےٰ) کا شکر ہے جس نے بڑھاپے

marfat.com

اِسْمٰعِيْلَ وَ اِسْحٰقَ ۚ اِنَّ رَبِّيْ لَسَمِيْعُ الدُّعَآءِ ○

ہیں (حضرت) اسماعیلؑ اور اسحاقؑ عطا کئے۔ بیشک میرا رب دُعا کا بہت سُننے والا ہے۔

(ابراہیم آیۃ ۳۹)

اللہ تعالیٰ کی جانب سے حضرت اسماعیلؑ، رسُول النبی (علیہ السلام) ہوئے اور حضرت اسحاقؑ النبی (علیہ السلام) بنے۔

(ج) وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِسْمٰعِيْلَ ۫ اِنَّهٗ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا ○ وَكَانَ يَاْمُرُ اَهْلَهٗ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ ۠ وَكَانَ عِنْدَ رَبِّهٖ مَرْضِيًّا ○

(مریم، آیات ۵۴-۵۵)

اور (آپؐ علیک الصلوٰۃ والسّلام) کتاب (قرآن شریف) میں سے اسمٰعیلؑ کا ذکر بھی سُنا دیجئے۔ بیشک وہ وعدے کے سچے رسُول النبی تھے اور وہؑ اپنے گھر والوں کو نماز اور زکوٰۃ کا حکم (تاکید) فرماتے رہتے اور وہ اپنے رب کے ہاں پسندیدہ تھے۔

وَبَشَّرْنٰهُ بِاِسْحٰقَ نَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ○

(الصّٰفّٰت: آیۃ ۱۱۲)

اور ہم نے اُنؑ (حضرت ابراہیمؑ) کو اسحاقؑ کے نبی ہونے اور صالحین میں سے ہونے کی بشارت دی۔

حضرت سیّدنا اسماعیل (علیہ السّلام)

حضرت اسماعیل (علیہ السّلام) ابھی بہت چھوٹے تھے۔ اور ماں کی گود میں دودھ پیتے بچے تھے۔ کہ آپؑ کو بہت پیاس لگی۔ اُن کی والدہ ماجدہ اُنؑ کے چہرے و اضطراب سے بھانپ گیئں کہ بچے (حضرت اسماعیل علیہ السّلام) کو

marfat.com

بہت پیاس لگی ہے۔ والدہ محترمہ بی بی حاجرہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) نے بچے کو فوراً زمین پر لٹا دیا۔ اور پانی کی تلاش میں قریب ہی تھوڑے فاصلے پر[1] جلدی جلدی گھومنے لگیں۔ اور بعض اوقات وہؓ دوڑ بھی پڑتیں۔ داہنے ہاتھ پر صفا کی پہاڑی تھی اور بائیں پر مروہ کی۔ اور وہؓ ان کے درمیان[2] سات دفعہ گھومیں اور دوڑیں بھی، مگر وہاں سے پانی نہ دستیاب ہوا۔

ماءِ زمزم — بی بی حاجرہؓ اسی پریشانی کی حالت میں واپس اپنے لختِ جگر کے پاس آئیں اور دیکھا کہ جہاں بچے (حضرت اسماعیل علیہ السلام) کی ایڑیاں تھیں، اُن کی زمین پر رگڑ سے وہاں پر اللہ تعالیٰ نے ایک صاف و شفاف پانی کا چشمہ جاری کر دیا ہُوا ہے۔ اور پانی بہہ رہا ہے اور اطراف میں اکٹھا ہو رہا ہے۔ والدہ محترمہ نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو یہ پانی پلایا اور وہ سیر ہو گئے۔ پھر آپؓ نے فرمایا: "زمزم" رُک جا۔ ٹھہر جا۔ اور پانی تھم گیا۔ اور بعد میں آنے والی صدیوں میں اس کا نام ہی ماءِ زمزم یا آبِ زَمزَم بلکہ فقط زَمزَم ہی مشہور و معروف ہو گیا۔

حضرت اسماعیل (علیہ السلام) ابھی دُودھ پیتے بچے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اُن کو رسُول النّبی بنایا۔ مگر ابھی تک اعلانِ رسالت و نبوّت بھی نہیں ہُوا ہے۔ اور اُن کے اعضائے جسم (ایڑیوں) کی زمین

---

[1] یہ وُہی جگہ ہے جہاں مکّہ مکرّمہ، خانہ کعبہ میں اب ماءِ زمزم کا چشمہ و کنُواں ہے آج کل تو وہاں سعودی حکومت نے پمپ و موٹریں لگا دی ہیں تاکہ زمزم کے پانی کا اخراج چشمے و کنویں سے وافر مقدار میں ضرورت کے مطابق حاصل کیا جائے۔

[2] صفا اور مروہ کا درمیانی فاصلہ تقریباً نصف میل ہے۔

marfat.com

پر رگڑ سے ایک صاف و شفاف پانی کا چشمہ جاری ہوگیا۔ پانی اتنی اعلیٰ قسم کا ہے کہ دُنیا میں اس کی مثال نہیں ملتی۔ دکئی سال تک زمزمی میں بند رہنے سے بھی اس میں بُو وغیرہ پیدا نہیں ہوتی۔ ہزاروں سال سے یہ "مَآءِ زَمْ زَمْ" چشمہ و کنویں سے میسّر ہے۔ اور لاکھوں لوگ اس سے سیراب و فیضیاب ہو رہے ہیں۔ مگر یہ پانی ختم نہیں ہوتا اور انشاء اللہ رہتی دُنیا تک یہ چشمہ و کنواں قائم و دائم رہے گا....

یہ ہے وہ مُعجزہ جو حضرت اسماعیلؑ (علیہ السّلام) کے اعضائے جسم مُبارک کی زمین سے رگڑ سے رُونما ہُوا۔ جبکہ اُن کی رسالت و نبوّت کا اعلان ابھی ہونا تھا۔

یہ مُبارک پانی رسُول النّبی آخرالزّمان علیہ الصّلوٰۃ والسّلام، بہت سے انبیائے کرام (علیہم السّلام) اصحاب کرامؓ، اکابرین، اولیاء اللہ، مؤمنین و مؤمنات نے نوش فرمایا۔ اس کے فوائد و فیوض مزید بڑھ گئے۔ اور مؤمنین و مؤمنات آخر تک اس سے مستفید ہوتے رہیں گے۔

جب حضرت اسماعیلؑ (علیہ السّلام) چلنے پھرنے اور دوڑنے کی عُمر کو پہنچے، تو اُن کے والد ماجد حضرت ابراہیمؑ (علیہ السّلام) نے ان سے کہا کہ اے بیٹا! میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں تجھے ذبح کر رہا ہوں۔ پس تم بھی غور کر لو کہ تمہارا کیا خیال ہے؟

خواب حضرت ابراہیم (علیہ السّلام) (الصّٰفّٰت: آیت ۱۰۲)

فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ قَالَ يٰبُنَيَّ اِنِّيْٓ اَرٰى فِي الْمَنَامِ اَنِّيْٓ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰى ؕ ....

تو حضرت اسماعیل علیہ السّلام نے بلا تردد جواباً عرض کیا:-

marfat.com

.... کہا اے باپ! جو کچھ آپ کو حکم ہوا ہے، آپ کر ڈالیے۔ آپ
انشاءاللہ تعالیٰ مجھے صبر کرنے والوں میں سے پائیں گے۔
حضرت اسماعیل (علیہ السلام) کا سرِ تسلیم خم۔ (الصّٰفّٰت: آیۃ ۱۰۲)

قَالَ يٰۤاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِيْۤ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ
مِنَ الصّٰبِرِيْنَ ○ (الصّٰفّٰت: آیۃ ۱۰۲)

اس آیت مبارک سے چند نتائج صریح سامنے آتے ہیں کہ
حضرت اسماعیل (علیہ السلام) کا ابھی بچپن کا ہی زمانہ ہے۔ اور اُن کی
عمر چلنے پھرنے و دوڑنے تک کی ہے۔ اور یہ سب اُن کے علم میں ہے
کہ اُن کے والد ماجد، حضرتِ ابراہیم (علیہ السلام) اللہ تعالیٰ
کے ایک نبیؐ صدیق ہیں۔

انہوں (حضرت ابراہیم (علیہ السلام) نے جو خواب میں
دیکھا ہے کہ وہ مجھے ذبح کر رہے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کے
حکم کی ایک صورت ہے۔

رسل و انبیاء کرام (علیہم السلام) کے خواب حق ہوتے ہیں اور
ہم دونوں (یعنی حضرت ابراہیم و حضرت اسماعیل (علیہما السلام)
کو اللہ تعالیٰ کا حکم ماننا ہے اور مجھے اللہ تعالیٰ کے حکم کے سامنے
اپنا سرِ تسلیم خم کرنا ہے۔

فَلَمَّآ اَسْلَمَا وَ — پھر جب دونوں نے [اللہ تعالیٰ کا] حکم مان لیا
تَلَّهٗ لِلْجَبِيْنِ ○ وَ نَادَيْنٰهُ — اور حضرت ابراہیم (علیہ السلام) نے اُن
اَنْ يّٰۤاِبْرٰهِيْمُ ○ قَدْ — (حضرت اسماعیل (علیہ السلام) کو ماتھے کے
صَدَّقْتَ الرُّءْيَا ۚ اِنَّا — بل لٹا دیا۔ اور ہم (اللہ تعالیٰ) نے اُن

marfat.com

كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۝ (الصّٰفّٰت: آیات ۱۰۳-۱۰۵)

کو ندا دی کہ اے (حضرت) ابراہیمؑ (کیا خوب) ۝ آپؐ نے اپنا خواب سچ کر دکھایا۔ البتہ ہم احسان مندوں (نیکوکاروں) کو یوں ہی جزا (بدلہ) دیتے ہیں۔

(بالآخر اللہ تعالےٰ کے حکم سے وہاں حضرت اسماعیل علیہ السلام کی جگہ ایک مینڈھا دُنبہ غیب سے پہنچا دیا گیا۔ اور وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ہاتھوں ذبح ہو گیا۔ اور اللہ تعالےٰ نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو ذبح ہونے سے بچا لیا۔ (الصّٰفّٰت، آیات ۱۰۶-۱۰۷)

۵ یہ فیضانِ نظر تھا یا کہ مکتب کی کرامت تھی
سکھائے کس نے اسماعیلؑ کو آدابِ فرزندی

علامہ اقبالؒ

حضرت اسماعیلؑ (علیہ السلام) ایک رسول النبیؐ ہیں اور اللہ تعالےٰ نے اُن کو جو ذہن و فکر، قلب و نظر، علم و حکمت اور اعضائے جسم وغیرہ عطا فرمائے۔ اُن کی وسعتوں اور صلاحیتوں . . . کا اندازہ نہیں لگایا جا سکتا۔ اَللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ۔

وَكَانَ عِنْدَ رَبِّهٖ مَرْضِيًّا ۝

وُہ اپنے رب کے ہاں پسندیدہ شخصیت تھے

marfat.com

(۱) حضرت یعقوبؑ (عَلَیۡہِ الصَّلوٰۃُ وَالسَّلام)

حضرت یعقوبؑ (عَلیہِ السَّلام) حضرت اسحاقؑ (علیہ السّلام) کے بیٹے اور حضرت ابراہیم (علیہ السّلام) کے پوتے ہیں۔۔۔۔ (اور حضرت یُوسفؑ علیہ السّلام کے والد ماجد ہیں) اللہ تعالےٰ نے اُنؑ کو بھی دولتِ نبوّت سے نوازا ہے۔

وَ وَهَبۡنَا لَهٗۤ اِسۡحٰقَ ؕ وَ یَعۡقُوۡبَ نَافِلَةً ؕ وَ كُلًّا جَعَلۡنَا صٰلِحِیۡنَ ۝ (الانبیآء آیۃ ۷۲)

اور ہم اُنؑ (حضرت ابراہیم علیہ السّلام) کو اسحاقؑ (بیٹا) اور یعقوبؑ پوتا عطا کئے۔ اور ہم نے اُنؑ سب کو صالح بنایا۔

.... وَ وَهَبۡنَا لَهٗۤ اِسۡحٰقَ وَ یَعۡقُوۡبَ ؕ وَ كُلًّا جَعَلۡنَا نَبِیًّا ۝ اور (مریم آیۃ ۴۹) (الانعام: ۸۴-۸۹)

اور ہم نے اُن (حضرت ابراہیم علیہ السّلام) کو اسحاقؑ اور یعقوبؑ عطا کئے۔ اور ہم نے اُن سب کو نبی بنایا۔

حضرت یعقوبؑ (علیہ السّلام) کو اللہ تعالےٰ نے بارہؑ بیٹے عطا کئے اور اُن میں سے ایک حضرت یُوسفؑ (علیہ السّلام) ہیں۔ جیسا کہ سُورۂ یُوسف میں بیان ہے۔ اور اشارات ہیں کہ اللہ تعالےٰ نے حضرت یعقوبؑ (علیہ السّلام)

ؐ یہ باب حضرت یعقوبؑ اور حضرت یُوسف (علیہما الصّلوٰۃ والسّلام) کو اکٹھا یکجا تحریر کرنا زیادہ موزوں اور مناسب سمجھا گیا کہ قرآن حکیم "سُورۃ یُوسف" وغیرہ میں باپ بیٹے حضرت یعقوبؑ اور حضرت یوسفؑ (علیہما الصّلوٰۃ والسّلام) کے اجسامِ مقدّس کے متعلّق آیات شریف بہت حد تک اکٹھی اور ملی جلی بیان ہُوئی ہیں۔

marfat.com

کو بھی بہت اعلیٰ پرکھ و سمجھ، ذہن و نظر، علم و فہم اور اعضائے جسم عطا کئے۔ جن کی وسعتوں اور صلاحیتوں کا احاطہ نہیں کیا جا سکتا۔ درحقیقت کسی بھی رسول و نبی (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کی کسی بھی شان و صفت کو کوئی بھی اُمتی یا غیر اُمتی چاہے وہ کتنا اونچا عالم فاضل کیوں نہ ہو، کما حقہٗ احاطۂ فہم و ادراک اور تحریر و بیان میں نہیں لا سکتا۔۔۔ (سوائے اُن رسل و انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے جن کو اللہ تعالیٰ نے اُن سے زیادہ فضیلت و درجات عطا فرمائے ہیں۔)

خواب حضرت یوسف علیہ السلام

حضرت یوسفؑ (علیہ السلام) کی خواب کا واقعہ بہت مشہور و معروف ہے اور قرآن شریف کی سورۃ یوسف میں یوں بیان ہے۔

اِذْ قَالَ یُوْسُفُ لِاَبِیْهِ یٰۤاَبَتِ اِنِّیْ رَاَیْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَّ الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ رَاَیْتُهُمْ لِیْ سٰجِدِیْنَ ۝

(سورہ یوسف آیت ۴)

جب (حضرت) یوسفؑ نے (اپنے باپ (حضرت یعقوب علیہ السلام) سے کہا کہ اے باپ! بیشک میں نے خواب میں گیارہ ستاروں اور سورج اور چاند کو دیکھا (اور) دیکھا کہ وہ مجھے سجدہ کر رہے ہیں۔

بھائیوں کی دشمنی

قَالَ یٰبُنَیَّ لَا تَقْصُصْ رُءْیَاكَ عَلٰۤى اِخْوَتِكَ فَیَكِیْدُوْا لَكَ كَیْدًا ؕ اِنَّ الشَّیْطٰنَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ ۝

(حضرت یعقوب علیہ السلام نے) کہا کہ اے بیٹے اپنا یہ خواب اپنے بھائیوں کے سامنے بیان مت کرنا۔ ورنہ وہ تمہارے لئے لئے کوئی چال (فریب) بنا لیں گے (اور یہ چال شیطان اُن کے دل میں ڈال دیگا) بیشک شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے۔

(سورۃ یوسف آیت ۵)

marfat.com

وَكَذٰلِكَ يَجْتَبِيْكَ رَبُّكَ وَيُعَلِّمُكَ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ وَيُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَعَلٰۤى اٰلِ يَعْقُوْبَ كَمَاۤ اَتَمَّهَا عَلٰۤى اَبَوَيْكَ مِنْ قَبْلُ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝

اور اسی طرح (بڑے ہونے پر) آپؑ کا رَب آپؑ کو چُن لے گا۔ خوابوں کی تعبیر سکھائے گا اور تم پر اور آلِ یعقوبؑ پر اپنا انعام ایسے ہی پُورا فرمائے گا جس طرح تمؑ سے قبل اپنا انعام تمہارے باپ دادا یعنی پڑدادا حضرت ابراہیمؑ اور اسحاقؑ پر پورا کیا۔ بیشک تمہارا رَب بڑا علم والا بڑا حکمت والا ہے۔

(نتیجہ صریح، اِس آیت شریف میں حضرت یُوسفؑ کو بڑے ہونے پر نبوّت عطا ہونے کا اشارہ بھی ہے۔

(یُوسف: آیۃ ٦)

سُورہ یُوسف کی آیات شریف ۴، ۵، ٦ سے حضرت یعقوبؑ جو اللہ تعالیٰ کے ایک برگزیدہ نبی ہُوئے ہیں، اُن کے علم فہم اور ذہن و نظر کی وُسعتوں اور صلاحیتوں کا ذکر ہے کہ:

"حضرت یُوسف علیہ السّلام نے اپنے والد بزرگوار حضرت یعقوبؑ علیہ السّلام کو صرف اپنی خواب بیان کی۔" اے باپ! بیشک میں نے (خواب میں) گیارہ ستاروں اور سُورج اور چاند کو دیکھا (اور) دیکھا کہ وہ مجھے سجدہ کر رہے ہیں"!

حضرت یعقوبؑ نے فرمایا: اے بیٹے! اس خواب کو اپنے بھائیوں سے نہ بیان کرنا۔ کیونکہ شیطان اُن کے دِلوں میں کید و فریب اور حسد ڈال دے گا۔ اور وہ تمہارے خلاف چال و فریب

marfat.com

کرسکتے ہیں۔ اور شیطان انسان کا صریح دشمن ہے ۔۔۔ اللہ تعالیٰ

تمہیں بڑا ہونے پر خوابوں اور باتوں کی تعبیر کا علم عطا فرمائے گا اور اللہ تعالیٰ تم پر اپنی نعمتوں کو پورا کر دے گا جیسا کہ اس نے تمہارے پڑدادا حضرت ابراہیمؑ و دادا حضرت اسحاق (علیہم السلام) پر پورا کیں۔ یعنی تمہیں بھی اُن کی طرح نبوت اور علم و حکمت عطا فرمائے گا۔

(قرآن شریف میں جیسے بیان ہے اور کم و بیش ہر مسلمان اس "احسن القصص" کے بارے میں تھوڑا بہت علم رکھتا ہے۔ خطیب و علماء حضرات جمعہ کی نمازوں و دیگر موقعوں پر قرآن و احادیث سے ماخوذ چیدہ چیدہ باتیں و مسائل بتاتے رہتے ہیں۔ یہ اُن کی تمام مسلم قوم پر عنایات ہیں کہ وہ ہمیں احکامات الٰہیہ اور ارشاداتِ رسُولِ کریم (علیہ الصلوٰۃ والسلام) نیک نیتی و خوش اسلوبی سے آگاہ فرماتے رہتے ہیں ۔۔۔۔)

حسد و بُغض کی بنا پر کہ اُن کے والد ماجد حضرت یعقوبؑ علیہ السلام حضرت یوسفؑ (علیہ السلام) سے بہت پیار کا اظہار فرماتے ہیں۔ حضرت یوسف علیہ السلام کے (سوتیلے) بھائیوں نے ایک منصوبہ بنایا کہ یا تو حضرت یوسف علیہ السلام کو قتل کر دیں، یا پھر اُن کو ایک تاریک کنوئیں میں پھینک دیں۔

اسی منصوبہ و فریب کے تحت، بھائیوں نے اپنے والد ماجد سے کہا کہ ہم باہر (جنگل وغیرہ کی طرف سیر و تفریح کے لئے) جا رہے ہیں۔ آپ (حضرت) یوسفؑ (علیہ السلام) کو ہمارے ساتھ بھیج دیں۔ وہ پھل میوے کھائیگا اور کھیل کود لے گا۔ مگر حضرت یعقوبؑ (علیہ السلام) نے اپنی نبوت کے قلب و نظر اور علم و فہم سے اُن کے منصوبہ و فریب کو بھانپ لیا۔ اور ان کو اس اندیشے کا اظہار بھی فرما دیا۔۔۔

marfat.com

قَالَ اِنِّیْ لَیَحْزُنُنِیْۤ اَنْ تَذْهَبُوْا بِهٖ وَ اَخَافُ اَنْ یَّاْكُلَهُ الذِّئْبُ وَ اَنْتُمْ عَنْهُ غٰفِلُوْنَ ○

(یوسف۔ آیۃ ۱۳)

اُنہوںؑ نے کہا کہ تمہارا اُسے لے جانا ہی مجھے غم میں ڈالتا ہے اور مجھے یہ اندیشہ ہے کہ کہیں اُسے بھیڑیا (نہ) کھا جائے اور تم اس سے غافل رہو۔

قصۂ کنواں چونکہ کتاب ہذا کا موضوع، اعضاء، اجسام مبارک، انبیاء کرام (علیہم الصلوٰۃ والسلام) سے متعلق ہے۔ لہٰذا مختصراً یہ کہ حضرت یوسفؑ علیہ السلام کے بھائی اُنؑ کو سیر و تفریح کے بہانے لے جا کر جنگل میں ایک گہرے اور تاریک کنوئیں میں پھینک آتے ہیں اور واپسی پر اپنے والد ماجد حضرت یعقوبؑ علیہ السلام سے جھوٹ بولتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اُن کو بھیڑیا کھا گیا۔ اور اُنؑ کی قمیض کو مکر و فریب سے خون آلود کر کے لے آتے ہیں۔ اور والد محترم کو اپنی صفائی میں پیش کرتے ہیں۔ حضرت یعقوبؑ (علیہ السلام) بیٹوں کے مکر و فریب اور جھوٹ کے متعلق قرآن حکیم میں یہ الفاظ بیان ہوئے ہیں۔

وَ جَآءُوْ عَلٰى قَمِیْصِهٖ بِدَمٍ كَذِبٍ ؕ قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا ؕ فَصَبْرٌ جَمِیْلٌ ؕ وَ اللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ ○

(سورۃ یوسف: آیۃ ۱۸)

اور وہ (بھائی) اُنؑ (حضرت یوسفؑ) کی قمیص پر جھوٹ موٹ کا خون لگا کر لائے۔ لیکن انہوںؑ (حضرت یعقوب علیہ السلام) نے کہا۔ (یہ حقیقت نہیں) بلکہ تم نے اپنے نفسوں سے یہ بات بنائی ہے۔ پس اب صبر ہی بہتر ہے اور اللہ تعالیٰ ہی سے اس بات پر جو تم ظاہر کر رہے ہو، مدد کا طالب ہوں۔

marfat.com

جس طرح کہ سورۃ یوسف میں بیان ہے کہ چند سالوں بعد مصر میں قحط پڑا۔ لوگ اور حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائی بھی شاہِ مصر کے مقرر کردہ، مکین امین حفیظ خزائن (جو حضرت یوسف علیہ السلام ہی تھے، یعنی وزیر خزانہ و مال) کے پاس جاتے ہیں اور خزائن یعنی سرکاری گوداموں سے جو غلہ بھی ملا، لے آئے۔ دوسرے موقعہ پر بھائی، اپنے والد بزرگوار حضرت یعقوب علیہ السلام کی اجازت سے حضرت یوسف علیہ السلام کے حقیقی بھائی (جنہیں حضرت بنیامین کہتے ہیں) کو بھی ساتھ لے گئے تاکہ غلہ زیادہ مل سکے۔ مگر حضرت بنیامین وہیں رکھ لیے گئے۔ کیونکہ اُن کے حصہ کے غلہ سے سرکاری پیالہ (ٹوپا) برآمد ہو گیا تھا اور اس طرح اُن پر وقتی طور پر یہ الزام لگ گیا تھا۔ (اللہ تعالیٰ کے کرم سے یہ ساری تدبیر ایسے ہوئی کہ دونوں حقیقی بھائی حضرت یوسف علیہ السلام اور بنیامین باہم اچھی طرح مل (سکیں) لیں)

كَذٰلِكَ كِدْنَا لِيُوْسُفَ ط (آیۃ ۷۶) یوں ہم نے (حضرت) یوسفؑ کو تدبیر بتائی۔......

بیٹوں کی، بغیر بنیامین کے، واپسی پر حضرت یعقوب علیہ السلام نے ایک بار پھر کہا کہ صبر جمیل ہی بہتر ہے۔

قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا ؕ فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ ؕ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّاْتِيَنِيْ بِهِمْ جَمِيْعًا ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ۝ (یوسف آیۃ ۸۳)

انہوں (حضرت یعقوب علیہ السلام) نے کہا (یہ حقیقت نہیں) بلکہ تم نے اپنے نفسوں سے یہ بات بنا لی ہے، پس صبر ہی بہتر ہے۔ شاید اللہ تعالیٰ اُن سب کو میرے پاس پہنچا دے اور وہ بڑا علم والا

marfat.com

اور حکمت والا ہے ۔

ہر چند حضرت یعقوبؑ علیہ السّلام جانتے تھے ۔ وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰہِ اور مجھے اللہ تعالےٰ کی طرف سے علم ہے ، اور یہ کہ بات بھائیوں کی بنائی ہوئی ہے ۔ لیکن بھائیوں کا یہ کہہ دینا کہ آپؑ کے بیٹے نے چوری کی۔ (... اِنَّ اَبْنَكَ سَرَقَ ج ... آیۃ ۸۱) اس کا حضرت یعقوبؑ علیہ السّلام کو بہت رنج ہوا ۔ اور حضرت یُوسفؑ علیہ السّلام کی یاد پھر تازہ ہوگئی ۔ اور اُن کی زبان پر " ہائے اے افسوس یُوسفؑ " کے الفاظ آ گئے اور آنکھیں بھر آئیں ۔

وَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَقَالَ يٰاَسَفٰى عَلٰى يُوْسُفَ وَابْيَضَّتْ عَيْنٰهُ مِنَ الْحُزْنِ فَهُوَ كَظِيْمٌ ۝

آنکھیں بے نُور
(یُوسف آیۃ ۸۴)

اُنہوں نے اُنؑ سے (بیٹوں سے) رُخ موڑا اور کہا ۔ ہائے اے افسوسِ یُوسفؑ اور اُن کی آنکھیں حُزن سے سفید ہوگئیں (یعنی بے رونق و بے نُور ہوگئیں) پس اِسی طرح وہ اپنے آپ کو گھلائے جاتے تھے ۔

حضرت یعقوبؑ علیہ السّلام کے بیٹوں نے بھی اُن کی یہ حالت دیکھی اور خیال کیا کہ کہیں فکر و ذکر (حضرت) یُوسفؑ (علیہ السّلام) میں وہ اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈال لیں ۔ ۔ ۔ ۔ مگر حضرت یعقوبؑ علیہ السّلام نے وضاحت فرمائی ، اور کہا :

قَالَ اِنَّمَآ اَشْكُوْا بَثِّيْ وَحُزْنِيْٓ اِلَى اللّٰهِ وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝

انہوں نے کہا کہ بیشک اشک بار ہونا اور میرا غم و حُزن اللہ تعالےٰ کے لئے ہے اور مجھے اللہ تعالےٰ کی

marfat.com

(یوسف آیت ۸۶) طرف سے (وہ) علم ہے (جو) تم علم نہیں رکھتے۔

بھائی ایک بار پھر عزیز مصر (حضرت یوسف علیہ السّلام) کے پاس غلّہ لینے گئے اور عرض کی کہ ہمارے گھریلو حالات خراب ہیں۔ ہمیں غلّہ عنایت فرمائیں۔ جب حضرت یوسف علیہ السّلام نے اُن سے کہا۔ کیا تمہیں علم ہے کہ تم نے (حضرت) یوسف (علیہ السّلام) اور اس کے بھائی کے ساتھ کیا برتاؤ کیا۔ تو بھائی سمجھ گئے کہ یہ عزیز مصر تو واقعی (حضرت) یوسف (علیہ السّلام) ہیں۔ تو انہوں نے پوچھا کہ آپ واقعی (حضرت) یوسف (علیہ السّلام) ہیں.... تو انہوں نے اثبات میں کہا ہاں، میں (حضرت) یوسف (علیہ السّلام) ہوں اور یہ میرا بھائی (بنیامین) ہے اور اللہ تعالیٰ کا ہم پر احسان ہے کہ ہم سلامت ہیں اور عزت سے ہیں۔

قَالُوْٓا ءَاِنَّكَ لَاَنْتَ يُوْسُفُ ؕ قَالَ اَنَا يُوْسُفُ وَهٰذَآ اَخِيْ ؗ قَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا ؕ.....

(آیت: ۹۰)

حضرت یوسف علیہ السّلام نے بھائیوں کی خطاؤں کو معاف کر دیا۔ اور بھائیوں نے تمام باتیں خصوصاً اپنے والد ماجد حضرت یعقوب علیہ السّلام کی۔ اس عرصہ کے دوران اشکباری اور غم وحُزن، اور اُن کی آنکھوں کا سفید بے نور ہو جانا، یعنی اُن کا نابینا ہو جانے کے واقعات بھی بتا دیئے۔ تو حضرت یوسف علیہ السّلام نے اپنی قمیض بھائیوں کو دی اور کہا کہ واپسی پر یہ قمیض والد ماجد کے چہرے پر ڈال دینا اور وہ بینا ہو جائیں گے۔ اور پھر سب گھر والوں کو میرے پاس لے آنا۔

اِذْهَبُوْا بِقَمِيْصِيْ هٰذَا فَاَلْقُوْهُ عَلٰى وَجْهِ اَبِيْ يَاْتِ بَصِيْرًا ۚ

یہ میری قمیض لے جاؤ اور اس کو میرے باپ کے چہرے پر ڈال دینا۔

marfat.com

وَاْتُوْنِیْ بِاَھْلِکُمْ اَجْمَعِیْنَ ۝ (آیۃ ۹۳)

تو وہ بصارت والے (یعنی بینا) ہو جائیں گے۔ اور اپنے سب گھر والوں کو میرے پاس لے آؤ۔

اور

جب بھائیوں کا قافلہ ساز و سامان کے ساتھ (جس میں حضرت یوسفؑ علیہ السلام کی استعمال شدہ قمیض بھی تھی) ملک مصر سے اُن کے اپنے ملک شام کے لئے روانہ ہُوا۔ تو وہاں ملک شام میں حضرت یعقوبؑ علیہ السلام نے کہنا شروع کر دیا۔ اگرچہ میں بُوڑھا ہو گیا ہوں مگر مجھے (حضرت) یُوسفؑ (علیہ السلام) کی خُوشبو آ رہی ہے۔ مگر لوگوں نے کہا کہ اللہ کی قسم تم ع تو اپنے اسی پُرانے خیال میں پڑے ہوئے ہو۔ (یعنی حضرت) یُوسفؑ (علیہ السلام) کو یاد کئے جا رہے ہو۔ جبکہ انہیں کئی سال پہلے بھیڑیا کھا گیا تھا، وغیرہ وغیرہ۔

وَلَمَّا فَصَلَتِ الْعِیْرُ قَالَ اَبُوْھُمْ اِنِّیْ لَاَجِدُ رِیْحَ یُوْسُفَ لَوْلَآ اَنْ تُفَنِّدُوْنِ ۝

اور جب قافلہ روانہ ہُوا تو اُن کے باپ نے کہا اگر تم یہ نہ سمجھو کہ (بوڑھا) بہک گیا ہے تو مجھے یُوسف ع کی بُو آ رہی ہے ۝۔

ریح یوسف (علیہ السلام)

قَالُوْا تَاللّٰہِ اِنَّکَ لَفِیْ ضَلٰلِکَ الْقَدِیْمِ ۝ (یُوسف آیات ۹۴-۹۵)

لوگ بولے! اللہ تعالےٰ کی قسم تم تو اپنے اُسی پُرانے خیال (وہم) میں پڑے ہوئے ہو۔

پھر حضرت یعقوبؑ علیہ السلام کے بیٹے غلّہ اور حضرت یُوسفؑ علیہ السلام کی قمیض لے کر ملک شام اپنی جگہ پر واپس پُہنچ گئے۔ اور خُوشخبری لانے والے

marfat.com

(البشیر) اور خوش خبری دینے والے ایک بیٹے نے وہ قمیض اپنے والد ماجدؑ کے چہرے پر ڈالی اور حضرت یعقوبؑ علیہ السلام کی بصارت واپس آگئی، وہ بینا ہو گئے۔ اور اُن کی آنکھوں کو نور مل گیا۔

فَلَمَّآ اَنْ جَآءَ الْبَشِيْرُ اَلْقٰهُ عَلٰى وَجْهِهٖ فَارْتَدَّ بَصِيْرًا ۚ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ ۚ اِنِّىْٓ اَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝

آنکھیں بانور

(یوسف آیت: ۹۶)

پھر جب خوش خبری دینے والا آن پہنچا اور اس نے وہ (قمیص) اُنؑ کے چہرے پر ڈال دی، تو اُن کی بصارت واپس آ گئی۔ فرمایا۔ میں نے تم سے نہ کہا تھا کہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے وہ علم جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے ہو۔

اِن آیات شریف سے دو تین باتیں ثابت ہو گئیں۔ اور اللہ تعالےٰ کے فضل وکرم سے خوب وضاحتیں مل گئیں کہ:

رُسل اور انبیاء کرام (علیہم الصلوٰۃ والسلام) کے سونگھنے وغیرہ کی قوّت وصلاحیّت بہت اعلیٰ ارفع، خصوصی وامتیازی ہوتی ہیں۔ وہ سینکڑوں کوس دُور سے بھی بُو وغیرہ کو سونگھ سکتے ہیں۔ اور علم رکھتے ہیں کہ یہ کیسی بُو ہے، کس چیز سے آ رہی ہے۔ اور اِس کی اصل کیا ہے، وغیرہ وغیرہ۔

کوئی چیز بھی اُنؑ کے اجسام مُبارک سے مَس کر جائے تو وہ بھی خوشبو وشفاء وغیرہ کی قوّت وصلاحیّت آجاتی ہے۔

ان کا علم بھی بہت ارفع، اعلیٰ، خصوصی وامتیازی ہوتا ہے۔ یہ سب کچھ منجانب اللہ تعالےٰ ہے اور اُس کی عطائیں ہیں....

marfat.com

(۱) حضرت یعقوبؑ علیہ السّلام اپنے بیٹے حضرت یُوسفؑ علیہ السّلام کی بچپن کی خواب سُن کر ہی جان جاتے ہیں کہ میرا یہ بیٹا انشاء اللہ تعالےٰ نبی (علیہ السّلام) ہوگا۔ (آیات ۴-۵)

(۲) ایک طرف اُن کے بیٹے کہہ رہے ہیں کہ (حضرت) یُوسفؑ کو بھیڑیا کھا گیا ہے۔ مگر دُوسری جانب اللہ تعالےٰ کے نبی حضرت یعقوبؑ علیہ السّلام اُن کی بات کو تسلیم نہیں کرتے۔ کیونکہ اُنؑ کو حضرت یُوسفؑ علیہ السّلام کی خُوشبُو آ رہی ہوتی ہے اور اُن کو علم ہوتا ہے کہ وہؑ زندہ ہیں۔ جبھی تو وہؑ اپنے بیٹوں سے بالآخر کہتے ہیں کہ:۔

" يٰبَنِيَّ اذْهَبُوْا فَتَحَسَّسُوْا مِنْ يُّوْسُفَ وَاَخِيْهِ وَلَا تَايْئَسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ ط ... آیۃ ۸۷"

اے بیٹو! جاؤ۔ البتّہ (حضرت) یوسفؑ اور اس کے بھائی کو تلاش کرو۔ اور اللہ تعالےٰ کے کرم سے مایُوس مت ہونا۔

نتائج صریح: رُسل و انبیاء کرام علیہم الصّلوٰۃ والسّلام کی سُونگھنے، دیکھنے، سُننے، چلنے پھرنے اور گفتگو ... کی قوّتیں وصلاحیتیں اور علُوم وحکمتیں ... بہت اعلیٰ، ارفع، خصُوصی وامتیازی ہوتی ہیں۔

کوئی اُمّتی یا غیر اُمّتی اُن کی وسعتوں کا اندازہ اور احاطہ نہیں کر سکتا۔

اللہ تعالےٰ نے حضرت یُوسفؑ علیہ السّلام کو عطائے نبوّت کی مزید تفصیل سُورۃ الانعام کی آیات ۸۲ تا ۹۰ میں بیان فرمائی ہے۔

marfat.com

وَ وَهَبْنَا لَهٗۤ اِسْحٰقَ وَ یَعْقُوْبَ ؕ كُلًّا هَدَیْنَا ۚ وَ نُوْحًا هَدَیْنَا مِنْ قَبْلُ وَ مِنْ ذُرِّیَّتِهٖ دَاوٗدَ وَ سُلَیْمٰنَ وَ اَیُّوْبَ وَ یُوْسُفَ وَ مُوْسٰى وَ هٰرُوْنَ ؕ وَ كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ ۙ

اور ہم نے اُن ؑ (حضرت ابراہیم ؑ) کو اسحاق ؑ (سا بیٹا) اور یعقوب ؑ (سا پوتا) دیئے ۔ سب کو ہم نے ہدایت سے نوازا ۔ اور اُن سے قبل نوح ؑ کو ہم نے ہدایت دی ۔ اور ہم نے اُن ؑ (حضرت ابراہیم ؑ) کی اولاد میں داؤد ؑ کو اور سلیمان ؑ کو اور ایوب ؑ کو اور یوسف ؑ کو اور موسیٰ ؑ کو اور ہارون ؑ کو بھی ۔ اور اسی طرح ہم احسان (نیک کام) کرنیوالوں کو بدلہ دیا کرتے ہیں ۔

الانعام : آیۃ ۸۴)

آیات ۸۵ تا ۸۹ میں (حضرت زکریا ؑ، یحییٰ ؑ، عیسیٰ ؑ، الیاس ؑ، اسماعیل ؑ، یسع ؑ، یونس ؑ، لوط ؑ، اور ان کے باپ دادا، اولاد اور بھائیوں میں سے بعضوں کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت اور سیدھی راہ، عطا فرمائی ۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں جسے چاہتا ہے، ہدایت عطا فرماتا ہے ۔

اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحُكْمَ وَ النُّبُوَّةَ ۚ ...

یہ وہ ؑ لوگ (اُولوالعزم پیغمبر ؑ) جن ؑ کو ہم نے کتاب اور حکم (حکومت، شریعت) اور نبوّت دی ۔ ۔ ۔ ۔

(الانعام آیۃ ۸۹)

marfat.com

(ب) حضرت یُوسفؑ علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

حضرت یُوسف علیہ السّلام اللہ تعالیٰ کے ایک برگزیدہ نبی علیہ السّلام ہیں اور حضرت یعقوبؑ علیہ السّلام کے ایک فرزند ارجمند ہیں۔ جیساکہ پہلے بابؑ حضرت یعقوبؑ علیہ السّلام میں بیان کیا جا چکا ہے کہ حضرت یُوسفؑ علیہ السّلام کی نبوّت کی وضاحت، سُورہ یُوسفؑ کی آیات ۵ سے ۶ میں ملتی ہے اور خصُوصی طور پر سورۃ انعام کی آیات ۸۲ تا ۹۰ میں تفصیل ہے۔

وَكَذٰلِكَ يَجْتَبِيْكَ رَبُّكَ وَ يُعَلِّمُكَ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ وَ يُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَ عَلٰٓى اٰلِ يَعْقُوْبَ كَمَآ اَتَمَّهَا عَلٰٓى اَبَوَيْكَ مِنْ قَبْلُ اِبْرٰهِيْمَ وَ اِسْحٰقَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ○

اور اسی طرح آپ کا (حضرت یُوسفؑ کا) رب آپؑ کو چُن لے گا، خوابوں کی تعبیر سکھائے گا اور تم پر اور آل یعقوبؑ پر اپنا انعام ایسے ہی پورا فرمائے گا جس طرح تمؑ سے قبل اپنا انعام تمہارے باپ دادا (یعنی (پڑدادا، دادا) ابراہیمؑ اور اسحاقؑ پر پُورا کیا، بیشک تمہارا رب بڑا علم والا، بڑا حکمت والا ہے۔

نتیجہ صریح: اس آیت شریف میں حضرت یُوسفؑ علیہ السّلام کو نبوّت عطا ہونے کی بشارت ہے۔

۱۔ حضرت یُوسفؑ علیہ السّلام کی خوابؑ کہ گیارہ ستارے، سُورج اور چاند اُن کو سجدہ کر رہے ہیں" کے بعد بھائی اُن کو دھوکہ وفریب

marfat.com

سے کھیل کود کے بہانے جنگل لے جاتے ہیں اور گھر سے دور تاریک کنویں میں پھینک آتے ہیں اور واپسی پر اپنے والد ماجد یعقوبؑ کو جھوٹ کہتے ہیں کہ حضرت یوسف (علیہ السلام) کو بھیڑیا کھا گیا ہے۔ اور جھوٹ موٹ کی خون آلود قمیص اپنے والد محترم کی خدمت میں صفائی کے لیے پیش کرتے ہیں۔ (یہ واقعہ قدرے زیادہ تفصیل کے ساتھ پہلے بیان ہو چکا ہے)

۲۔ حضرت یوسف علیہ السلام کو ایک قافلے والوں نے کنوئیں سے نکالا۔ وہ بہت خوش ہوئے کہ انہیں ایک خوبرو لڑکا مل گیا ہے۔ انہوں نے اُسے اپنی خوش بختی سمجھا اور اُن کو اپنے ساتھ لے لیا۔

(... قَالَ يٰبُشْرٰى هٰذَا غُلٰمٌ ؕ آیۃ ۱۹)

۳۔ بالآخر حضرت یوسف علیہ السلام بیچ دیئے گئے اور وہ عزیز مصر کے ہاں پہنچ گئے۔ عزیز مصر ایک مال دار آدمی تھا۔ اور ایک اچھا حکومتی عہدے دار تھا۔ ان کے لئے یہ نفع بخش سودا تھا۔ اور اُن کا یہ خیال بھی تھا کہ وہ حضرت یوسف علیہ السلام کو اپنا بیٹا بنا لیں گے۔ یہ سب تدابیر اللہ تعالےٰ نے کیں تاکہ حضرت یوسف علیہ السلام زمین مصر میں اچھی طرح سے متمکن ہو جائیں۔ اور وہاں پر ہی قیام پذیر ہوں۔ اللہ تعالےٰ نے انہیں معاملات و واقعات اور دیگر باتوں سے صحیح نتائج اخذ کرنے کا علم سکھایا۔ اور اللہ اپنے امر پر غالب ہے لیکن اکثر لوگوں کو اس کا علم نہیں۔

(ماخوذ از آیت : ۲۱)

وَقَالَ الَّذِى اشْتَرٰىهُ مِنْ مِّصْرَ لِامْرَاَتِهٖۤ اَكْرِمِىْ مَثْوٰىهُ عَسٰۤى اَنْ يَّنْفَعَنَاۤ اَوْ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا ؕ وَكَذٰلِكَ

marfat.com

مَكَّنَّا لِيُوْسُفَ فِی الْاَرْضِ وَلِنُعَلِّمَهٗ مِنْ تَاْوِیْلِ الْاَحَادِیْثِ ؕ وَاللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰۤی اَمْرِهٖ وَلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ۝ (آیت ۲۱)

۳. اللہ تعالےٰ نے حضرت یوسف علیہ السّلام کے جسم مبارک کی تاریک و پُرخطر کنوئیں میں حفاظت فرمائی۔ اور اللہ تعالیٰ نے اُن ؑ کو اُن کے بھائیوں کی چال وغیرہ کے متعلّق پہلے ہی بتا دیا تھا کہ (وہ مکر و فریب کریں گے)

(وَاَوْحَیْنَاۤ اِلَیْهِ لَتُنَبِّئَنَّهُمْ بِاَمْرِهِمْ ... آیۃ ۱۵)

۴. اَب جوانی کا وقت آ گیا اور اللہ تعالےٰ نے اُن ؑ کو حکومت و علم (اور نبوّت) سے نوازا۔

وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗۤ اٰتَیْنٰهُ حُکْمًا وَّعِلْمًا۔

(یوسف آیۃ ۲۲ - اور الانعام آیات ۸۵ تا ۹۰)

۵. اللہ تعالےٰ نے اُن ؑ کو مزید حفظ و امان عطا فرمائی۔ اور اُن کے جسم کو ہر گناہ سے محفوظ رکھا۔ یہ شیطان رجیم کا اُن ؑ پر بہت بڑا حملہ تھا مگر اللہ تعالےٰ نے اپنے رحم و کرم سے اُن ؑ کو اس شر سے بچالیا۔

وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ ۚ وَهَمَّ بِهَا لَوْلَاۤ اَنْ رَّاٰ بُرْهَانَ رَبِّهٖ ؕ کَذٰلِکَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوْٓءَ وَالْفَحْشَآءَ ؕ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِیْنَ ۝

اور وہ عورت (عزیز مصر کی بیوی) اُن ؑ کی طرف ہمّت کر لیتی۔ اور وہ ؑ اس عورت کی طرف ہمّت کر لیتے مگر انہوں ؑ نے اپنے رَب کا بُرہان نہ دیکھ لیا ہوتا (یعنی اپنے رَب کی دلیل کو) اس طرح ہم نے اُن ؑ سے بُرائی اور بے حیائی

marfat.com

کو دُور رکھا۔ بیشک وہ ہمارے مخلص
(آیۃ: ۲۴) بندوں میں سے تھے۔

آیت ۲۹ میں عزیزِ مصر کی طرف سے اُن کی برّیت ہے اور اُس عورت کی قصور واری اور خطا کاری ہے۔

یُوسُفُ اَعۡرِضۡ عَنۡ هٰذَا ٜ وَاسۡتَغۡفِرِیۡ لِذَنۡۢبِكِ ۚۖ اِنَّكِ كُنۡتِ مِنَ الۡخٰطِـئِيۡنَ ۝

اور آیۃ ۳۴ میں اللہ تعالےٰ کی طرف سے اُن کی پاکبازی، اللہ تعالیٰ نے اُن سے عورتوں کا مکروفریب دُور فرمادیا۔ (آیۃ ۳۳ میں درحقیقت حضرت یوسف علیہ السّلام نے اللہ تعالےٰ سے دُعا مانگی تھی کہ اللہ تعالےٰ اُن کو عورتوں کے مکروفریب اور جال سے دُور رکھے اور اُن کے پاس رہنے سے تو میرے لئے قید خانہ بہتر ہے۔ اللہ تعالےٰ نے اُن کی دُعا قبول فرمائی۔ اور بالآخر وہ قید خانہ میں بھیج دیئے گئے)

"فَاسۡتَجَابَ لَهٗ رَبُّهٗ فَصَرَفَ عَنۡهُ كَيۡدَهُنَّ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ ۝۳۴" (یہ واقعہ سورۃ یُوسف کی آیات ۲۲ سے ۳۵ تک بہت تفصیل کیساتھ بیان ہے) یہ عیاں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت یوسف علیہ السّلام کے جسمِ مبارک کو اَلسُّوۡٓءَ وَالۡفَحۡشَآءَ اور كَيۡدَهُنَّ یعنی گندگی و گناہگاری اور اُن عورتوں کے مکروفریب سے دُور رکھا۔

نتیجہ صریح: انبیاء کرام علیہم الصّلوٰۃ والسّلام کے اجسامِ مبارک، اللہ تعالےٰ کی جانب سے ہر گندگی و گناہگاری سے پاک وصاف ہوتے اور رہتے ہیں۔

۷۔ حضرت یُوسف علیہ السّلام کو علومِ الٰہیہ کی تعلیم اور روزمرّہ کے

marfat.com

معاملات و واقعات اور خوابوں کی تعبیر اور دیگر امور و باتوں سے صحیح نتائج اخذ کرنے کا علم عطا ہو چکا تھا۔

... وَلِنُعَلِّمَهٗ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ ؕ ... آیۃ ۲۱

آپ قید خانے میں لوگوں کو تبلیغ بھی فرماتے تھے۔ اور اچھی باتیں و خوابوں کی تعبیر وغیرہ بھی ان کی اصلاح کے لئے بتلاتے تھے ... ایک موقع پر ان دو قیدیوں نے، جو آپ کے ساتھ قید خانہ میں داخل ہوئے تھے، اپنی اپنی خوابیں حضرت یوسف علیہ السلام کو سنائیں۔ اور ان سے خوابوں کی تعبیر کے متعلق پوچھا۔

قید خانہ / قصۂ سجن

وَدَخَلَ مَعَهُ السِّجْنَ فَتَيٰنِ ؕ قَالَ اَحَدُهُمَآ اِنِّيْٓ اَرٰىنِيْٓ اَعْصِرُ خَمْرًا ۚ وَقَالَ الْاٰخَرُ اِنِّيْٓ اَرٰىنِيْٓ اَحْمِلُ فَوْقَ رَاْسِيْ خُبْزًا تَاْكُلُ الطَّيْرُ مِنْهُ ؕ نَبِّئْنَا بِتَاْوِيْلِهٖ ۚ اِنَّا نَرٰىكَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ○

(آیۃ ۳۶)

اور ان (حضرت یوسف علیہ السلام) کے ساتھ دو اور جوان بھی قید خانے میں داخل ہوئے۔ اُن میں ایک نے کہا۔ میں نے (خواب) دیکھا کہ (پھل یا انگور سے) میں شراب نچوڑ رہا ہوں۔ دوسرے نے کہا کہ میں نے (خواب) میں دیکھا کہ میں اپنے سر پر روٹیاں اُٹھائے ہوئے ہوں اور اس میں سے پرندے (نوچ نوچ) کر کھا رہے ہیں۔ آپ ہمیں تعبیر بتائیں کہ ہم آپ کو احسان کرنیوالوں میں سے پاتے ہیں۔

۸۔ حضرت یوسف (علیہ السلام) نے اپنا تبلیغ کا سلسلہ جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ تو ایک ہی ہے اور مختلف معبود بنانے

marfat.com

اور اس کے ساتھ کسی کو شریک کرنے میں خیر نہیں ہے اور میں تو ملت (حضرت) ابراہیمؑ (حضرت) اسحاقؑ اور (حضرت) یعقوب (علیہم السلام) کا اتباع کرنیوالا ہوں ... (یہ آیات ۳۷ سے ۴۰ میں بیان ہے) پھر اُن کو اُن کے خوابوں کی تعبیریں بتائیں کہ

زبان نبوت (ا) ایک دوبارہ اپنی اُسی ملازمت میں بحال ہوکر) اپنے آقا و مالک کو شراب پلائے گا۔

(ب) دوسرے کو (الزام ثابت ہونے پر) صلیب دے دیا جائے گا۔ اور پرندے اس کے سر سے (نوچ نوچ) کھائیں گے۔

(ج) اس امر (بات و تعبیر) میں قضا (مقدر، لازم) ہو چکی جو تم دونوں سے دریافت کی (جن خوابوں کی تم لوگوں نے تعبیر پوچھی)

يٰصَاحِبَيِ السِّجْنِ	اے میرے قیدخانے کے صاحبو!
(ا) اَمَّآ اَحَدُكُمَا فَيَسْقِيْ رَبَّهٗ خَمْرًا ۚ	(رفیقو!) تم دونوں میں سے ایک اپنے آقا (مالک) کو شراب پلائے گا
(ب) وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَيُصْلَبُ فَتَاْكُلُ الطَّيْرُ مِنْ رَّاْسِهٖ ؕ	اور دوسرے کو سولی پر چڑھا دیا جائیگا پھر پرندے اُس کے سر سے (نوچ نوچ) کھائیں گے۔
(ج) قُضِيَ الْاَمْرُ الَّذِيْ فِيْهِ تَسْتَفْتِيٰنِ ؕ	یہ امر یُوں ہی قضا ہو چکا جس میں تم دونوں دریافت کرتے تھے۔ (یہ بات و تعبیر مقدور ہو چکیں۔
(آیۃ ۴۱)	

اس آیت شریف سے صاف واضح ہے کہ حضرت یوسف (علیہ السلام) کی زبان مبارک سے جو خوابوں کی تعبیریں بتائی گئی ہیں اُنہی پر ہی

marfat.com

قضا لازم ہوئی ۔ یعنی وہی اُن کے لئے مقدور ہوئیں ۔ بالآخر آقا و مالک سے یہی فیصلے اُن کے مقدر سے ہوئے ۔ تفسیر میں یہی آیا ہے کہ ایک اپنی ملازمت پر بحال ہو گیا اور اپنے آقا و مالک کو شراب پلانے لگ گیا اور دوسرے کو آقا کو زہر دینے کا الزام ثابت ہونے پر پھانسی ہو گئی ۔

نتیجہ صریح : انبیاء کرام (علیہم السّلام) سے جو اَمرْ ہوتا ہے وہ اٹل ہو جاتا ہے اور جو فعل و کلام اُن کے اعضائے جسم، زبان مُبارک سے ظہور میں آتے ہیں وہ بھی قضاء اور مقدور ہو جاتے ہیں ۔

اسی طرح ایک اور واقعہ حضرت موسیٰ علیہ السّلام کا گھونسہ ایک فرعونی قبطی کو لگنے سے رونما ہوا اور اس فرعونی کی قضا واقع ہو گئی اور وہ دنیا جہاں سے چل بسا ۔

... فَوَكَزَهٗ مُوْسٰى فَقَضٰى عَلَيْهِ ۔ (القصص آیۃ ۱۵)

دسیّدالمرسلین، خاتم النبیین ورحمۃ للعالمین (علیہ الصّلوٰۃ والسّلام) کی زبان مُبارک سے جو بھی بات چیت وگفتگو اور احکامات وارشادات نکلے ہیں وہ وحیِ پاک ہیں :-

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۝

اور وہ (یعنی نبی کریم علیہ الصّلوٰۃ والسّلام) اپنی خواہش سے بات ہی نہیں کرتے ۔ وہ تو وہی فرماتے ہیں جو اللہ تعالےٰ کی طرف سے) اُن پر وحی ہوتی ہے ۔

سُورۃ النّجم آیات ۳، ۴)

وہ زبان جس کو کُن کی کنجی کہیں اُس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام

marfat.com

۹۔ اس کے بعد بادشاہ کو خواب آیا کہ سات موٹی گائیں کو سات دُبلی گائیں کھا رہی ہیں۔ اور سات بالیاں سبز ہیں اور دوسری (سات) خشک ہیں۔ (یہ واقعہ آیات شریف ۴۳ سے ۴۹ میں تفصیل سے بیان ہُوا ہے۔)

بادشاہ نے اُمرآ، سرداروں و کاہنوں سے اس کی تعبیر پوچھی، مگر کوئی نہ بتا سکا۔ بالآخر، حضرت یوسف علیہ السّلام کے ایک ساتھی جو قیدخانے میں اُن کے ساتھ تھے۔ اُس نے آپؑ سے خواب کی تعبیر پُوچھ کر بادشاہ وغیرہ کو بتائی۔

يُوسُفُ أَيُّهَا الصِّدِّيقُ أَفْتِنَا فِي سَبْعِ بَقَرَاتٍ سِمَانٍ يَأْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَسَبْعِ سُنْبُلَاتٍ خُضْرٍ وَأُخَرَ يَابِسَاتٍ لَعَلِّي أَرْجِعُ إِلَى النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَعْلَمُونَ ۝

اے یوسفؑ، اے صدّیق! ہم کو اس خواب کی تعبیر بتائیں کہ سات موٹی گائیوں کو سات دُبلی کھا رہی ہیں۔ اور سات سبز بالیاں ہیں۔ اور دوسری (سات) خشک (بالیاں) ہیں۔ تاکہ میں (یہ تعبیر لے کر) لوگوں کے پاس جاؤں تاکہ وہ سمجھ جائیں۔ (یعنی صیحح بات و تعبیر بھی، اور آپؑ کی قدر و منزلت بھی)

قحط

آیۃ: ۴۶

حضرت یوسف علیہ السّلام نے اس شخص کو خواب کی تعبیر بھی بتا دی اور حالات سے نمٹنے و معاملات کو سُلجھانے کے لئے طریق کار بھی۔۔۔۔ یہ سب کچھ آیات شریف ۴۷ سے ۴۹ تک درج ہے۔

marfat.com

قَالَ تَزْرَعُوْنَ سَبْعَ سِنِيْنَ دَاَبًا ۚ فَمَا حَصَدْتُّمْ فَذَرُوْهُ فِىْ سُنْۢبُلِهٖٓ اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّا تَاْكُلُوْنَ ۝

(آیۃ : ۴۷)

انہوں نے کہا تم لوگ سات سال متواتر کھیتی باڑی کرتے رہو، پھر جب فصل کاٹو تو بجز تھوڑی مقدار کے کہ جو کھانے کے لئے ہے باقی انہیں بالیوں میں چھوڑ دینا ہے۔ پھر اُس کے بعد

ثُمَّ يَاْتِىْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ سَبْعٌ شِدَادٌ يَّاْكُلْنَ مَا قَدَّمْتُمْ لَهُنَّ اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّا تُحْصِنُوْنَ ۝

(آیۃ ۴۸)

سات سال سختی (خشک سالی) کے ہوں گے کہ اُس (ذخیرہ شدہ غلّے) کو کھا جائیں گے جو تم نے ان (سالوں) کیلئے جمع کر رکھا ہوگا۔ سوائے اُس کے جو تم (بیج کے واسطے) روک رکھو گے۔

ثُمَّ يَاْتِىْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ عَامٌ فِيْهِ يُغَاثُ النَّاسُ وَفِيْهِ يَعْصِرُوْنَ ۝

(آیۃ ۴۹)

پھر اس کے بعد ایک سال ایسا آئے گا کہ لوگوں کے لئے خوب بارش ہوگی۔ اور (اس درجہ پھل وغیرہ ہونگے کہ لوگ) اس میں خوب رس نچوڑیں گے۔

یہ تھا نبوّت کا معجزہ اور تعبیر و تدبیر جو حضرت یُوسف علیہ السّلام نے اہل مُلک کو بتائیں۔ ویسا ہی ہُوا جیسا کہ اللہ تعالےٰ کے نبی پاک علیہ السّلام کی زبان مُبارک سے الفاظ نکلے۔ یہاں تک کہ قحط سالی کے دوران اور لوگوں کی طرح اُن کے بھائیوں نے بھی اُن سے غلّہ لیا۔ لوگ اور اہل خانہ بھی مستفید ہوئے۔ اور قحط و فاقہ کشی سے بچ گئے۔

۱۰۔ باب حضرت یعقوب (علیہ السّلام) بیں حضرت یوسف (علیہ السّلام) کی قمیض کی بابت پہلے ہی بیان ہو چکا ہے کہ جب حضرت یوسف علیہ السّلام

marfat.com

کے بھائی نے وہ قمیض اپنے والد ماجد حضرت یعقوب علیہ السلام کے چہرے پر ڈال دی تو اُن نابینا آنکھوں میں پھر نُور آگیا۔ اور وہ دوبارہ بینا ہو گئے۔ یہ تھا اُس قمیض کا کمال، جو حضرت یوسف علیہ السّلام نے پہنی تھی۔

فَلَمَّآ اَنْ جَآءَ الْبَشِيْرُ اَلْقٰهُ عَلٰى وَجْهِهٖ فَارْتَدَّ بَصِيْرًا ۚ...	پھر جب خوشخبری دینے والا آن پہنچا اور اس نے وہ (قمیض اُن کے (حضرت یعقوب علیہ السّلام کے) چہرے پر ڈال دی تو اُن کی بینائی واپس آگئی۔
آیۃ ۹۶	

(ا) یہ اعجاز و فیضانِ نبوّت تھا کہ جو قمیض اللہ تعالیٰ کے ایک نبی پاک علیہ الصّلوٰۃ وَالسّلام نے پہنی ہوئی تھی۔ اور اُن کے جسم مُبارک سے مَس شدہ تھی۔ اُس نے اُن کے والد ماجد کی نابینا آنکھوں کو لگتے ہی بینا کر دیا۔ حضرت یعقوب عَلیہ السّلام کو نورِ بصارت واپس مِل گیا۔

اور

(ii) اعجاز و کمالِ نبوّت یہ بھی تھا کہ جب حضرت یوسف علیہ السّلام کے بھائی اُن کی قمیض کو لے کر مصر سے چل پڑے تو ابھی قمیص سینکڑوں کوس دُور تھی کہ حضرت یعقوب علیہ السّلام کے ناک مُبارک نے (اپنے شہر میں ہی) خوشبو کو سُونگھ لیا اور وہیں بتا دیا کہ مجھے البتہ یقیناً (حضرت) یوسف (علیہ السّلام) کی خوشبو آ رہی ہے۔

اِنِّىْ لَاَجِدُ رِيْحَ يُوْسُفَ۔ آیۃ: ۹۴

marfat.com

انبیاء کرام (علیہم الصلوٰۃ والسلام) کا فہم و ادراک، علم و حکمت، تعبیر و تدبیر، عادات و خصائل، اخلاق و اعمال، حرکات و سکنات، بات چیت و گفتگو اور اعضائے جسم .... سب انفرادی، امتیازی اور خصوصی ہوتے ہیں۔ اور کوئی اُمتی یا غیر اُمتی انہیں احاطۂ فہم و بیان میں نہیں لاسکتا۔

وَكَذٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوسُفَ فِى الْاَرْضِ ۚ

اور یہ سب کچھ ہم نے (حضرت) یوسف (علیہ السلام) کو زمین میں متمکن کرنے کے لئے کیا۔

marfat.com

باب: 6

حضرت ایوبؑ (علیہ الصلوٰۃ والسلام)

اللہ تعالیٰ نے حضرت ایوبؑ علیہ السلام کو دولتِ نبوت سے نوازا۔ وُہ بہت زیادہ جسمانی تکلیف و ایذا میں مبتلا رہے اور اس تکلیف و ایذا رسانی میں شیطان رجیم کا ہاتھ تھا۔ بالآخر اللہ تعالےٰ کے حضور ان کی زبان مبارک سے التجائیں و دعائیں نکلیں جن کی قبولیت کے بعد اُن کے جسم مبارک کو شفا و صحت یابی عطا ہوئی (قرآن شریف میں اس کا بیان سُورۃ الانبیاء اور سورۃ صٓ میں ہے)

..... وَنُوحًا هَدَيْنَا مِنْ قَبْلُ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِ دَاوُدَ وَسُلَيْمٰنَ وَأَيُّوبَ وَيُوسُفَ وَمُوسٰى وَهٰرُونَ ... (الانعام، آیت: ۸۴)

اور اس (حضرت ابراہیم علیہ السلام) سے قبل ہم نے ہدایت (حضرت) نوحؑ کو اور ان کی اولاد میں سے (حضرات) داؤدؑ اور سلیمانؑ اور ایوبؑ اور یوسفؑ اور موسیٰؑ اور ھارونؑ (کو بھی ہدایت دی تھی)

أُولٰئِكَ الَّذِينَ آتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ... (الانعام آیت ۸۹)

یہ وُہ اولوالعزم شخصیات ہیں جن کو ہم نے کتاب و حکم (حکومت و شریعت و حکمت) اور نبوت دی۔

زبان مبارکؑ اور دعائیں

وَأَيُّوبَ إِذْ نَادٰى رَبَّهُ أَنِّي مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَأَنْتَ أَرْحَمُ الرّٰحِمِينَ ۝ (الانبیاء ۸۳)

اور جب (حضرت) ایوبؑ نے اپنے رب کو ندا (دعا عرض) کی کہ مجھے تکلیف پہنچ رہی ہے۔ تُو سب سے بڑھ کر رحم کرنیوالا

marfat.com

ہے (میرے حال پر رحم فرما)

فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَكَشَفْنَا مَا بِهٖ مِنْ ضُرٍّ وَّاٰتَيْنٰهُ اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَذِكْرٰى لِلْعٰبِدِيْنَ ۝	پس ہم نے اُن کی دُعا قبول کر لی اور انہیں جو تکلیف تھی وہ دُور کر دی اور اُن کو اُن کے اہل و عیال اور ان کے ساتھ اتنا ہی اور (کنبہ) اپنی رحمت خاص سے عطا کیا تا کہ یہ عبادت گزاروں کے لئے نصیحت
(الانبیاء، آیت: ۸۴)	(یادگار رہے)

سُورۃ ص میں شیطانِ رجیم کا ذکر ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حضرت ایوب علیہ السلام کی ندا، دعا ہے کہ میرے رب میری اس تکلیف اور ایذا رسانی میں شیطان رجیم کا ہاتھ ہے اور تو مجھے اس سے شفا و نجات عطا فرما.....

وَاذْكُرْ عَبْدَنَا اَيُّوْبَ ۘ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗۤ اَنِّيْ مَسَّنِيَ الشَّيْطٰنُ بِنُصْبٍ وَّعَذَابٍ ۝	اور ہمارے بندے (حضرت) ایوبؑ (کے واقعہ) کا ذکر کیجئے جب انہوں نے اپنے رب کو ندا، (دعا عرض) کی کہ مجھ کو شیطان نے ایذاء و تکلیف پہنچائی ہے۔
(ص: آیت ۴۱)	

اللہ تعالیٰ کا حکم ہوتا ہے کہ اپنے ٹانگ و پاؤں سے زمین پر ٹھوکر ماریں وہاں سے صاف شفاف نہانے کے لئے ٹھنڈے پانی کا چشمہ پھوٹ نکلے گا اور جس کے پانی سے نہلنے اور پینے سے صحت یابی و شفاء ہو جائے گی . . .

پاؤں مبارکؑ کی ٹھوکر سے چشمہ

اُرْكُضْ بِرِجْلِكَ ۚ هٰذَا مُغْتَسَلٌ بَارِدٌ وَّشَرَابٌ ۝	(آپ) زمین پر (ٹانگ و) پاؤں سے ٹھوکر ماریں۔ یہ (دیکھیں کہ چشمہ پھوٹ نکلا)

marfat.com

ٹھنڈا پانی نہانے اور پینے کا ہے۔ (ص، آیت ۴۲)

(چشمہ زم زم بھی حضرت اسماعیلؑ (علیہ السلام جب وہ بالکل بچے تھے) کے پاؤں کی ایڑھیوں کی رگڑ سے پھوٹ نکلا تھا)

وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنَّا وَذِكْرٰى لِاُولِي الْاَلْبَابِ ۝ (ص، آیت ۴۳)

(اُن کی جملہ تکالیف دُور کر دی گئیں) اور ہم نے اُن کو اُن کا کنبہ عطا کیا اور ان کے ساتھ (گنتی میں) ان کے برابر اور بھی دیئے اپنی خاص رحمت کے سبب سے اور عقل مندوں کے واسطے یادگار رہنے کے لئے۔

اُرْكُضْ بِرِجْلِكَ

اپنے پاؤں سے زمین کو ٹھوکر لگائیں۔

marfat.com

باب : 7

حضرت یونسؑ (علیہ الصّلوٰۃ والسّلام)

اللہ تعالیٰ کے رسولوں (علیہم الصّلوٰۃ والسّلام) میں سے حضرت یونسؑ علیہ السّلام بھی ایک بہت برگزیدہ رسول تھے۔ اُنؑ کے اِرد گِرد جو کافرین و منکرین تھے، اُن پر عذابِ الٰہی کی خبر ملی تو بلا حکم کا انتظار کئے وہؑ بستی سے نکل پڑے مگر جب وہؑ بھاگ کر بھری ہوئی کشتی میں سوار ہو گئے، مگر کشتی چلتے چلتے پانی میں چکر کھانے لگی۔ کشتی میں سوار لوگوں نے کہا کہ ضرور اِس میں کوئی غلام ہے جو اپنے آقا کے حکم سے بھاگا ہے تو پھر وہاں کے رواج کے مطابق قُرعہ ڈالا گیا تو حضرت یونسؑ علیہ السّلام کے نام ہی نکلا۔ تو اُن کے متعلق ہی کہا گیا کہ وہ اپنے آقا کے حکم سے بھاگ رہے ہیں۔ بالآخر کشتی والوں نے اُنہیں اُٹھا کر دریا میں پھینک دیا۔ دریا میں ایک مچھلی آئی اور اُس نے اُنؑ کے جسم مبارک کو نگل لیا۔ حضرت یونسؑ علیہ السّلام اس واقعہ و معاملہ میں اپنے آپ پر بہت نادم تھے۔

(قرآن شریف میں اس واقعہ کا تفصیلی تذکرہ سورۃ یونس، الانبیآء اور الصّٰفّٰت میں ہے)

وَاِنَّ یُوْنُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ؕ — اور بیشک (حضرت) یونسؑ بھی ہمارے رسولوں میں سے تھے۔

اِذْ اَبَقَ اِلَی الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ۙ — جب وہؑ بھاگ کر (ایک) بھری ہوئی کشتی میں پہنچے۔

(پھر کشتی چکر کھانے لگی تو قرعہ ڈالا گیا، ہر بار قرعہ اُن کے نام ہی نکلا)

فَسَاهَمَ فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِیْنَ ۚ — پھر قرعہ ڈالا (گیا) تو آخر یہ بات نکلی (اُنؑ پر ہی الزام ٹھہرا۔ اُنؑ کا نام ہی ہر قرعہ میں نکلا)

marfat.com

(پھر کشتی والوں نے اُن ؑ کو اٹھا کر دریا میں پھینک دیا۔)

فَالْتَقَمَهُ الْحُوْتُ وَهُوَ مُلِيْمٌ ۝ پھر مچھلی نے ان کو نگل لیا اور وہ نادم تھے (اپنے آپ پر ملامت کر رہے تھے)

فَلَوْلَآ اَنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِيْنَ ۝ پس اگر وہ ؑ (ذات باری تعالیٰ) کی تسبیح کرنے والے نہ ہوتے (یعنی لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ کی تسبیح کرنے والے نہ ہوتے)

لَلَبِثَ فِيْ بَطْنِهٖٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ۝ تو وہ ؑ اُس (مچھلی) کے پیٹ میں ہی اس دن تک رہتے جس دن لوگ اٹھائے جائیں گے۔ (یعنی قیامت تک)

اللہ تعالیٰ کی تسبیح اور اپنی قصور واری کے اعتراف کے صلے میں اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے مچھلی نے پانی سے باہر آ کر اُن ؑ کے جسم مبارک کو ایک چٹیل میدان میں اپنے پیٹ سے باہر اگل دیا۔ وہ ؑ بہت بیمار و نحیف ہو چکے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے وہیں ان کے لئے رزق کا بندوبست فرما دیا اور ان کے پاس ایک درخت اُگا دیا جس سے ان کو سایہ بھی ملتا تھا اور غذا بھی۔

وَاَنْۢبَتْنَا عَلَيْهِ شَجَرَةً مِّنْ يَّقْطِيْنٍ ۝ اور ہم نے اس پر ایک سایہ دار درخت اُگا دیا۔ (جس کے پتوں نے اُن ؑ پر سایہ بھی کیا اور غذا بھی دی تاکہ ان کا جسم مبارک پھر سے صحتمند تنومند اور توانا ہو جائے)

وَاَرْسَلْنٰهُ اِلٰى مِائَةِ اَلْفٍ اَوْ يَزِيْدُوْنَ ۝ اور ہم نے ان کو ایک لاکھ یا اس سے کچھ زائد لوگوں کیطرف رسول بنا کر بھیجا تھا۔

marfat.com

فَاٰمَنُوْا فَمَتَّعْنٰهُمْ اِلٰى حِيْنٍ ۝
(الصّٰفّٰت، آیات: ۱۳۹ تا ۱۴۸)

پس (جب ان کی قوم کے لوگ عذاب کے آثار دیکھ کر) ایمان لے آئے تو (ہم نے بھی ان پر سے عذاب ٹال دیا) ہم نے ان کو (دنیا میں) ایک (مقررہ) وقت تک (زندہ رکھا اور دنیا کی چیزوں سے) فائدہ اٹھانے دیا۔

اللہ تعالیٰ کی تسبیح مبارک جو حضرت یونسؑ علیہ السلام نے کی جس سے اُنؑ کو مچھلی کے پیٹ کے اندھیروں اور ظلمت و حبس سے نجات ملی اور اُنؑ کا جسم مبارک محفوظ رہا۔ اس کا ذکر و بیان سورۃ الانبیاء میں کیا گیا ہے۔۔۔۔

وَذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادٰى فِى الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖ اِنِّىْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝

اور مچھلی والے (یعنی حضرت یونسؑ علیہ السلام کا واقعہ یاد کیجیے) جب وہ (اللہ تعالیٰ کے حکم کا انتظار کیے بغیر) ناراض ہو کر بستی سے نکل کھڑے ہوئے اور اُنہوںؑ نے یہ گمان کیا کہ ہم اُنؑ پر تنگی (ان کی گرفت) نہ کریں گے (بالآخر مچھلی کے پیٹ میں جس نے اُنؑ کو نگل لیا تھا۔ اُنؑ کو احساس ہوا کہ میں نے بستی چھوڑنے میں جلدی کی) پھر (مچھلی کے پیٹ کے اندھیروں) ظلمتوں میں اُنہوںؑ نے اللہ تعالیٰ کو ندا کی (دعا و التجا کی) کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو ہی (تمام نقائص سے) پاک ہے (اور) میں قصور وار لوگوں میں سے تھا۔

marfat.com

فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۙ وَنَجَّیْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ ؕ وَكَذٰلِكَ نُـْۨجِی الْمُؤْمِنِیْنَ (آیت: ۸۸)

پس ہم نے اُن کی دُعا (والتجا) سُن لی اور ہم نے اُن کو اس غم سے نجات دی اور ہم مُومنین کو ایسے ہی نجات دیا کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی یہ رحمت و قدرت تھی کہ حضرت یُونسؑ علیہ السلام مچھلی کے پیٹ کے اندھیروں میں یہ تسبیح پڑھتے رہے اور ان کو غم سے نجات ملی اور اُنؑ کا جسم مُبارک بھی سلامت رہا۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ۚ

احادیث شریف میں بھی اس تسبیح مبارک اور جامع دُعا، و ندا و التجا کی بہت افادیت و فضیلت بیان کی گئی ہے۔

○ حضرت سعدؓ بن ابی وقاصؓ کی حدیث شریف میں ہے کہ رسُول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: بلاشبہ اور یقیناً میں اس کلمہ کو جانتا ہوں کہ نہیں کہتا اسے ہر مصیبت زدہ مگر یہ کہ اس کلمہ کی بدولت حق تعالیٰ اس سے اسے نجات عطا فرما دیتا ہے۔ وہ کلمہ میرے بھائی حضرت یُونسؑ علیہ السلام کا ہے کہ انہوں نے تاریکیوں میں ندا کی تھی کہ

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ۝

اور

ترمذی شریف میں ہے کہ حضور کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کوئی مرد مسلمان ایسا نہیں جو اس دُعا کو کسی ضرورت میں پڑھے مگر یہ کہ حق تعالیٰ اسے ضرور مستجاب فرماتا ہے۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ۝

○ (مدارج النبوۃ)

marfat.com

حضرت مُوسیٰ ؑ (علیہ الصّلوٰۃ والسّلام)

اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں سب سے زیادہ حالات و واقعات حضرت مُوسیٰ ؑ (علیہ السّلام) کے بیان فرمائے ہیں۔ پہلے پارے میں بھی ہیں۔ تیسویں میں بھی، اور درمیان میں بہت سی سُورتوں میں ہماری ھدائیت و راہنمائی کے لئے، ان کا تفصیل سے ذکر ہے۔ حضرت مُوسیٰ (علیہ السّلام) کی پیدائش کے فوراً بعد ہی اللہ تعالیٰ نے اُن ؑ کی رسالت کی بشارت اُن ؑ کی والدہ ماجدہ کو وحی کے ذریعے دے دی تھی۔

وَاَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اُمِّ مُوْسٰٓى اَنْ اَرْضِعِيْهِ ۚ فَاِذَا خِفْتِ عَلَيْهِ فَاَلْقِيْهِ فِى الْيَمِّ وَلَا تَخَافِىْ وَلَا تَحْزَنِىْ ۚ اِنَّا رَآدُّوْهُ اِلَيْكِ وَجَاعِلُوْهُ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ٥

(سُورۃ القصص۔ آیۃ ۷)

اور ہم نے (اللہ تعالیٰ نے) مُوسیٰ ؑ کی ماں کو وحی کی (حکم بھیجا) کہ اس (بچہ) کو دُودھ پلاتی رہو۔ پھر جب تم کو اس کے متعلق کچھ خوف (اندیشہ) پیدا ہو تو اسے پانی (دریا) میں ڈال دینا اور نہ تو خوف کرنا اور نہ حُزن کرنا ہم اُس ؑ کو تمہارے پاس واپس پہنچادیں گے اور اس کو رسُولوں میں سے بنادیں گے۔

رسالت و نبوّت

وَاذْكُرْ فِى الْكِتٰبِ مُوْسٰٓى ۚ اِنَّهٗ كَانَ مُخْلَصًا وَّكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا ٥

(سُورۃ مریم، آیۃ ۵۱)

اور کتاب میں سے (حضرت) مُوسیٰ ؑ کا حال (بھی) سُنا دیجئے، بیشک وہ ؑ بہت مُخلص تھے اور رسُول النّبی تھے

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ ... (الفرقان، آیۃ ۳۵) اور بیشک ہم نے (حضرت) مُوسیٰ ؑ کو کتاب دی...

marfat.com

اِنَّآ اَنْزَلْنَا التَّوْرٰىةَ فِيْهَا هُدًى وَّنُوْرٌ ۚ (المائدہ، آیۃ : ۴۴)
بے شک ہم نے تورات نازل کی جس میں ہدایت و نور تھے . . .

قرآن شریف میں حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کے بچپن، جوانی، شادی اور بعد کے واقعات، اُن کی تبلیغ، طاغوتی قوتوں اور باطل کے خلاف حق کے لئے جد و جہد اور ٹکراؤ مثلاً خدائی کا دعوۃ کرنے والے بادشاہ فرعون اور اس کے وزیر ھامان اور اس کے جادوگروں، سامری جادوگر، بچھڑا پرستوں اور اپنی ہی قوم کے قارون و زر پرستوں وغیرہ اللہ تعالیٰ نے ہماری سب کی ہدایت کے لئے کھول کھول کر بیان فرمائے ہیں۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام جب جوانی کو پہنچے تو اللہ نے اُنہیں حکم و علم عطا فرمایا (وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَاسْتَوٰٓى اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا ؕ سورۃ القصص آیۃ ۱۴) اللہ تعالیٰ نے جو کچھ بھی اُن کو دیا یہ ان کے اعلان نبوت و رسالت کے پہلے کے تقاضے تھے تاکہ اُن کا شمار از خود، اخلاقی، حکمی، علمی و عملی اقدار، اعتبار اور ہر زاویہ و سمت سے نہ صرف اپنی قوم بلکہ گرد و نواح سب میں مرد اولین ہوں . . .

جوانی کے عالم میں ہی اور اعلان رسالت و نبوت سے پہلے ایک دن حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دو آدمیوں کو لڑتے جھگڑتے دیکھا۔ ان میں سے ایک اُن کی اپنی قوم سے تھا اور دوسرا قبطی یعنی فرعون کی قوم سے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم کے آدمی نے اُن سے اس سلسلے میں مدد مانگی اور فریاد کی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس لڑائی جھگڑے کو نمٹاتے چھڑاتے وقت دوسرے شخص قبطی کے گھونسا مارا اس شخص کی قضا، واقع ہو گئی اور وہ مر گیا۔ ہر چند آپ کا اس شخص کو مار ڈالنے کا ارادہ نہ تھا اور نہ آپ اس کے لئے تیار ہو کر آئے تھے۔ مگر فی الواقعہ یہ رسالت و نبوت کی جسمانی قوت کا ایک اظہار تھا جس کا ابھی (چند سالوں بعد)

marfat.com

اعلان ہونا تھا... اس کے فوراً بعد حضرت موسیٰؑ علیہ السلام نے سوچا کہ یہ تو مِنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ ہے اور اُنھوںؑ نے ندامت کا اظہار فرمایا اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت مانگی اور اُنؑ کو مل گئی۔ یہ واقعہ، سُورۃ القصص کی آیت ۴ ا سے ۲۱ تک تفصیل سے بیان ہے۔

حضرت موسیٰؑ علیہ السّلام کا ہاتھ مبارک

وَدَخَلَ الْمَدِیْنَةَ عَلٰی حِیْنِ غَفْلَةٍ مِّنْ اَهْلِهَا فَوَجَدَ فِیْهَا رَجُلَیْنِ یَقْتَتِلٰنِ ۗ هٰذَا مِنْ شِیْعَتِهٖ وَهٰذَا مِنْ عَدُوِّهٖ ۚ فَاسْتَغَاثَهُ الَّذِیْ مِنْ شِیْعَتِهٖ عَلَی الَّذِیْ مِنْ عَدُوِّهٖ ۙ فَوَكَزَهٗ مُوْسٰی فَقَضٰی عَلَیْهِ ۗ قَالَ هٰذَا مِنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ ۭ اِنَّهٗ عَدُوٌّ مُّضِلٌّ مُّبِیْنٌ ۝

(القصص: ۱۵)

اور وہ (حضرت موسیٰ علیہ السّلام) ایسے وقت شہر میں داخل ہوئے (شہر میں آئے) جب اہلیان (شہر) بے خبری میں تھے (ممکن ہے وہ اپنے گھروں میں سو رہے ہوں) تو آپؑ نے اس میں دو آدمیوں کو لڑتے ہوئے پایا ایک تو اُنؑ کی اپنی قوم سے (اسرائیلی) اور ایک دشمن (قوم سے) تھا۔ پس اس نے جو آپؑ کی قوم سے تھا اس کے خلاف جو آپؑ کے دشمنوں سے (دشمن قومؑ) تھا فریاد کی تو (حضرت) موسیٰؑ نے اس (قبطی) کے گھونسا مارا تو اس کی قضا واقع ہو گئی (وہ مرگیا)۔ (حضرت) موسیٰؑ (چونکہ) کہنے لگے کہ یہ تو شیطانی عمل سے تھا۔ بے شک وہ (شیطان، انسان کا) گمراہ کن کھلا دشمن ہے۔

ہاتھ و بازو مبارک

حضرت موسیٰؑ علیہ السلام کو اس قبطی، فرعون کی اچانک وحادثاتی موت

marfat.com

کے فوراً بعد "هٰذَا مِنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ" کا احساس ہوا اور اُنہوں نے اللہ کی بارگاہ میں مغفرت کی دعا کی جسے قبولیت عطا ہوئی۔

قَالَ رَبِّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ فَغَفَرَلَهٗ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ۝ آیۃ ۱۶

(حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے) عرض کی اے میرے رب میں نے اپنی جان پہ ظلم کیا ہے پس تو مجھ کو مغفرت دیدے تو اُس نے (اللہ تعالیٰ نے) اُن کو مغفرت بخش دی۔ بیشک وہ بڑا مغفرت بخشنے والا، رحم کرنے والا ہے۔

یہ واقعہ حضرت موسیٰ علیہ السّلام کی جسمانی قوت بلکہ رسالت و نبوت کی قوت کا ایک اظہار تھا، جو اچانک اور نادانستہ طور پر رُونما ہوا اور اس سے قبطی کی موت واقع ہو گئی۔ اس واقعہ کا ایک اہم پہلو قرآن شریف کے الفاظ ... فَقَضٰى عَلَيْهِ (اس کی قضاء واقع ہو گئی) میں پوشیدہ ہے۔ یعنی حضرت موسیٰ علیہ السّلام کا ایک اچانک و نادانستہ جسمانی فعل اور اس قبطی کی "قضا" واقعہ ہونا۔

یہی صورت و شکل اس واقعہ کی ہے جو حضرت یوسف علیہ السّلام سے دو قیدیوں کی تعبیروں کا ہے۔ حضرت یوسف علیہ السّلام نے ایک کو بتایا کہ وہ الزام قید سے آزاد ہو کر دوبارہ اپنے مالک و آقا کو شراب وغیرہ پلائے گا اور دُوسرا (الزام ثابت ہو جانے پر) پھانسی پر چڑھا دیا جائے گا اور پرندے اس کے سر سے (گوشت) نوچ نوچ کر کھائیں گے اور دونوں کو بتا دیا گیا کہ اس اَمر د بات پر (یعنی تعبیروں پر) "قضاء" واقع ہو چکی جو کچھ تم دونوں نے دریافت کیا۔ (یہ واقعہ پہلے "باب حضرت یوسف علیہ الصّلوٰۃ والسّلام میں اور سورۃ یوسف کی آیات ۳۶ تا ۴۱

marfat.com

میں بیان ہو چکا ہے۔)

یٰصَاحِبَیِ السِّجْنِ اَمَّآ اَحَدُکُمَا فَیَسْقِیْ رَبَّهٗ خَمْرًا ج وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَیُصْلَبُ فَتَاْکُلُ الطَّیْرُ مِنْ رَّاْسِهٖ قُضِیَ الْاَمْرُ الَّذِیْ فِیْهِ تَسْتَفْتِیٰنِ ۝ آیة : ۴۱

ان دونوں آیات شریف میں یعنی (ا) سُورۃ یوسفؑ، آیۃ ۴۱ اور (ب) سُورۃ القصص، آیۃ ۱۵ الخ ... ایک بہت اہم نقطہ، قدر مشترک ہے:

(ا) حضرت یُوسفؑ علیہ السّلام کی زبان مُبارک سے تعبیریں بتائی گئیں ان پر "قضاء" واقع ہو گئی یعنی جیسے "الفاظ و عمل" رسالت و نبوّت کی زبان سے رُونما و ادا ہوئے وہ قضاء و مقدّر ہوئے اور آخری فیصلہ و عمل بن گئے۔

..... قُضِیَ الْاَمْرُ .....

(ایک بَری ہو گیا اور دُوسرا پھانسی چڑھا دیا گیا)

(ب) حضرت مُوسیٰؑ علیہ السّلام کے ہاتھ مُبارک سے گھونسے کا عمل رُونما ہُوا۔ اس پر "قضاء" واقع ہو گئی یعنی جیسے "عمل و الفاظ" رسالت و نبوّت کے ہاتھ سے رُونما و ادا ہُوئے وہ قضاء و مقدر ہُوئے اور آخری فیصلہ و عمل ہو گئے۔

زورِ بازُو ..... فَقَضٰی عَلَیْهِ .....

(اس قبطی کی موت واقع ہو گئی)

(ج) قُضِیَ الْاَمْرُ اور فَقَضٰی عَلَیْهِ قرآن مجید کے الفاظ قُضِیَ اور فَقَضٰی ان دونوں کے فعل و مصدر مشترک، معنی مشترک اور رسالت و نبوّت کے افعال و اقدار بھی مشترک۔

marfat.com

(د) اللہ تعالیٰ نے رسول النبیّ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی "فقصنی علیہ" کے ضمن میں اُن کے عطائے معجزہ اور زورِ بازو، زورِ بازو کی چند اور اہم مثالیں بھی قرآن مجید میں بیان فرمائی ہیں۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنے بازوئے مبارک سے عصاء کو پتھر مارتے ہیں اور پتھر سے بارہ چشمے پھوٹ نکلتے ہیں اور اس طرح بنی اسرائیل کے قبیلوں نے اپنا اپنا چشمہ و گھاٹ لے لیا اور پانی سے خوب سیراب ہوتے رہے۔ اس عمل میں حکمِ اللہ تعالیٰ کارفرما تھا اور رسول النبی علیہ السلام کا زورِ بازو اور وہ بھی عطائے اللہ تعالیٰ:

وَاِذِ اسْتَسْقٰى مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ فَقُلْنَا اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ ؕ فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا ؕ قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ ؕ (البقرۃ: آیۃ، ۶۰)

اور جب (حضرت) موسیٰ نے اپنی قوم کے لئے پانی کے واسطے دُعا کی تو ہم (اللہ تعالیٰ) نے کہا کہ اپنا عصا، پتھر پر مارو تو اس (پتھر) سے بارہ چشمے پھوٹ پڑے (اور اس طرح بنی اسرائیل کے) ہر قبیلے نے اپنا اپنا گھاٹ پہچان لیا...

وَقَطَّعْنٰهُمُ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ اَسْبَاطًا اُمَمًا ؕ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اِذِ اسْتَسْقٰهُ قَوْمُهٗٓ اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ ۚ فَانْۢبَجَسَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا ؕ قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ ؕ (الاعراف آیۃ ۱۶۰)

اور ہم نے انہیں بارہ قبیلوں میں تقسیم کر کر دیا اور جب اُن کی قوم نے اُن سے پانی مانگا تو ہم نے (حضرت) موسیٰ کو حکم بھیجا کہ اپنے عصا کو پتھر پر ماریں (اور انہوں نے ایسا ہی کیا) چنانچہ اس (پتھر) سے بارہ چشمے پھوٹ نکلے (اور) ہر قبیلہ نے اپنا گھاٹ معلوم کر لیا۔

بعد میں جب حضرت موسیٰ علیہ السلام، اللہ تعالیٰ کے حکم سے بنی اسرائیل کو فرعون اور فرعونیوں سے دُور لے جانے کے لئے سفر اختیار کیا تو یہاں راہ میں

marfat.com

اس کا لشکر غرق آب ہو جاتے ہیں (فرعون اور لشکر غرق آب)

اور

رسول النبیؐ علیہ السلام عصا، کو زمین پر پھینکتے ہیں تو وہ ایک اژدھا بن کر جادوگروں کے تمام سحر، شعبدہ، رسیوں، سانپوں اور بناوٹی جادو کی چیزوں وغیرہ کو نگل جاتا ہے۔ جادوگر (قدرتِ الٰہیہ کا منظر دیکھ کر اور اپنی جادوگری کی پسپائی و درگت تسلیم کر کے) سجدہ ریز ہو جاتے ہیں اور مالک و خالقِ کائنات، ربِ حضرت موسیٰؑ و حضرت ہارونؑ علیہما السلام پر ایمان لے آتے ہیں۔۔۔

(الاعراف، آیات ۱۰۹ تا ۱۲۲ - یونس ۷۶ تا ۸۲ - طٰہٰ ۵۵ تا ۷۰ الشعرآء ۳۴ تا ۴۸)

۴) حضرت موسیٰؑ علیہ السلام کی زبان مبارکؑ اور دعائیں

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زبان مبارک سے نکلی ہوئی چند دعاؤں کا سورۃ طٰہٰ کی آیات ۲۵ سے ۳۶ میں تذکرہ ہے۔ (یہاں تک کہ اللہ تعالےٰ، حضرت موسیٰؑ علیہ السلام کی دعاؤں کو قبولیت بخشتے ہیں اور انؑ کے بھائی حضرت ہارونؑ علیہ السلام کو انؑ کا وزیر و نبیؑ بنا دیتے ہیں۔۔) انؑ کی چند دعائیں نیچے درج ہیں۔

قَالَ رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي ۝ (حضرت موسیٰؑ علیہ السلام نے) کہا میرے رب میرا سینہ کشادہ فرما۔

وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي ۝ اور میرا کام آسان کر دے۔

وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّن لِّسَانِي ۝ اور میری زبان سے گرہ کھول دے۔

marfat.com

يَفْقَهُوْا قَوْلِيْ ۝	(تاکہ سب لوگ) میری بات سمجھ لیں (سکیں)
وَاجْعَلْ لِّيْ وَزِيْرًا مِّنْ اَهْلِيْ ۝	اور میرے گھر والوں میں سے میرے لئے وزیر
هٰرُوْنَ اَخِيْ ۝	(نبیؑ) بنا دے ۔ میرے بھائی ہارونؑ کو
اشْدُدْ بِهٖۤ اَزْرِيْ ۝	انؑ سے میری کمر مضبوط فرما یا۔
وَاَشْرِكْهُ فِيْۤ اَمْرِيْ ۝	اور انؑ کو میرے کام میں میرا شریک (ساتھی) بنا دے۔
كَيْ نُسَبِّحَكَ كَثِيْرًا ۝	تاکہ ہم تیری ذات کی خوب پاکی بیان کریں
وَّنَذْكُرَكَ كَثِيْرًا ۝	اور ہم تیرا ذکر خوب کریں۔
اِنَّكَ كُنْتَ بِنَا بَصِيْرًا ۝	بیشک تو ہم کو خوب دیکھ رہا ہے ۔
قَالَ قَدْ اُوْتِيْتَ سُؤْلَكَ يٰمُوْسٰى ۝	(اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے جواب ملتا ہے) فرمایا اے موسیٰؑ، تمہیں دے دیا گیا ہے جو تمؑ نے سوال کیا تھا (یعنی بھائی حضرت ہارونؑ علیہ السلام، کو دوسری دعاؤں کے علاوہ، حضرت موسیٰؑ علیہ السلام کے ساتھ معاون نبیؑ (وزیر) بھی بنا دیا گیا۔)

حضرت موسیٰؑ (علیہ السلام) کی اسی دعا کی قبولیت کا ذکر سورۃ الفرقان آیۃ ۳۵ اور سورۃ مریمؑ کی آیت ۵۳ میں بھی کیا گیا ہے:

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَجَعَلْنَا مَعَهٗۤ اَخَاهُ هٰرُوْنَ وَزِيْرًا ۝ (الفرقان: آیۃ ۳۵)	بیشک ہم نے (حضرت) موسیٰؑ کو کتاب دی اور ہم نے انؑ کے بھائی (حضرت) ہارونؑ کو انؑ کا معاون (وزیر) بنایا۔
وَوَهَبْنَا لَهٗ مِنْ رَّحْمَتِنَاۤ اَخَاهُ هٰرُوْنَ نَبِيًّا ۝ (مریم، آیۃ ۵۳)	اور ہم اپنی رحمت سے انؑ کے لئے انؑ کے (حضرت موسیٰؑ علیہ السلام کے) بھائی (حضرت) ہارون

marfat.com

کو نبیؑ بنا دیا۔

حضرت موسیٰ علیہ السّلام کی زبان سے دُعائیں نکلیں، جن میں ایک بہُت ہی اعلیٰ، ارفع و کمال دُعا بھی شامل تھی کہ میرے بھائی حضرت ہارون (علیہ السّلام) کو میرا وزیر، معاون نبیؑ اور اللہ تعالیٰ نے سب دُعاؤں کو قبولیت بخشی اور اُنؑ کے بھائی حضرت ہارون علیہ السّلام کو ان کا وزیر نبیؑ بنا کر کمال قبولیّت بھی عطا کی۔

اس سے پہلے اسی طرح کی دعائے کمال حضرت ابراہیم علیہ السّلام نے بھی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کی تھی (جس کا ذکر باب حضرت سیّدنا ابراہیم علیہ الصّلوٰۃ والسّلام میں ہو چکا ہے) وہ افضل اکمل ترین دُعا سیّد المرسلین، رحمت للعالمین، خاتم النبیّین، سیّد الاوّلین سیّد الآخرین، رسُول النبی آخرالزّمان علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کے لئے تھی اور یہ ہے

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ ۚ إِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿۱۲۹﴾ (البقرۃ، آیۃ ۱۲۹)

اے ہمارے رب، ان میں ایک رسُولؐ خُود اُنہیں میں سے مبعُوث فرما جو ان پر تیری آیات تلاوت کرے (ان کو پڑھ کر سُنائے) اور ان کو کتاب و حکمت کی تعلیم دے اور ان کا تزکیہ کرے (ان کا ظاہر و باطن پاک صاف کر دے) بیشک تو زبردست ہے، حکمت والا ہے۔

اور

اللہ تعالیٰ کی جانب سے دُعا کی کمال قبولیّت کا بیان قرآن

marfat.com

شریف کی بہت سی آیات میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سیّدالاولین وسیّدالآخرین، رسول النبی آخرالزماں علیہ الصلوٰۃ والسلام مبعوث فرما کر مومنین پر انتہائی احسان فرمایا اور انسانوں پر اپنا برھانِ نُورِ مبین ..... بھیجا، ہدایت و تقویٰ، علم و حکمت اور تزکیہ ... کے لئے" چند آیات کے حوالے نیچے دوبارہ تحریر کیے جا رہے ہیں۔

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا.....

(آل عمران، آیۃ ۱۶۴)

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ ....

(النساء، آیۃ : ۱۷۴)

قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ.... (المائدہ، آیۃ ۱۵)

كَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْكُمْ رَسُوْلًا مِّنْكُمْ ....

(البقرۃ: آیات، ۱۵۱، ۱۵۲)

[ان آیات شریف کی تفصیل باب سیّدنا حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام میں دی جا چکی ہے۔]

حضور کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تعارف و ذکر مبارک تو اللہ تعالیٰ نے پہلی کتب تورات و انجیل مقدسہ میں بھی دے رکھا تھا۔

اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ (الاعراف ۱۵۷)

وہ لوگ جو رسول النبی الامی کی اتباع کرتے ہیں جن (کے تعارف اور ذکر مبارک) کو وہ اپنے ہاں تورات اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں......

marfat.com

وَاِذْ قَالَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ یٰبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَ مُبَشِّرًۢا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِی اسْمُهٗۤ اَحْمَدُ ؕ...

اور (اسی طرح وہ واقعہ یاد کرو) جب حضرت) عیسیٰ ابن مریمؑ نے کہا کہ اے بنی اسرائیلؑ میں تمہاری طرف اللہ تعالیٰ کا رسولؑ ہوں، میں تصدیق کرنے والا توراۃ کا ہوں، جو مجھ سے پہلے آئی ہے اور خوشخبری سنانے والا ہوں ایک رسولؑ کا جو میرے بعد آئیں گے ان کا نام (حضرت) احمدؐ ہے (علیہ الصلوٰۃ والسلام)

(الصّف، آیۃ ٦)

رُسل، انبیاء اکرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی زبان مبارک سے نکلی ہوئی دعاؤں کو اللہ تعالیٰ نے اپنی خصوصی رحمت و قبولیت سے نوازا۔ (١) ایک دعا سے حضرت سیدنا محمدؐ مصطفٰے، احمدؐ مجتبٰے، سید الاولین و سید الآخرین، رسول النبی آخر الزمان (علیہ الصلوٰۃ والسلام) مبعوث ہوئے اور (٢) دوسری دعا سے حضرت سیدنا ہارون (علیہ الصلوٰۃ والسلام) منصب نبوت پر فائز ہوئے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعاؤں کے طفیل، گرم دھوپ میں بنی اسرائیل پر بادلوں کا سایہ ہو جاتا ہے اور ان کے لئے رزق منّ و السلویٰ اترتا ہے۔

وَظَلَّلْنَا عَلَیْکُمُ الْغَمَامَ وَاَنْزَلْنَا عَلَیْکُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰی ؕ...

(البقرۃ، آیت ٥٧)

..... وَظَلَّلْنَا عَلَیْهِمُ الْغَمَامَ وَاَنْزَلْنَا عَلَیْهِمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰی ...

(الاعراف، آیۃ ١٦٠)

..... وَنَزَّلْنَا عَلَیْکُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰی ۝ (طٰہٰ، آیۃ ٨٠)

marfat.com

فرعونیوں، قبطیوں پر سے عذاب الٰہی ختم ہو جاتا ہے اور بلائیں دور ہو جاتیں ہیں۔

فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الطُّوفَانَ وَالْجَرَادَ وَالْقُمَّلَ وَالضَّفَادِعَ وَالدَّمَ اٰيٰتٍ مُّفَصَّلٰتٍ فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ٥

(الاعراف، آیۃ ۱۳۳)

پس ہم نے (اللہ تعالیٰ نے) اُن پر (فرعونیوں پر) طوفان اور ٹڈی اور جوئیں اور مینڈک اور خون واضح نشانیاں (عذاب الٰہی کی) بھیجیں۔ پھر بھی وہ تکبر ہی کرتے رہے اور وہ بڑے نافرمان لوگ تھے۔

وَلَمَّا وَقَعَ عَلَيْهِمُ الرِّجْزُ قَالُوْا يٰمُوْسَى ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ لَئِنْ كَشَفْتَ عَنَّا الرِّجْزَ لَنُؤْمِنَنَّ لَكَ وَلَنُرْسِلَنَّ مَعَكَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ٥ (الاعراف، آیۃ ۱۳۴)

اور جب ان فرعونیوں پر عذاب نازل ہوتا تو کہتے اے (حضرت) موسیٰ اپنے رب سے ہمارے واسطے دعا کرو، اس عہد کے سبب جو اس نے تم سے (قبولیت دُعا کا) کر رکھا ہے۔ اگر تُو نے ہم سے یہ عذاب دُور کر دیا تو ہم تم پر ایمان لے آئیں گے اور تمہارے ساتھ بنی اسرآئیل کو جانے دیں گے۔

فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الرِّجْزَ اِلٰٓى اَجَلٍ هُمْ بٰلِغُوْهُ اِذَا هُمْ يَنْكُثُوْنَ ٥ (الاعراف، آیۃ ۱۳۵)

پھر جب ہم ایک مدت کے لئے ان سے عذاب دُور کر دیتے جس (مدت معینہ) تک ان کو پہنچنا تھا تو اسی وقت وہ (عہد) توڑنے لگتے ہیں۔

marfat.com

ہاتھ مبارک

حضرت موسیٰؑ علیہ السلام جب اپنا ہاتھ مُبارک گریبان و جیب سے باہر نکالتے تو سفید، روشن و منوّر نکلتا۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ مُعجزہ تھا اور اعضائے اجسامِ رسولﷺ النبیؑ علیہ السلام کا ایک کمال۔

وَنَزَعَ يَدَهٗ فَاِذَا هِيَ بَيْضَآءُ لِلنّٰظِرِيْنَ

(الاعراف، آیۃ ۱۰۸)

(الشعرآء ، آیۃ ، ۳۳)

اور (جونہی حضرت موسیٰؑ علیہ السلام) اپنا ہاتھ گریبان، بغل سے باہر نکالتے تو دیکھنے والوں کے لئے سفید (منوّر) ہوتا...

وَاضْمُمْ يَدَكَ اِلٰى جَنَاحِكَ تَخْرُجْ بَيْضَآءَ مِنْ غَيْرِ سُوْٓءٍ...

(سورۃ طٰہٰ، آیۃ ۲۲)

اور (اے موسیٰؑ علیہ السلام ذرا) اپنی بغل میں اپنا ہاتھ تو دباؤ (دیکھو) وہ بغیر کسی عیب (بیماری، نقص و سُوآء وغیرہ) کے سفید (چمکتا ہوا روشن و منوّر) باہر نکلے گا...

اُسْلُكْ يَدَكَ فِيْ جَيْبِكَ تَخْرُجْ بَيْضَآءَ مِنْ غَيْرِ سُوْٓءٍ...

(القصص: ۳۲)

(اور اب) اپنا ہاتھ اپنے گریبان کے اندر ڈالو (اور پھر نکالو) وہ بغیر کسی عیب (بیماری نقص و سوءِ وغیرہ) کے سفید (روشن و منوّر) باہر نکل آئے گا...

اللہ تعالےٰ کے حکم کے مطابق حضرت مُوسیٰؑ علیہ السلام کی والدہ ماجدہ نے اپنے دُودھ پیتے بچے ہی کو (یعنی حضرت موسیٰؑ علیہ السلام کو) دریا میں ڈال دیا اور وہ تابوت میں تختے پر بہتے بہتے کسی شخص نے ان کو پکڑ لیا اور دریا سے نکال لیا۔ بالآخر وہ فرعون کے محل اور اس کی بیوی کے پاس بحفاظت پُہنچا دیئے گئے۔ فرعون کی بی بی کے دل میں ان کے لئے پیار اُبھرا مگر فرعون کا دل بے ایمان ہی رہا اور اس نے ان کو اسرآئیلی

marfat.com

سمجھ کر قتل کرنا چاہا۔

مگر فرعون کی بی بی نے فرعون کو منع کیا کہ اس بچے کو قتل نہ کرنا۔ یہ میرے اور تمہارے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک ہوگا اور یہ ہمارے لئے نفع بخش ہوگا، اور ہم اس کو اپنا بیٹا ہی بنائیں گے۔۔۔۔۔ اور فرعون نے اس کو دل و جان سے تسلیم نہ کیا اور اپنی فرعونیت اور تکبر (خدائی دعوے) پر گامزن رہا، مگر حقیقت میں ان کو اس منفعت اور فرعونیت کے موازنے کا شعور نہیں تھا۔

وَقَالَتِ امْرَاَتُ فِرْعَوْنَ قُرَّتُ عَيْنٍ لِّيْ وَلَكَ ط لَا تَقْتُلُوْهُ ق عَسٰۤى اَنْ يَّنْفَعَنَاۤ اَوْ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ٥

(القصص، آیۃ ۹)

اور فرعون کی بی بی نے کہا کہ (یہ بچہ) تو میرے لئے اور تمہارے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔ اس کو قتل نہ کرنا ہو سکتا ہے کہ یہ ہمارے لئے نفع (کا باعث) ہو [یعنی کل کو ہمارے کسی کام آوے] یا ہم اس کو اپنا بیٹا ہی بنا لیں۔ (مگر کل کو کیا ہونا ہے یا اللہ تعالیٰ کو کیا منظور ہے) اور ان کو شعور نہیں تھا۔

(... عَسٰۤى اَنْ يَّنْفَعَنَاۤ اَوْ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا ط ... کے ضمن میں ایک متوازی واقع، اللہ تعالےٰ نے ہماری منفعت و ہدایت کے لئے، سورۃ یوسف آیۃ ۲۱ میں بھی بیان فرمایا ہے)

وَقَالَ الَّذِى اشْتَرٰىهُ مِنْ مِّصْرَ لِامْرَاَتِهٖۤ اَكْرِمِىْ مَثْوٰىهُ عَسٰۤى اَنْ يَّنْفَعَنَاۤ اَوْ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا ط ...

منفعت اور ہدایت کے پہلو اور زاویے۔ سورۃ یوسف و القصص کے علاوہ

marfat.com

قرآن شریف کی ہر سُورۃ مبارک میں اللہ تعالےٰ نے ہماری راہنمائی کے لئے کھول کھول کر بیان فرمادئے ہیں، مگر کسی نے رسالت و نبوّت سے منفعت و ہدایت حاصل کی اور کتنی حاصل کی یہ اُمّتیوں کے تقویٰ، خلوص و خلق اور اطاعت و اتباع پر مبنی ہے۔۔۔

ملر مگر فرعون کی بی بی نے اصل منافعت اٹھالی۔ دین اور دنیا کی منفعت و ہدائیت۔۔ دُودھ پیتے حضرت مُوسیٰؑ علیہ السلام کو آنکھوں کی ٹھنڈک بنا کر۔ اُن کی والدہ بن کر، اُنؑ کو اُٹھا کر، اُنؑ کے جسم مبارک کو سہلا کر۔ یہ سب کچھ ایک ماں کی محبّت و اُلفت کے تقاضے ہیں، جو اس نے دُودھ پیتے بچے، رسُولَ النبی کے ساتھ کئے ہوں گے۔ اُنؑ کو گود میں بیٹھایا ہو گا۔ ان کو کھلایا ہو گا۔ اُن کا جسم مبارک پکڑا اور چھوا ہو گا اور کئی بار۔۔ فرعون کی بی بی کا رسولَ النبی علیہ السلام سے پیار نے اس کا بیڑا پار کر دیا۔ بالآخر وہ مومنہ ہوئی اور۔۔ عسیٰٓ اَنْ یَّنْفَعَنَآ۔۔ کی اصل منفعت کمالی۔ [یہ کم وبیش اسی طرح سے ہے کہ حضرت یوسُفؑ علیہ السلام کے جسم مبارک سے مس شدہ قمیص جب اُنؑ کے والد ماجد حضرت یعقوبؑ علیہ السلام کے چہرے آنکھوں پر لگی تو اُن کے نورِ بصارت واپس آگیا اور وہ بینا ہو گئے۔ ایسے ہی فرعون کی بی بی نے حضرت مُوسیٰ علیہ السلام کو آنکھوں کی ٹھنڈک کہا اور اُس کا اُنؑ کو پیار سے سہلانا و کھلانا اس کے لئے نورِ ہدایت کا پیش خیمہ بنا۔]

وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا	اور اللہ تعالیٰ ایمان والوں کے لئے فرعون
امْرَاَتَ فِرْعَوْنَ ۘ اِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ	کی بی بی کی مثال بیان فرماتا ہے جب
لِيْ عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَنَجِّنِيْ	اس نے کہا کہ اے میرے رب میرے
مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهٖ وَنَجِّنِيْ مِنَ	واسطے جنّت میں اپنے پاس ایک گھر بنادے

marfat.com

اَلْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ۝ اور مجھ کو فرعون اور اس کے عمل سے نجات دے اور مجھ کو ظالم قوم سے (بھی) نجات دے۔
(التحریم : آیۃ ۱۱)

فرعون نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو آنکھوں کی ٹھنڈک نہ بنایا بلکہ ان کے قتل کے منصوبے بنائے اس نے اُن سے پیار نہ کیا بلکہ ہر وقت دشمنی کا ہی اظہار کیا اور بالآخر غرق آب ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے بدن کو غرق آبی کے بعد محفوظ کر دیا تاکہ وہ آنے والی نسلوں کے لیے عبرت کی نشانی بنے اس کا ذکر سورۃ یونس کی آیات ۹۰ تا ۹۲ میں بیان ہے۔

فرعون اور لشکر غرق آب

فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ بِجُنُوْدِهٖ فَغَشِيَهُمْ مِّنَ الْيَمِّ مَا غَشِيَهُمْ ۝
(طٰہٰ آیۃ : ۷۸)

پھر فرعون نے اپنے لشکروں کو لیکر ان کا پیچھا کیا (یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کے قافلے کا، بحر میں وہی خشک راستہ جس کے دونوں طرف پانی کے ٹھوس پہاڑ کھڑے ہو گئے تھے اس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کا قافلہ تو پار نکل گیا لیکن جونہی فرعون اور اس کا لشکر بحر کے بیچوں بیچ پہنچا) تو بحر کے پانی نے اُن کو ڈھانپ لیا۔ جیسا بھی ڈھانپ لیا۔

جب فرعون غرق ہونے لگا تو اس نے کہا میں ایمان لایا بنی اسرائیل والے معبود پر اور میں مسلمانوں میں شامل ہوتا ہوں ۔۔۔ (سورۃ یونس آیت ۹۰) مگر اللہ تعالیٰ نے فرمایا آج تک تو تو نافرمانی کرتا رہا اب ہم تمہارے جسم کو محفوظ کر کے نشانی عبرت بنا دیں گے اور ایسے ہی ہوا۔ آج بھی اس خدائی کے دعویدار فرعون کا بدن دمی قاہرہ کے عجائب گھر میں رکھی ہوئی ہے، دیکھنے والوں کی عبرت کے لئے ۔۔۔

آٰلْئٰنَ وَقَدْ عَصَيْتَ قَبْلُ وَكُنْتَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ ۝ فَالْيَوْمَ نُنَجِّيْكَ بِبَدَنِكَ لِتَكُوْنَ لِمَنْ خَلْفَكَ اٰيَةً ۭ وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ

اب (یہ کہتا ہے کہ میں ایمان لایا) اور اس سے قبل نافرمانی پر تلا رہا اور تو (ہمیشہ) فساد کرنے والوں میں رہا۔ پس آج ہم تیرا بدن بچائے دیتے ہیں۔ (غرق آبی کے بعد بحر نے فرعون کا جسم

marfat.com

عَنْ اٰیٰتِنَا لَغٰفِلُوْنَ ۝
(یونس، آیات ۹۱، ۹۲)

کنارے پر پھینک دیا تھا) تاکہ تو بعد میں آنے
آنے والی قوموں (اُمتوں) کے لیے نشانِ
(عبرت) بن جائے اور بے شک اکثر لوگ
ہماری نشانیوں سے غفلت برتتے ہیں۔

قَالَ قَدْ اُوْتِیْتَ سُؤْلَکَ یٰمُوْسٰی ۝
اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے (حضرت) موسیٰ ع (علیک السّلام)
آپ ؑ کو (وہ سب کچھ) دے دیا گیا ہے جو آپ نے
سوال کیا (مانگا) (طٰہٰ، ۳۶)

marfat.com

(ا) حضرت داؤد اور حضرت سُلیمان (علیہما الصلوٰۃ والسلام)

حضرت داؤد (علیہ الصلوٰۃ والسلام)

اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد (علیہ السلام) کو رسالت و نبوت عطا کی اور "خلیفۃ الارض" بنایا۔ ان کو کتاب "زبور" عنایت فرمائی۔ ان کا ملک اور حکومتی نظام بہت مضبوط و مستحکم اور ان کو حکمت و سلیقۂ خطاب عطا فرمایا۔

وَرَبُّكَ اَعْلَمُ بِمَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَلَقَدْ فَضَّلْنَا بَعْضَ النَّبِيّٖنَ عَلٰى بَعْضٍ وَّاٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا ۝

اور آپ (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کا رب خوب جانتا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور بیشک ہم نے بعض انبیاء کو بعض پر فضیلت دی اور (حضرت) داؤد کو زبور (کتاب) دی

(سُورۃ بنی اسرائیل: آیۃ ۵۵)

يٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِيْفَةً فِي الْاَرْضِ فَاحْكُمْ بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوٰى...

(سُورۃ: ص، آیۃ ۲۶)

اے (حضرت) داؤد، بے شک ہم نے تمہیں[ع] زمین میں خلیفہ (نائب) بنایا ہے۔ پس تم لوگوں میں حق کے ساتھ حکم چلاؤ (حکومت کرو) اور نفسی خواہش کی پیروی

ع اسی موضوع اور اس آیت شریف سے ملتی جلتی ایک آیت شریف ۳۰ سُورۃ البقرہ میں حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کے لئے اللہ تعالیٰ نے نازل فرمائی۔

ے یہ باب حضرت داؤد و حضرت سُلیمان (علیہما الصلوٰۃ والسلام) کو اکٹھا دیکھا تحریر کرنا زیادہ موزوں اور مناسب سمجھا گیا ہے کہ قرآن حکیم "سُورۃ الانبیاء، سبا" دونوں باپ بیٹے حضرت داؤد و سُلیمان علیہما السلام کے اجسام مقدس کے متعلق آیات شریف بہت حد تک اکٹھی اور ملی جلی بیان ہوئی ہیں۔

marfat.com

وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً ؕ

(سُورۃ البقرہ، آیۃ ۳۰)

اور جب آپؐ کے رب نے فرشتوں سے کہا بے شک میں زمین میں خلیفہ (نائب، یعنی حضرت آدم علیہ السلام کو) بھیجنے والا ہوں۔۔۔

نہ کرنا

وَشَدَدْنَا مُلْکَهٗ وَاٰتَیْنٰهُ الْحِکْمَةَ وَفَصْلَ الْخِطَابِ ؕ

(سُورۃ ص، آیۃ ۲۰)

اور ہم نے اُنؑ کے ملک (حکومتی نظام) کو بہت مضبوط (و مستحکم) بنایا اور ہم نے اُنؑ کو حکمت و سلیقہ خطاب عطا کیا۔

نتیجہ صریح: ۔ انبیاء اکرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالیٰ کی جانب سے خَلِیْفَةً فِی الْاَرْضِ بھی ہوتے ہیں یعنی زمین پر اللہ تعالےٰ کے نائب ہوتے ہیں

(ب) اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کو یہ صفت و فضیلت عطا فرمائی تھی کہ پہاڑ آپؑ کے لئے مسخر کر دیئے تھے اور وہ آپؑ کے ساتھ خوش آوازی سے تسبیح (اور زبور شریف) پڑھتے تھے اور ساتھ پرندے بھی

... وَسَخَّرْنَا مَعَ دَاوٗدَ الْجِبَالَ یُسَبِّحْنَ وَالطَّیْرَ ؕ وَکُنَّا فٰعِلِیْنَ ○

(سُورۃ الانبیاء آیۃ ۷۹)

... اور ہم نے (حضرت) داؤدؑ کیلئے پہاڑ مسخر کر دیئے تھے (اور جب حضرت داؤدؑ تسبیح و زبور شریف پڑھتے تھے تو ان کے ساتھ) یہ پہاڑ اور پرندے بھی تسبیح کرتے ہیں اور (یہ سب کچھ) ہم ہی کرنے والے تھے ○

وَلَقَدْ اٰتَیْنَا دَاوٗدَ مِنَّا فَضْلًا ؕ یٰجِبَالُ اَوِّبِیْ مَعَهٗ وَالطَّیْرَ ۚ

(سُورۃ سبا : ۱۰)

اور بیشک ہم نے (حضرت) داؤدؑ کو اپنی طرف سے بہت فضیلت (و سلطنت) عطا کی۔ (اور جب وہؑ اپنے پُر کیف انداز میں زبور

marfat.com

شریف و تسبیح پڑھتے اور (ہمارا پہاڑوں کو حکم تھا) کہ اے پہاڑو تم اُن علیہ السلام کے ساتھ خوش آوازی سے (زبور شریف یا تسبیح) پڑھو اور پرندو (تم بھی)

اِنَّا سَخَّرْنَا الْجِبَالَ مَعَهٗ يُسَبِّحْنَ بِالْعَشِيِّ وَالْاِشْرَاقِ ۝ وَالطَّيْرَ مَحْشُوْرَةً ؕ كُلٌّ لَّهٗٓ اَوَّابٌ ۝ (صٓ - آیات ۱۸، ۱۹)	بیشک ہم نے پہاڑوں کو اُن کے ساتھ مسخر کر دیا اور وہ صبح اور اشراق (کے وقت) اُن کے ساتھ تسبیح کرتے تھے ۝ اور پرندے بھی جمع ہو کر (تسبیح کرتے ہیں) سب ان کے تابع فرماں تھے ۝

اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد (علیہ السلام) کو بہت فضیلت و قوّت عطا فرمائی اور ان کے لئے فولاد، لوہے کو بہت نرم فرما دیا۔ جیسے ہی ان کے ہاتھ مبارک لوہے، فولاد کو لگتے وہ موم کی طرح نرم ہو جاتا۔ پھر وہؑ جیسے چاہتے موڑ توڑ لیتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو زرہ بنانے کی صنعت کا بھی علم عطا فرمایا۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے رسُول النّبیؑ حضرت داؤد علیہ السلام کے ہاتھوں میں ایسی قوت و صنعت بخشی تھی۔

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ مِنَّا فَضْلًا ؕ يٰجِبَالُ اَوِّبِىْ مَعَهٗ وَالطَّيْرَ ۚ وَاَلَنَّا لَهُ الْحَدِيْدَ ۝ (سباء : ۱۰)	اور البتہ ہم نے حضرت داؤدؑ کو اپنی طرف سے فضیلت دی تھی (پہاڑوں اور پرندوں کو ایک خاص حکم تھا) اے پہاڑو ان کے ساتھ (زبور شریف و تسبیح) پڑھو اور پرندو (تم بھی)، اور لوہا ہم نے ان کے لئے نرم کر دیا۔

marfat.com

اَنِ اعْمَلْ سٰبِغٰتٍ وَّقَدِّرْ فِي السَّرْدِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا ط — کہ کشادہ زرہیں بناؤ اور کڑیاں مناسب انداز سے جوڑو اور نیک عمل کرو

(السّباء آیۃ ۱۱)

وَعَلَّمْنٰهُ صَنْعَةَ لَبُوْسٍ لَّكُمْ لِتُحْصِنَكُمْ مِّنْۢ بَاْسِكُمْ ج فَهَلْ اَنْتُمْ شٰكِرُوْنَ ٥ — اور ہم نے اُنؑ کو تمہارے لئے لباس (زرہوں) کی صنعت کا علم دیا تھا تاکہ تم کو لڑائی میں بچائے پس (ذرا سوچو) کیا تم لوگ (اس کا) شکر ادا کرتے ہو۔

(الانبیاء آیۃ ۸۰)

باب: ۹ ... وَكُنَّا فٰعِلِيْنَ ٥ (اور ہم سب کچھ کرنیوالے تھے)

اور ہم ہی (یہ سب کچھ ان کے لئے) کرنے والے تھے۔

(ب) حضرت سُلیمانؑ (علیہ الصّلوٰۃ والسّلام)

حضرت سلیمانؑ (علیہ الصّلوٰۃ والسّلام) حضرت داؤد (علیہ الصّلوٰۃ والسّلام) کے فرزند ارجمند ہیں۔ اللہ تعالٰے نے ان کو بھی دولتِ نبوّت سے نوازا اور اُنہیں بہت وسیع سلطنت عطا فرمائی تھی۔

۱۔ فَفَهَّمْنٰهَا سُلَيْمٰنَ ج وَ كُلًّا اٰتَيْنَا حُكْمًا وَّعِلْمًا ز... — پھر ہم نے سلیمانؑ کو اس (معاملے) کی فہم دی اور (یوں تو) دونوں ہی کو ہم نے حکم اور علم بخشا تھا (یعنی حکومت اور دولتِ نبوّت بخشی تھی۔

(الانبیاء، آیۃ ۷۹)

رسالت/نبوت (الانعام ۸۹-۸۹)

حُكْمًا وَّعِلْمًا۔ اس واقعہ سے قبل، قرآن کریم میں یہ الفاظ حضرت یوسفؑ، حضرت موسٰیؑ (علیہما الصّلوٰۃ والسّلام) کے بارے میں بھی بیان ہوئے ہیں کہ اللہ تعالٰی نے اُن کو حکم و علم بخشا تھا۔

marfat.com

یعنی حکومت اور دولتِ رسالت/ نبوّت سے نوازا تھا۔۔۔

د۔ وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗۤ اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا۔۔ (یوسف آیۃ ۲۲)

اور جب وہؑ جوانی کو پہنچے تو ہم نے ان کو حکم و علم سے نوازا۔۔۔

(یعنی اُنؑ کو حکومت اور دولتِ رسالت/ نبوّت سے نوازا۔۔۔)

ی۔ وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَاسْتَوٰۤى اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا (القصص ۱۴)

اور جب وہؑ ٹھیک جوانی کو پہنچے تو ہم نے اُنؑ کو حکم و علم سے نوازا

(یعنی ان کو حکومت اور دولتِ رسالت/ نبوّت سے نوازا۔۔۔)

اللہ تعالیٰ نے حضرت سُلیمان علیہ السلام کے لئے ہواؤں کو ان کے حکم کے تابع کر دیا تھا اور ان کو بہت بڑی حکومت عطا کی تھی۔ ہوائیں ان کی مسند کو اڑا لے جاتیں اور صبح کے وقت ایک ماہ کی مسافت طے کرتیں اور اسی طرح شام کے وقت بھی، کارہائے حکومت کو سرانجام دینے کے لئے، ہر صبح و شام ایک ماہ کی مسافت و منزل طے ہوتی۔۔۔

ب۔ وَلِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ عَاصِفَةً تَجْرِيْ بِاَمْرِهٖۤ اِلَى الْاَرْضِ الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا۔۔۔ (الانبیاء، آیۃ ۸۱)

اور ہم نے زوردار ہواؤں کو (حضرت) سلیمانؑ کا تابع فرمان بنا دیا تھا جو انؑ کے حکم سے چلتی تھیں (اور انؑ کے تخت کو) اس سرزمین کی طرف جس میں ہم نے برکتیں رکھی تھیں۔ (اڑا لے جاتیں)

وَلِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ غُدُوُّهَا شَهْرٌ وَّرَوَاحُهَا شَهْرٌ ۚ (سبا: آیۃ ۱۲)

اور ہم نے سلیمانؑ کے لئے ہواؤں کو (انؑ کا تابع بنا دیا) کہ اس صبح کی منزل ایک ماہ کی اور شام کی منزل ایک ماہ کی ہوتی۔۔۔ (یعنی ایک ماہ کی مسافت آدھے دن میں طے ہوتی ہے)

marfat.com

اللہ تعالیٰ نے حضرت سلیمان علیہ السّلام کے حکومتی نظام کے لئے اُن ؑ کے لئے پگھلے ہوئے تانبے کا چشمہ بہا دیا تھا جس سے وہ سکّے، ڈھالی ہوئی چیزیں، اشیا کے نمونے اور دیگیں وغیرہ بنواتے تھے۔

...وَاَسَلۡنَا لَہٗ عَیۡنَ الۡقِطۡرِ ؕ... (سبا، آیۃ ۱۲)

...اور ہم نے ان کے لئے پگھلے ہوئے تانبے کا چشمہ بہا دیا تھا...

(اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السّلام کے لئے لوہا نرم فرما دیا تھا اور حضرت سلیمانؑ علیہ السّلام کے لئے ایک مائع تانبے کا چشمہ بہا دیا تاکہ وہ یہ سب کچھ حکومتی کاموں میں استعمال کریں۔)

شیاطین اور جنّات بھی اُن ؑ کے تابع تھے جن سے وُہ ؑ بہت بڑی عمارتیں، مساجد، قلعے وغیرہ بنوانے کا کام لیتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اُن ؑ کو تمام کار ہائے کی تعمیر و تکمیل کے لئے فہم و تدبّر عطا کیا۔

ج۔ وَمِنَ الشَّیٰطِیۡنِ مَنۡ یَّغُوۡصُوۡنَ لَہٗ وَیَعۡمَلُوۡنَ عَمَلًا دُوۡنَ ذٰلِکَ ۚ وَکُنَّا لَہُمۡ حٰفِظِیۡنَ ۙ (الانبیاء، آیۃ ۸۲)

اور شیاطین کی ایک ایسی جماعت (کو اُن ؑ کا تابع کیا تھا) جو اُن ؑ کے لئے (سمندر میں قیمتی موتی نکالنے کے لئے) غوطہ لگاتے اور اس کے علاوہ بہت سے دوسرے کام بھی کرتے اور ہم بھی ان کی حفاظت کرتے تھے۔

... ومن

... وَمِنَ الۡجِنِّ مَنۡ یَّعۡمَلُ بَیۡنَ یَدَیۡہِ بِاِذۡنِ رَبِّہٖ ؕ...... (سباء، آیۃ ۱۲)

اور جنّات میں بہت سے ایسے تھے جو اُن ؑ کے رب کے حکم سے اُن ؑ کے سامنے محنتِ شاقہ کرتے (یعنی برتن و دیگیں وغیرہ تیار کرتے)

وَحُشِرَ لِسُلَیۡمٰنَ جُنُوۡدُہٗ مِنَ الۡجِنِّ وَالۡاِنۡسِ وَالطَّیۡرِ

اور سلیمان ؑ کے سامنے جن و انس اور پرندوں کے لشکر جمع کیے جاتے، پھر اُن کی جماعتیں

marfat.com

فَهُمْ يُوزَعُوْنَ ۝ (النمل - آیۃ ۱۷) بنائی جاتیں (مختلف کاموں کو کرنے کے لئے)

حضرت سلیمان علیہ السلام ان تمام جن و انس اور پرندوں کے لشکروں و جماعتوں کو حکومتی کاموں کی خدمت و مشقّت پر مامور فرماتے اور اللہ تعالیٰ کے شکر گزار رہتے۔

اللہ تعالیٰ نے اُن ع کو پرندوں کی بولی کا علم عطا کیا اور اس بہت بڑی حکومت کے قیام و تدبر کے لئے تمام اشیاء دی گئیں۔

د. وَوَرِثَ سُلَيْمٰنُ دَاوٗدَ وَقَالَ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ عُلِّمْنَا مَنْطِقَ الطَّيْرِ وَاُوْتِيْنَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ ۭ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْفَضْلُ الْمُبِيْنُ ۝ (النمل : آیۃ ١٦)

اور سلیمانؑ داؤدؑ کے وارث (جانشین) بنے اور اُنہوں نے کہا کہ اے لوگو! (میرے رب کی طرف سے) ہمیں پرندوں کی بولی کا علم دیا گیا ہے اور ہر قسم کی اشیاء عطا ہوئی ہیں بیشک یہ اس کا واضح فضل ہے۔

کان مُبارک

حتیٰ کہ حضرت سُلیمانؑ علیہ السلام کے **کان** مُبارک حشرات الارض کی باتیں بھی دُور سے سُن لیتے تھے اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا کرتے۔۔۔

ر. حَتّٰۤى اِذَاۤ اَتَوْا عَلٰى وَادِ النَّمْلِ قَالَتْ نَمْلَةٌ يّٰۤاَيُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوْا مَسٰكِنَكُمْ ۚ لَا يَحْطِمَنَّكُمْ سُلَيْمٰنُ وَجُنُوْدُهٗ ۙ وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝

حتیٰ کہ جب (حضرت سُلیمانؑ علیہ السلام کی فوج اور جماعتوں کا) چیونٹیوں کی وادی پر سے گزر ہُوا تو ایک چیونٹی نے کہا اے چیونٹیو! اپنے اپنے بلوں میں گھس جاؤ کہیں سلیمانؑ اور اُن عؑ کی فوج تم کو پیس نہ ڈالے اور انہیں شعور (خبر) بھی نہ ہو

فَتَبَسَّمَ ضَاحِكًا مِّنْ قَوْلِهَا

چنانچہ (حضرت سلیمانؑ علیہ السلام نے اُس

marfat.com

وَقَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِیْٓ اَنْ اَشْکُرَ
نِعْمَتَکَ الَّتِیْٓ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ
وَعَلٰی وَالِدَیَّ وَاَنْ اَعْمَلَ
صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَدْخِلْنِیْ
بِرَحْمَتِکَ فِیْ عِبَادِکَ
الصّٰلِحِیْنَ ○

(النمل، آیات ۱۸، ۱۹)

چیونٹی) انہوں نے اس کی اس بات پر تبسم فرمایا اور ہنس پڑے اور کہا کہ اے رب مجھے توفیق عطا فرما کہ تیری نعمتوں کا شکر گزار رہوں جو تم نے مجھ پر اور میرے والدین پر کیں اور وہ ہمیشہ اعمال صالحہ کریں جو اس کی رضا کے لئے ہوں اور مجھے اپنے رحمت سے اپنے صالحین بندوں میں داخل فرما۔

س: وَتَفَقَّدَ الطَّیْرَ فَقَالَ مَالِیَ
لَآ اَرَى الْهُدْهُدَ ۖ اَمْ کَانَ
مِنَ الْغَآئِبِیْنَ ○

اور جب انہوں ؑ (حضرت سلیمان علیہ السلام) نے پرندوں کا جائزہ لیا تو کہنے لگے کہ کیا سبب ہے کہ میں ھدھد کو نہیں دیکھ رہا ہوں (اس کو حاضر نہیں پا رہا ہوں) آیا وہ غائب ہی ہے۔

لَاُعَذِّبَنَّهٗ عَذَابًا شَدِیْدًا
اَوْ لَاَاذْبَحَنَّهٗٓ اَوْ لَیَاْتِیَنِّیْ
بِسُلْطٰنٍ مُّبِیْنٍ ○

(اس کی غیر حاضری پر) میں اسے سخت سزا دوں دوں گا یا اسے ذبح کر ڈالوں گا یا وہ (پھر) میرے سامنے (اپنی غیر حاضری کا عذر) کوئی دلیل صریح پیش کرے۔

فَمَکَثَ غَیْرَ بَعِیْدٍ فَقَالَ
اَحَطْتُّ بِمَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ
وَجِئْتُکَ مِنْ سَبَاٍۭ بِنَبَاٍ
یَّقِیْنٍ ○

پھر تھوڑی ہی دیر میں وہ (ہُدہُد) آگیا اور کہنے لگا کہ مجھے وہ بات معلوم ہوئی ہے جس کا آپ ؑ نے خیال نہیں کیا اور میں آپ ؑ کے پاس (ملک) سبا کی ایک یقینی خبر لے کر حاضر ہوا ہوں۔

marfat.com

اِنِّیْ وَجَدْتُّ امْرَاَةً (خبر یہ ہے) کہ میں نے ایک عورت کو پایا
تَمْلِکُھُمْ وَاُوْتِیَتْ کہ وہ ان لوگوں پر حکومت کرتی ہے اور
مِنْ کُلِّ شَیْءٍ وَّلَھَا اس کو ہر شئے (مال و دولت اور عرش وغیرہ)
عَرْشٌ عَظِیْمٌ ۝ میسر ہے اور اس کا تخت عظیم ہے۔

(النمل، آیات ۲۰ تا ۲۳)

ان آیات ۲۰ تا ۲۳ میں حضرت سُلیمان علیہ السّلام کی پرندہ ہُدہُد سے بات چیت بیان کی گئی ہے اور وہ کہتا ہے کہ دُور مُلک سَبا میں ایک ملکہ جس کا تخت بہت عالی شان ہے اور اس کے پاس بہت حکومتی ساز و سامان ہے وہ ان لوگوں پر حکومت کر رہی ہے۔ آگے آیات ۲۴ تا ۲۶ میں درج ہے اور ہُدہُد بتاتا ہے کہ ملکہ اور لوگ اللہ تعالیٰ کے سوا سورج کو سربسجود ہوتے ہیں اور شیطان نے ان کو بہکا رکھا ہے اور ہدایت کی طرف سے روک رکھا ہے۔

یہ لوگ اللہ تعالیٰ کو سجدہ کیوں نہیں کرتے جو آسمانوں اور زمین میں چھپی ہوئی چیزوں کو ظاہر کرتا ہے اور جو کچھ تم چھپاتے یا ظاہر کرتے ہو وہ سب جانتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی ہے اور اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور وُہی عرش عظیم (تخت عظیم) کا مالک ہے۔

س۔ (آیۃ ۲۶) اَللّٰہُ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا ھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ۝

اللہ تعالیٰ نے آیۃ ۲۶ میں یہ بالکل واضح فرما دیا کہ اللہ تعالیٰ ہی جو معبودِ حقیقی ہے، مالک ہے اور ربّ کائنات ہے، اسی کا ہی تخت عرش عظیم ہے (نہ کہ جیسے پرندہ ھُدھُد نے مشاہدہ کیا اور کہا کہ ملکہ سبا کا تخت، عرش عظیم ہے۔ یہ دُنیاوی طور پر تو کہا جا سکتا تھا، مگر حقیقی طور پر نہیں۔

آیات ۲۱ تا ۲۷ میں پھر حضرت سلیمانؑ (علیہ السّلام)

marfat.com

کی پرندہ ھُدھُد سے بات چیت ہے اور ملکۂ سبا کو ھُدھُد کے ذریعہ سے اسلام لانے کے لئے دعوت کا خط بھیجا ہے تا کہ وہ لوگ سُورج کی پُوجا وغیرہ چھوڑدیں (ورنہ اسلامی آن پر حملہ کریں گے اور پھر وہ ذلیل وخوار ہوں گے) ان کے حق میں اسلام لانا ہی بہتر ہوگا... بالآخر ملکۂ سبا نے حضرت سلیمانؑ علیہ السلام سے ان کے پاس جا کر ملنے کا ارادہ کیا... حضرت سلیمان علیہ السلام کو اس کے آنے کا عِلم ہو جاتا ہے اور وہ اُس کے لیے خوش آمدید کا بندوبست کرتے ہیں (آیات ۳۸ تا ۴۲)

"عِلْمٌ مِّنَ الْکِتٰبِ" پر عمل اور اس کی عظمت وقوّت مبارکہ

ص۔ آیات ۳۸ تا ۴۲ میں ملکۂ سبا کے تخت کو جو منوں وزنی اور سینکڑوں میل دُور تھا۔ اللہ تعالٰے کے کلام (توراۃ یا زبُور شریف) کی عظمت وقوّت سے ایک آن واحد میں، آنکھ جھپکنے میں مُلکِ سبا سے، حضرت سُلیمان علیہ السلام کے دارالحکومت ملک شام میں پہنچ جاتا ہے۔ یہ اللہ تعالٰے کے کلام کی برکات تھیں جو حضرت سلیمانؑ علیہ السلام کے ایک تربیّت یافتہ صحابیؓ، ایک ولی اللہ کے ذریعے سے عمل میں آئیں اور تخت آنکھ جھپکنے میں، سینکڑوں میل دُور سے حضرت سلیمانؑ علیہ السلام کے سامنے ان کے دربار میں لایا گیا۔ اُن اصحابیؓ کے ذریعے سے جس کے پاس کتاب میں سے علم تھا۔

...اَلَّذِیْ عِنْدَهٗ عِلْمٌ مِّنَ الْکِتٰبِ...

اس سے قبل یہی مسئلہ، یعنی ملکۂ سبا کا تخت ملک سبا سے مُلک شام میں لانے کا ایک طاقتور (عفریت) جن کے سامنے پیش ہوا تھا اور اس نے اپنی طاقت وصلاحیت کے بل بوتے

marfat.com

پر کہا تھا کہ میں تخت کو حضرت سُلیمان علیہ السّلام کے اجلاس کے ختم ہونے تک مُلک سبا سے ملک شام لے آؤں گا (اور اجلاس کا وقت کئی منٹوں بلکہ گھنٹہ، دو گھنٹہ ... تک ہو سکتا تھا) یہ سب کچھ

... عِفْرِيْتٌ مِّنَ الْجِنِّ ...

کی طاقت وصلاحیت کے سبب ہوتا، چاہے جتنا بھی وقت لگتا اور اس میں کلام اللہ کی برکات کو دخل نہ تھا ...

اور

عِلْمٌ مِّنَ الْكِتٰبِ کی برکات سے یہ تخت آنِ واحد میں، آنکھ جھپکنے میں مُلکِ سبا سے مُلکِ شام میں، حضرت سلیمان علیہ السّلام کے رُو برُو آگیا۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَ بِحَمْدِہٖ۔

قَالَ يٰۤاَيُّهَا الْمَلَؤُا اَيُّكُمْ يَاْتِيْنِيْ بِعَرْشِهَا قَبْلَ اَنْ يَّاْتُوْنِيْ مُسْلِمِيْنَ ۝	(حضرت سلیمان علیہ السّلام نے) فرمایا۔ اے سردارو! تم میں (ایسا) کون ہے کہ اُس کا تخت میرے سامنے لے آئے قبل اس کے کہ وہ (فرمانروا) مسلمان ہو کر میرے سامنے حاضر ہوں۔
قَالَ عِفْرِيْتٌ مِّنَ الْجِنِّ اَنَا اٰتِيْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ تَقُوْمَ مِنْ مَّقَامِكَ ۚ وَاِنِّيْ عَلَيْهِ لَقَوِيٌّ اَمِيْنٌ ۝	جنوں میں سے ایک طاقتور جن نے کہا میں اسے حاضر کیے دیتا ہوں قبل اس کے کہ آپ اپنی جگہ (مجلس) سے اُٹھیں اور میں اس کام کے لئے طاقتور اور ایماندار ہوں۔
قَالَ الَّذِيْ عِنْدَهٗ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتٰبِ اَنَا اٰتِيْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّرْتَدَّ اِلَيْكَ طَرْفُكَ ۚ فَلَمَّا رَاٰهُ مُسْتَقِرًّا	(درباریوں، اصحابؓ میں سے) ایک شخص جس کے پاس کتاب (تورات یا زبور شریف) میں سے علم تھا، اس نے کہا قبل آپ ایک

marfat.com

عِندَهٗ قَالَ هٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّيْ ۖ لِيَبْلُوَنِيْٓ ءَاَشْكُرُ اَمْ اَكْفُرُ ۭ وَمَنْ شَكَرَ فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ رَبِّيْ غَنِيٌّ كَرِيْمٌ ۝

(النمل، آیات ۳۸ تا ۴۰)

اپنی ایک طرف دیکھیں (یعنی آنکھ جھپکنے میں) اس سے قبل میں اُس (تخت) کو میں آپ کے پاس لے آتا ہوں۔ (پھر اس نے اذن پاتے ہی تعمیل کی) پھر جب (حضرت سُلیمان علیہ السلام نے) اُس (تخت) کو اپنے پاس رکھا ہُوا دیکھا تو فرمایا کہ یہ میرے رب کا فضل ہے، تاکہ وُہ مجھے آزمائے کہ مَیں اس کا شُکر ادا کرتا ہوں یا ناشکری اور جو شکر ادا کرتا ہے تو وہ اپنے (ہی فائدے کے) لئے شکر کرتا ہے اور جو ناشکری کرتا ہے تو (خود اپنا نقصان کرتا ہے) میرا رب غنی اور کریم (بے نیاز اور کرم فرمانے والا ہے)

قَالَ نَكِّرُوْا لَهَا عَرْشَهَا نَنْظُرْ اَتَهْتَدِيْٓ اَمْ تَكُوْنُ مِنَ الَّذِيْنَ لَا يَهْتَدُوْنَ ۝

(حضرت سلیمان علیہ السلام نے) کہا کہ اس کے تخت کو اس (ملکہ سبا) کے لئے (کچھ) صورت بدل دو، دیکھیں کہ وہ پہچان لیتی ہے (حقیقت آشنا ہے) یا ان میں سے ہے جو ہدایت نہیں رکھتے۔

فَلَمَّا جَآءَتْ قِيْلَ اَهٰكَذَا عَرْشُكِ ۭ قَالَتْ كَاَنَّهٗ هُوَ ۚ وَاُوْتِيْنَا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهَا وَكُنَّا مُسْلِمِيْنَ ۝

پھر جب وہ (ملکہ سبا سفر طے کرتی ہوئی) آ پہنچی (تو اس سے) پوچھا گیا کیا آپ کا تخت ایسا ہی ہے۔ اس نے کہا، گویا وہی ہے اور اس (آزمائش کی ضرورت ہی کیا ہے)، ہم کو اس سے قبل ہی آپؑ

marfat.com

کی شانِ نبوت کا) علم ہو چکا ہے اور ہم فرمانبردار (مسلمان) ہو چکے ہیں۔

وَصَدَّهَا مَا كَانَتْ تَّعْبُدُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ اِنَّهَا كَانَتْ مِنْ قَوْمٍ كٰفِرِيْنَ ۝

اور (حضرت سلیمانؑ علیہ السلام نے) انہوں نے اس کو ان چیزوں سے جن کی وہ اللہ تعالیٰ کے سوا پرستش کرتی تھی روک دیا (اور اس سے قبل) وہ کافروں میں سے تھی۔

... قَالَتْ رَبِّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ وَاَسْلَمْتُ مَعَ سُلَيْمٰنَ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

(النمل، آیات ۴۱ تا ۴۴)

(... ملکہ سبا کو اپنی غلطیوں اور سورج کی پرستش وغیرہ پر ندامت ہوئی) اس نے کہا کہ اے رب مَیں نے اپنے نفس (جان) پر ظلم کیا (آج تک اور اب) مَیں اسلام لاتی ہوں (اسلام قبول کرتی ہوں) سلیمانؑ (علیہ السلام) کے ساتھ اللہ تعالیٰ، رب العالمین کی خاطر۔

ط۔ نتائج صریح:۔ جناتی قوت اور انسانی قوت، حالانکہ وہ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی ہیں، بہت محدود ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے انبیاء اکرام (علیہم الصلوٰۃ والسلام) کے علم و حلم، حکمت و ہدایت، فہم و تدبر، سونا جاگنا، کھانا و پینا، سننا و بولنا، دیکھنا و جاننا، چلنا پھرنا، تعلیم و تربیت، اخلاق و خصائل اور اعضاء و اجسام مبارک ... بھی اللہ تعالیٰ ہی کے عطا کردہ ہیں، مگر بے پناہ فیوض و برکات اور طاقت و قوت کے حامل ہیں۔ اُمتی اصحابی ہو یا ولی اللہ، قرونِ اولیٰ کا ہو یا آخر کا اپنے نبیؐ پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحبت و تربیت اور سنت مبارک کی اطاعت و اتباع سے ہی مستفید و فیض یاب ہوتا ہے۔

کتاب اللہ و کلام اللہ اور ذکر اللہ لا انتہا، برکات، طاقت و قوت کے حامل

marfat.com

ہیں اور ہر مخلوقی طاقت و قوت اور شعبہ و شعبدہ وغیرہ پر حاوی ہیں۔

وصالِ مبارکؑ

ع۔ حضرت سلیمانؑ علیہ السّلام کے وصالِ مبارک کا واقعہ بھی پُر عجیب، پُر شان اور پُر بہار ہے۔ وہؑ خصوصی طور پر جنّات سے مسجد (یا بیت المقدس) کی تعمیر کا کام لے رہے تھے اور مسجد کی تعمیر ابھی ختم نہ ہوئی تھی کہ ان کی موت کا وقت قریب آگیا۔ حضرت سلیمانؑ علیہ السّلام نے دونوں ہاتھوں سے عصا (لاٹھی) کو پکڑا اور اس سے سہارا لینے کی خاطر اُسے مضبوطی سے تھام لیا اور اسی حالت میں ان کی موت واقع ہو گئی اور وہؑ سال بھر دکانی عرصہ تک اسی حال میں اس طرح رہے۔ کئی موسم بدلے۔ گرمی و سردی اور بارش و طوفان وغیرہ آئے، مگر انؑ کا قیام وغیرہ، سر پر جسم اور آنکھوں و چہرے مبارک۔ پر کوئی تغیر و تبدیلی وغیرہ رونما نہ ہوئی۔ جنّات ان کو زندہ و سلامت جانتے ہوئے تمام عرصہ تعمیر وغیرہ کے کاموں میں مصروف رہے۔ یہاں تک کہ عصا کو گھن لگ جانے کی وجہ سے کھایا گیا اور ٹوٹ گیا۔ پھر حضرت سلیمانؑ علیہ السّلام کا جسم مبارک گر پڑا اور اس طرح جنّات پر ان کی موت ظاہر ہو گئی۔ اُن کو بہت ندامت ہوئی کہ وہ اپنی لاعلمی کی وجہ سے ایک طویل عرصہ تک خواہ مخواہ کی محنت و مشقت میں مبتلا رہے۔ (سبا آیات ۱۲ تا ۱۴)

... وَمِنَ الْجِنِّ مَنْ يَّعْمَلُ بَيْنَ يَدَيْهِ بِاِذْنِ رَبِّهٖ ؕ وَمَنْ يَّزِغْ مِنْهُمْ عَنْ اَمْرِنَا نُذِقْهُ مِنْ عَذَابِ السَّعِيْرِ ۝

... اور جنّات میں کتنے ایسے تھے جو ان کے رب کے حکم سے ان کے سامنے محنت و مشاقہ کرتے تھے اور جو کوئی ان میں سے ہمارے حکم سے پھرتا ہم اسے دوزخ کا عذاب چکھا دیتے۔

marfat.com

يَعْمَلُوْنَ لَهٗ مَا يَشَآءُ مِنْ
مَّحَارِيْبَ وَتَمَاثِيْلَ وَ
جِفَانٍ كَالْجَوَابِ وَقُدُوْرٍ
رّٰسِيٰتٍ ؕ اِعْمَلُوْٓا اٰلَ دَاوٗدَ
شُكْرًا ؕ وَقَلِيْلٌ مِّنْ عِبَادِيَ
الشَّكُوْرُ ۝

اور وہ (جنات) اُنؑ (حضرت سُلیمان علیہ السّلام) کے لئے جو وُہؑ چاہتے بناتے رہتے مثلاً (مستحکم) قلعے اور تمثیلیں (ڈھالی ہُوئی یا تراشی ہوئی چیزیں) اور لگن جیسے حوض اور (بڑی بڑی) ایک ہی جگہ جمی ہوئی دیگیں (اور) اے (حضرت) داؤدؑ کے اہلِ خانہ (میری) شکر گزاری کرتے رہو اور میرے بندوں میں (میری عنایات و احسانات پر) شکر ادا کرنے والے بہت کم ہوتے ہیں۔

فَلَمَّا قَضَيْنَا عَلَيْهِ الْمَوْتَ مَا
دَلَّهُمْ عَلٰى مَوْتِهٖٓ اِلَّا دَآبَّةُ
الْاَرْضِ تَاْكُلُ مِنْسَاَتَهٗ ۚ فَلَمَّا
خَرَّ تَبَيَّنَتِ الْجِنُّ اَنْ لَّوْ كَانُوْا
يَعْلَمُوْنَ الْغَيْبَ مَا لَبِثُوْا
فِي الْعَذَابِ الْمُهِيْنِ ؕ ۝

(سبا۔ آیات ۱۲ تا ۱۴)

پھر جب ہم نے اُن کے لئے موت کا حکم صادر فرمایا تو کسی چیز نے ان (جنّات) کو اُنؑ کی موت سے آگاہ نہ کیا، بجز گھن کے کیڑے کے، جو سُلیمانؑ کے عصا کو کھاتا رہا پھر (مسجد کی تعمیر و مرمّت کا کام ہوتا رہا اور) جب وُہؑ گر پڑے تب جنّات کو کو معلوم ہُوا (کہ حضرت سُلیمان علیہ السّلام مر چکے ہیں اور ان پر یہ بھی عقدہ کھلا کہ) اگر وُہ (جنّات) غیب (کی بات) جانتے ہوتے تو اس (خواہ مخواہ کے محنت و مشقّت کے) ذلّت والے عذاب میں نہ (پھنسے) رہتے۔

marfat.com

<u>نتیجہ صریح</u> :- ۱- حضرت سلیمانؑ علیہ السلام کے عصاء کو اگر گھن کا کیڑا نہ کھاتا تو اُنؑ کا جسم مبارک صدیوں تک اسی قیام و نشست میں رہتا اور جنات وغیرہ کو خبر تک نہ ہوتی کہ ان کی وفات ہو چکی ہے۔

حدیث مبارک :- ... اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَآءِ

۲- انبیاء اکرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کا سونا و جاگنا، کھانا و پینا اور نہ کھانا، نہ پینا، سُننا و بولنا، دیکھنا و جاننا، چلنا و پھرنا اور علم و فہم ... سب کچھ عطائے خصوصی ہوتا ہے اور دیگر اُمّتیوں کے لئے چاہے وہ جن و انس ہوں، ان کی موت کا پتہ چلانا یا معلوم کرنا ممکن نہیں ہوتا۔

فَفَهَّمْنٰهَا سُلَيْمٰنَ

ہم (اللہ تعالیٰ) نے حضرت سلیمان (علیہ السلام) کو معاملہ فہمی کا علم عطا کیا

marfat.com

باب: ۱۰

حضرت عیسیٰ (علیہ الصلوٰۃ والسلام)

اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کی تخلیق و پیدائش بغیر باپ کے فرمائی۔ ان کی والدہ ماجدہ حضرت مریم علیہا السلام کو اس بارے میں اللہ تعالیٰ نے پہلے ہی سے مطلع فرما دیا تھا (سورۃ آل عمران آیات ۴۵ تا ۶۰ اور سورۃ مریم آیات ۱۶ تا ۳۷ اور دیگر سورتوں میں بھی اس امر کا ذکر ہے) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تخلیق اللہ تعالیٰ کی شانِ پاک "کُنْ فَیَکُوْنُ" کی مظہر ہے اور ایسے ہی تھا جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تخلیق بغیر ماں باپ کے فرمائی۔

اِنَّ مَثَلَ عِیْسٰی عِنْدَ اللّٰہِ	بے شک عیسیٰؑ کی مثال اللہ تعالیٰ کے
کَمَثَلِ اٰدَمَ خَلَقَهٗ مِنْ تُرَابٍ	نزدیک آدمؑ کی سی ہے کہ اُن کو مٹی سے
ثُمَّ قَالَ لَهٗ کُنْ فَیَکُوْنُ ○	بنایا پھر اُس کو کہا کہ ہو جاؤ وہ ہو گیا۔

(آلِ عمران، آیت: ۵۹)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں، جو خصوصی طور پر بنی اسرائیل کی طرف بھیجے گئے اور اللہ تعالیٰ نے اُنؑ کو کتاب و حکمت کی باتیں اور تورات و انجیل کا علم بھی عطا فرمایا تھا۔

جب فرشتوں اور حضرت جبرائیل علیہ السلام نے حضرت مریمؑ کو ایک "کلمۃ" ایک (بن باپ کے) بیٹے کی، رب العالمین کے حکم سے بشارتؐ خبر دی۔۔۔۔ تو وہ بول اُٹھیں کہ (میں غیر شادی شدہ ہوں اور) میرے ہاں لڑکا کیسے جنم لے گا۔ مجھے تو کسی بشر نے ہاتھ تک نہیں لگایا۔ تو فرمایا

marfat.com

گیا کہ اللہ تعالیٰ تو ”کن فیکون“ کا مالک ہے اور وہ جسے چاہتا ہے تخلیق فرما دیتا ہے۔ (آلِ عمران، آیات ۴۵ تا ۴۷ اور مریم، آیات ۱۷ تا ۲۷)

قَالَتْ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِىْ وَلَدٌ وَّلَمْ يَمْسَسْنِىْ بَشَرٌ ۭ قَالَ كَذٰلِكِ اللّٰهُ يَخْلُقُ مَا يَشَاۗءُ ۭ اِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ۝

(آلِ عمران، آیت: ۴۷)

وہؓ بولیں اے میرے رب میرے ہاں لڑکا کیونکر ہوگا حالانکہ مجھے کسی بشر نے ہاتھ تک نہیں لگایا (مجھے کسی بشر نے چھوا تک نہیں) فرمایا اللہ تعالیٰ یوں ہی پیدا کرتا ہے جو چاہتا ہے۔ جب وہ کسی کام کا ارادہ کر لیتا ہے تو اسکو یہی کہتا ہے ”ہو جا سو وہ ہو جاتا ہے“

وَيُعَلِّمُهُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ۝ وَرَسُوْلًا اِلٰى بَنِىْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ ڏ

(آلِ عمران، آیات ۴۸ تا ۴۹)

اور وہ (اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کو کتاب و حکمت اور تورات و انجیل (سب کچھ) سکھا دے گا۔ اور (وہؑ) بنی اسرائیل کی طرف رسولؑ ہوں گے۔۔۔

وَقَفَّيْنَا عَلٰٓي اٰثَارِهِمْ بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ ۠ وَاٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ فِيْهِ هُدًى وَّنُوْرٌ ۙ وَّمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝

(المائدہ، آیت: ۴۶)

اور ان رسل و انبیاء کے بعد (اُس کے نسل سے) اُنہی کے نقش قدم ہم نے عیسیٰ بن مریمؑ کو بھیجا جو کتاب تورات کی جو (اُنؑ سے) پہلے موجود تھی تصدیق کرتے تھے اور ہم نے اُن کو انجیل (بھی) دی جس میں ہدایت اور نور تھے اور یہ کتاب (انجیل بھی) اپنے سے قبل والی کتاب تورات کی تصدیق اور متقین کے لئے ہدایت اور نصیحت تھی۔۔۔۔

marfat.com

وَاِذْ قَالَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ یٰبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْکُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَمُبَشِّرًۢا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِی اسْمُهٗۤ اَحْمَدُ ؕ فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِالْبَیِّنٰتِ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِیْنٌ ۝

(الصّف، آیت ٦:)

اور جب عیسیٰ ابن مریمؑ نے کہا کہ اے بنی اسرائیل میں اللہ کا رسول ہوں (جو تمہاری طرف بھیجا گیا ہوں) میں تصدیق کرنے والا تورات کا ہوں جو مجھ سے پہلے آئی ہے اور خوشخبری سنانے والا ہوں ایک رسول (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کی جو میرے بعد آئیں گے ان کا نام احمدؐ ہے (علیہ الصلوٰۃ والسلام) (بمعنی محمود تعریف کیا ہُوا) لیکن اس قوم کی بدنصیبی دیکھو کہ) پھر جب وہؐ (خاتم النبیین علیہ الصلوٰۃ والسلام) کھلی نشانیاں (روشن دلائل معجزات) لے کر آئے تو (یہ لوگ) کہنے لگے کہ یہ صریح جادو ہے۔

ان آیات شریف کی روشنی میں یہ بالکل واضح ہے کہ حضرت عیسیٰؑ علیہ السّلام اللہ تعالےٰ کے رسُول النبی ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے ان کو کتاب و حکمت اور تورات و انجیل کا علم عطا فرمایا اور اُنؑ کو کتاب انجیل دی گئی جو تورات کی تصدیق کرتی تھی۔ حضرت عیسیٰ علیہ الصّلوٰۃ والسّلام خصوصی طور پر بنیٓ اسرائیل کی جانب رسُول النّبی تھے اور انہوںؑ نے بھی اپنی قوم کو بشارت و خوشخبری دی کہ میرے بعد ایک رسُولِ مقبولؐ (علیہ الصّلوٰۃ والسّلام) تشریف لائیں گے، جن کا نام مبارک احمدؐ (علیہ الصّلوٰۃ والسّلام) ہو گا۔ بمعنی محمود، بہت تعریف کیا ہُوا۔

marfat.com

اللہ تعالٰی کی یہ خاص عنایات و نوازشات ہیں، جن و انس وغیرہ اور عالمین پر کہ اُس نے پہلی کُتب سماوی میں، مثلاً تورات و انجیل میں اپنے آخری رسُول النبی، حضرت محمد مُصطفٰی، احمد مُجتبٰی، رحمت للعالمین علیہ الصلوٰۃ والسلام کی فی الواقعہ بعثت سے صدیوں پہلے آپؐ کی آمد و تشریف آوری کی بشارت دے رکھی تھی۔

یہی نہیں بلکہ آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ساتھیوں اور اصحاب اکرامؓ کی مثالیں بھی ان کُتب میں موجود تھیں۔ یہ اُس مالک و خالقِ کائنات، رب العالمین کی حکمتیں و معرفتین ہیں کہ اس نے صاحبِ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کا تذکرہ مُبارک کُل عالمین میں سالہا سال پہلے ہی فرما دیا تھا۔

اللہ تعالٰی نے ہماری ہدایت کے لئے تمام عالم میں جتنے بھی رُسُل و انبیاء اکرام (علیہم الصلوٰۃ والسلام) مبعوث فرمائے ان کو علم و حکمت، فضیلت و عظمت اور معجزات و برکات کے ساتھ بھیجا تاکہ وہ سب اپنے اپنے وقتوں کے دوران، اپنی اپنی آبادیوں اور قوموں میں بہت مؤثر انداز سے ہر خاص و عام کو تبلیغ و ہدایت کر سکیں... اور اللہ تعالٰی نے اس مقصد کے لئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی رُوح القدُس (حضرت جبرآئیل علیہ السلام) کے ساتھ مدد فرمائی۔

...وَآتَيْنَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنَاتِ وَأَيَّدْنَاهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ ...(البقرہ آیات ۸۷، ۲۵۳، المائدہ آیت: ۱۱۰)

...اور ہم نے عیسیٰ ابن مریم کو صریح مُعجزے عطا کئے اور رُوح القدُس (پاکیزہ رُوح، حضرت جبرآئیل) سے اُن کی مدد فرمائی)

اللہ تعالٰی کی یہ حکمتِ خاص تھی کہ اس نے حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام

marfat.com

کی تخلیق مٹی سے بغیر باپ کے اپنی شانِ پاک "کُن فیکُون" کے تحت فرمائی۔

.....خَلَقَهٗ مِنۡ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهٗ كُنۡ فَيَكُوۡنُ ؈ اس (اللہ تعالیٰ) نے انؑ کو مٹی سے بنایا پھر اس سے کہا کہ ہو جا وہ ہو گیا۔

(آلِ عمران، آیت ۵۹)

قَالَتۡ رَبِّ اَنّٰى يَكُوۡنُ لِىۡ وَلَدٌ وَّلَمۡ يَمۡسَسۡنِىۡ بَشَرٌ‌ ؕ قَالَ كَذٰلِكِ اللّٰهُ يَخۡلُقُ مَا يَشَآءُ‌ ؕ اِذَا قَضٰۤى اَمۡرًا فَاِنَّمَا يَقُوۡلُ لَهٗ كُنۡ فَيَكُوۡنُ ؈ وہ (حضرت مریمؑ) بولیں اے میرے رب میرے ہاں لڑکا کیونکر پیدا ہو گا حالانکہ کسی بشر نے مجھے ہاتھ تک نہیں لگایا فرمایا کہ اللہ تعالیٰ یوں ہی پیدا کرتا ہے جو چاہتا ہے رجب وہ کسی کام کا ارادہ کر لیتا ہے تو اس کو یہی کہتا ہے "ہو جا پس وہ ہو جاتا ہے"۔

(آل عمران، آیت: ۴۷)

توحید باری تعالیٰ کیلئے اور شرک کے سدِ باب کے لئے اللہ تعالےٰ نے سُورۃ اخلاص میں پہلے ہی فرما دیا تھا (سُورۃ اخلاص ۲۲ شمارہ پر نازل ہُوئی جبکہ سُورہ آلِ عمران کا ۸۹ اور سُورۃ مریم کا ۴۴ ویں شمارے پر نزول ہُوا) کہ:۔

لَمۡ يَلِدۡ ۙ وَلَمۡ يُوۡلَدۡ ؈ "نہ اس کے کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے"۔

... مگر اللہ تعالےٰ نے اس ضمن میں حضرت عیسیٰؑ ابن مریمؑ علیہ السّلام کی پیدائش کے موقع پر اعادہ و تاکید کے لئے پھر فرما دیا کہ اللہ تعالےٰ کا کوئی بیٹا نہیں ہے۔ وہ پاک ذات ہے تاکہ مخلوق کسی شک و شبہ اور شرک میں مُبتلا نہ ہو اور مشرکین وغیرہ کسی حجت و دلیل بازی سے باز رہیں (مریم، آیت: ۳۵)

اللہ تعالیٰ نے اس آیت شریف میں اپنی شان پاک "کُن فیکُون ؈" پر زور دیا ہے اور پھر دُہرایا ہے یعنی وہ جس کیلئے کہتا ہے "ہو جا وہی ہو جاتا ہے"

marfat.com

مَا کَانَ لِلّٰہِ اَنۡ یَّتَّخِذَ مِنۡ وَّلَدٍ ۙ سُبۡحٰنَہٗ ؕ اِذَا قَضٰۤی اَمۡرًا فَاِنَّمَا یَقُوۡلُ لَہٗ کُنۡ فَیَکُوۡنُ

(مریم، آیت ۳۵)

اللہ تعالیٰ کی یہ شان نہیں کہ وہ کسی کو بیٹا بنائے۔ وُہ تو (اس سے) پاک ہے جب وہ کسی کام کے کرنے کا فیصلہ کر لیتا ہے۔ پس اس کو یہی کہتا ہے "کُن (ہو جا) تو وہ ہو جاتا ہے (یعنی اللہ تعالیٰ کُن فیکُون کا مالک ہے)

..... وَلَا تَقُوۡلُوۡا ثَلٰثَۃٌ ؕ اِنۡتَہُوۡا خَیۡرًا لَّکُمۡ ؕ اِنَّمَا اللّٰہُ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ ؕ سُبۡحٰنَہٗۤ اَنۡ یَّکُوۡنَ لَہٗ وَلَدٌ ۘ .....

(النساء، آیت: ۱۷۱)

(اللہ تعالیٰ نے خصوصی طور پر اہل کتاب کو مخاطب کر کے کہا) اور یہ نہ کہو کہ معبود (یا خدا) تین ہیں۔ (اس تثلیث کے عقیدہ سے) باز آؤ یہ تمہارے حق میں بہتر ہے بیشک اللہ تعالیٰ ہی معبود واحد ہے وہ اس سے پاک ہے کہ اس کے لئے کوئی بیٹا (یا اولاد) ہو

یعنی

اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰؑ علیہ السّلام کے جسم مبارک کو مٹی سے بنا کر کُن فَیَکُوۡنُ فرمایا۔ پس وُہ بن گئے (جیسے اللہ تعالیٰ چاہتا تھا) اور وُہ ہو گئے، حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریم علیہ السّلام۔ یہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ ہے اور اس کی شان پاک " کُن فیکُون" کا اظہار ہے۔ اللہ تعالےٰ ہی نے ہزاروں سال قبل حضرت آدم علیہ السلام کے جسم مبارکؑ کو مٹی سے بنا کر انؑ کی بغیر ماں باپ کے تخلیق فرمادی تھی اور اُسی وحدہٗ لاشریک نے حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کی بغیر باپ کے تخلیق فرمادی اور ان اجسام مبارکؑ کو نبوت اور رسالت سے نوازا۔ وہ خالقِ کائنات، ربّ العالمین ہے اور کُن فیکُون کا مالک ہے

marfat.com

وہ جیسے چاہے کر گزرتا ہے اور وہ کسی کے سامنے جوابدہ نہیں۔

اللہ تعالیٰ کو حضرت مریم علیہا السّلام اور حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السّلام کی عزت و پاکیزگی بہت عزیز تھی۔ لوگ طرح طرح کی باتیں کرتے تھے۔ مگر چونکہ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے حکم، کُن فیکوُن سے ہُوا، اللہ تعالیٰ نے ان کی پاکیزگی اور اس عمل کی سچائی کو منظرِ عام پر لانے اور بلند و بالا کرنے کے لئے اُن کو ماں کی گود و گہوارہ میں ہی زبان مبارک عطا فرمادی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کے اس معجزے و دُوسرے معجزوں اور دیگر حقائق کا سُورہ آلِ عمران آیات ۴۲ تا ۵۰، النساء آیت ۱۷۱ اور مریم آیات ۱۶ تا ۳۷ میں اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں تفصیل کے ساتھ ذکر فرمایا ہے۔ حضرت مریمؑ لوگوں کی اُلٹی سیدھی باتوں اور اعتراضات کا جواب دینے کے لئے اپنے بچے کو اشارہ کرتی ہیں کہ وُہ ان لوگوں کو خُود بخوُد جواب دیں تاکہ ان کی تسلی و تشفی ہو جائے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام ابھی بالکل بچے ہی تھے، گہوارہ اور ماں کی گود میں رہنے والے، وُہ بچے بھی جواب دیتے ہیں۔

فَاَتَتْ بِهٖ قَوْمَهَا تَحْمِلُهٗ ؕ قَالُوْا يٰمَرْيَمُ لَقَدْ جِئْتِ شَيْـًٔا فَرِيًّا ۝ يٰۤاُخْتَ هٰرُوْنَ مَا كَانَ اَبُوْكِ امْرَاَ سَوْءٍ وَّمَا كَانَتْ اُمُّكِ بَغِيًّا ۝ فَاَشَارَتْ اِلَيْهِ ؕ قَالُوْا كَيْفَ نُكَلِّمُ مَنْ كَانَ فِى الْمَهْدِ صَبِيًّا ۝ (آیت ۲۷ تا ۲۹)	پس وُہ بچہ کو لیئے ہُوئے اپنی قوم کے پاس آئیں۔ وہ کہنے لگے اے مریمؓ یہ تو نے بڑی بُری بات کی اے ھارون کی بہنؓ۔ نہ تیرا باپ بُرا آدمی تھا، نہ تیری ماں بُرائی یا بدی والی تھی۔ انہوںؓ نے اس (بچہ) کی طرف اشارہ کیا (کہ یہ بچہ ہی جواب دے گا) لوگوں نے کہا کہ ہم اس بچہ سے کیسے بات کریں جو ابھی گہوارہ میں ہے۔

marfat.com

زبانِ مُبارک

حضرت عیسیٰؑ رسُول النّبی علیہ السلام گہوارہ کی عمر میں ہی اُن لوگوں کو جواب دیتے ہیں:

قَالَ اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰہِ قف آتٰنِیَ الْکِتٰبَ وَجَعَلَنِیْ نَبِیًّا ۙ (آیت، ۳۰)

وُہ (بچے ہی) بولے کہ بے شک میں اللہ تعالیٰ کا بندہ ہوں مجھ کو اس نے کتاب دی ہے اور مجھ کو اس نے نبی بنایا ہے۔

وَّجَعَلَنِیْ مُبٰرَکًا اَیْنَ مَا کُنْتُ ص وَاَوْصٰنِیْ بِالصَّلٰوۃِ وَالزَّکٰوۃِ مَادُمْتُ حَیًّا ۖ (آیت، ۳۱)

اور مَیں جہاں کہیں بھی ہوں مُجھے (اللہ تعالیٰ نے) بابرکت بنایا ہے اور جب تک مَیں زندہ ہوں مجھے نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیا ہے۔

وَّبَرًّا بِوَالِدَتِیْ ز وَلَمْ یَجْعَلْنِیْ جَبَّارًا شَقِیًّا ہ (آیت، ۳۲)

اور مجھے اپنی والدہؓ کے ساتھ اچھا سلوک کرنے والا (بنایا ہے) اور مجھے سرکش و شقی نہیں بنایا ہے۔

وَالسَّلٰمُ عَلَیَّ یَوْمَ وُلِدْتُّ وَیَوْمَ اَمُوْتُ وَیَوْمَ اُبْعَثُ حَیًّا ہ (آیت، ۳۳)

اور (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) مُجھ پر سلامتی ہے جس دن مَیں پیدا ہُوا اور جس دن مَیں مروں گا اور جس دن مَیں زندہ کر کے اٹھایا جاؤں گا۔

ذٰلِکَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ ج قَوْلَ الْحَقِّ الَّذِیْ فِیْہِ یَمْتَرُوْنَ ہ (آیت نمبر ۳۴)

(یہ گہوارہ میں باتیں کرنے والے) وُہ عیسیٰؑ ابنِ مریمؓ ہیں (اور یہ) وہ حق بات ہے (حضرت عیسیٰؑ علیہ السّلام کی پیدائش کا واقعہ) جس میں لوگ شک کرتے ہیں۔

عالمِ گہوارہ اور طفلی میں ہی اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰؑ رسُول النّبی علیہ السّلام

marfat.com

کو قوتِ گویائی عطا فرمادی اور وہ اپنی زبان مُبارک بچپن میں ہی اپنی والدہ ماجدہؑ کے اشارہ کرنے پر تمام لوگوں کو ان کے شکوک و شبہات اور اعتراضات کا جواب دے دیتے ہیں۔ جیسے اوپر سُورۃ مریم کی آیات ۳۰ تا ۳۴ میں بیان ہُوا ہے۔

اللہ تعالےٰ کی جانب سے عالمِ طفلی میں حضرتِ عیسیٰ علیہ السّلام کو زبان عطا ہونا اور اُنؑ کا گہوارہ میں ہی لوگوں سے باتیں کرنا۔ یہ اُنؑ کا پہلا مُعجزہ تھا (اسی مُعجزے کا ذکر یعنی اُنؑ کا عالمِ طفلی میں لوگوں سے باتیں کرنا سُورۃ آلِ عمران کی آیت ۴۶ اور سُورۃ المائدہ کی آیت ۱۱۰ میں بھی بیان ہُوا ہے)۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰؑ، رسُول النّبی علیہ السّلام کو ایسا ذہن و قلب عطا فرمایا کہ وہ بچپن میں ہی چند بہت اہم مستقبل کی خبروں اور آنے والے واقعات کا بتائے جارہے ہیں مثلاً

اللہ تعالیٰ نے اُنؑ کو کتاب دی ہے اور ان کو نبیؑ یعنی رسُول النّبی علیہ السّلام بنایا ہے۔

انہیںؑ بابرکت بنایا ہے اور وہؑ نظام صلوٰۃ و زکوٰۃ قائم کریں گے اور اپنی والدہ ماجدہ کے ساتھ نیک سلوک کرنے والے ہوں گے نہ کہ جبّار و شقی (القلب)

وہ واقعہ بھی بہت اہم ہے کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کے حواری اُنؑ سے کہتے ہیں کہ کیا آپؑ کا ربّ آسمان سے ہمارے لئے کھانوں سے بھرا ہُوا خوان اُتار سکتا ہے تاکہ اُن کو آسمان سے نازل شُدہ بے محنت غذائیں مہیّا ہو جائیں (حضرت مُوسیٰ علیہ السّلام کی قوم کیلئے منّ و سلویٰ اُترتا تھا) حضرت عیسیٰ

marfat.com

علیہ السلام نے اُن کو سمجھایا کہ اللہ تعالٰے سے ڈرو اگر تم ایمان والے ہو (ہو سکتا ہے کہ اُن کی ایسی آسائشوں کی طلب سے وہ کسی امتحان میں نہ مُبتلا ہو جائیں) مگر حواریوں کے اصرار پر حضرت عیسٰی علیہ السلام اپنی زبان مبارک سے اللہ تعالٰے کے حضور "مَائِدَۃً مِّنَ السَّمَآءِ" کے لئے دُعا عرض کرتے ہیں جسے قبولیت عطا ہوتی ہے۔

اِذْ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ هَلْ يَسْتَطِيْعُ رَبُّكَ اَنْ يُّنَزِّلَ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ ۭ قَالَ اتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ (آیت، ۱۱۲)

جب حواریوں نے کہا اے عیسٰی ابن مریمؑ کیا تمہارا رب یہ کر سکتا ہے کہ وہ ہم پر آسمان سے ایک بھرا ہوا خوان اتارے (تاکہ ان کو اوپر سے بے محنت غذا مہیا ہو جائے) اُنہوںؑ (اس پر حضرت عیسٰی علیہ السلام) نے فرمایا اگر تم ایمان رکھتے ہو تو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔

قَالُوْا نُرِيْدُ اَنْ نَّاْكُلَ مِنْهَا وَتَطْمَىِٕنَّ قُلُوْبُنَا وَنَعْلَمَ اَنْ قَدْ صَدَقْتَنَا وَنَكُوْنَ عَلَيْهَا مِنَ الشّٰهِدِيْنَ ۝ (آیت، ۱۱۳)

اور بولے ہماری تو بس خواہش ہے کہ ہم اس (خوانِ نعمت) میں سے کھائیں اور ہمارے دل مطمئن ہو جائیں اور ہم جان لیں کہ آپؑ نے ہم سے سچ کہا ہے اور ہم اس (خوانِ نعمت کے اُترنے) پر گواہ رہیں۔

حضرت عیسٰی علیہ السلام حواریوں کے اصرار پر "مائدہ" کے لئے دُعا کرتے ہیں۔

قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰيَةً مِّنْكَ ۚ وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ

(حضرت) عیسٰی ابنِ مریم نے دُعا کی اے اللہ تعالیٰ اے ہمارے رب ہم پر آسمان سے خوانِ نعمت نازل فرما کہ ہمارے اگلے اور پچھلوں کے لئے وہ عید (یعنی خوشی کا دن) ہو اور یہ (خوان

marfat.com

الرّٰزِقِیْنَ ٥

(آیت، ۱۱۴)

قَالَ اللّٰهُ اِنِّیْ مُنَزِّلُهَا عَلَیْکُمْ فَمَنْ یَّکْفُرْ بَعْدُ مِنْکُمْ فَاِنِّیْٓ اُعَذِّبُهٗ عَذَابًا لَّآ اُعَذِّبُهٗٓ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِیْنَ ٥ (آیت، ۱۱۵)

(سورۃ المائدہ، آیات ۱۱۲ تا ۱۱۵)

تیری طرف سے نشانی ہو اور تو ہمیں رزق عطا فرما اور تو سب سے بہتر رزق عطا فرمانے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں بے شک تم پر وہ خوان اتاروں گا لیکن ان کو تنبیہہ کر دو کہ پھر جو کوئی تم میں سے اس کے بعد ناشکری کریگا تو میں اس کو ایسا عذاب دوں گا کہ کسی کو بھی دنیا میں ویسا عذاب نہیں دوں گا (ویسا عذاب نہیں دیا گیا ہے یا نہیں دیا جائے گا)

زبانِ مبارک

زبانِ ناطق "فِی الْمَھْدِ وَ کَھْلًا" اور زبانِ دعا، زبان مقبول بارگاہِ رب العالمین "رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَیْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ" کے علاوہ اللہ تعالےٰ نے حضرت عیسیٰؑ رسول النبی علیہ السلام کے پھونک و دم مبارک میں اور اُنؑ کے قول و فعل مبارک میں اپنا حکم "اِذْنِ اللّٰه" عطا کیا تھا کہ

وہؑ مٹی سے پرندے کی شکل کا پتلا بنا کر اس میں پھونک مارتے تو وہ ٹھیک ٹھاک پرندہ بن جاتا۔

وہؑ مادر زاد اندھے کو اور کوڑھی، برص والے کو دم کرتے، نابینا آنکھوں و برص پر اپنا یدِ مبارک سہلاتے و پھیرتے تو اُن لوگوں کو بینائی و آنکھیں عطا ہو جاتیں اور برص وغیرہ ٹھیک ہو جاتا۔

وہؑ مردے (موتیٰ) کو زندہ کر دیتے اور زندہ کر کے (قبور سے) باہر نکال دیتے تھے۔

وہؑ اس کا بھی بتا دیتے تھے، لوگ جو کچھ بھی اپنے گھروں میں سے

marfat.com

کھا کر آتے یا پھر گھروں میں کھانے کے لئے چھوڑ کر رکھ آتے تھے ۔

حضرت عیسیٰؑ علیہ السلام کے یہ کوائف جسمِ مبارک و معجزات ہیں جن کا تذکرہ سورۃ آلِ عمران اور المائدۃ میں بیان ہوا ہے ۔

وَرَسُولًا إِلَىٰ بَنِي إِسْرَائِيلَ ۵ أَنِّي قَدْ جِئْتُكُمْ بِآيَةٍ مِنْ رَبِّكُمْ ۙ أَنِّي أَخْلُقُ لَكُمْ مِنَ الطِّينِ كَهَيْئَةِ الطَّيْرِ فَأَنْفُخُ فِيهِ فَيَكُونُ طَيْرًا بِإِذْنِ اللَّهِ ۖ وَأُبْرِئُ الْأَكْمَهَ وَالْأَبْرَصَ وَأُحْيِي الْمَوْتَىٰ بِإِذْنِ اللَّهِ ۖ وَأُنَبِّئُكُمْ بِمَا تَأْكُلُونَ وَمَا تَدَّخِرُونَ فِي بُيُوتِكُمْ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ۵

(آل عمران، آیت ۴۹)

اور (اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰؑ علیہ السلام کو) بنی اسرائیل کی طرف رسول بنا کر بھیجے گا کہ بیشک میں تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس نشانی لے کر آیا ہوں (پھر وہ ان سے کہیں گے کہ دیکھو) میں تمہارے لئے مٹی سے پرندہ کی شکل کا ایک پتلا بناتا ہوں، پھر اس میں پھونک مارتا ہوں تو وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے ایک پرندہ بن جاتا ہے اور میں اللہ تعالیٰ کے حکم سے مادر زاد اندھے کو اور کوڑھی کو اچھا کرتا ہوں اور مردے کو زندہ کرتا ہوں اور تم جو کچھ کھا کر آؤ یا اپنے گھروں میں رکھ کر آؤ میں تم کو بتا دیتا ہوں ۔ اس میں تمہارے لئے پوری پوری نشانی ہے اگر تم ایمان رکھتے ہو ۔

إِذْ قَالَ اللَّهُ يَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ اذْكُرْ نِعْمَتِي عَلَيْكَ وَعَلَىٰ وَالِدَتِكَ إِذْ أَيَّدْتُكَ بِرُوحِ

جب اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے عیسیٰؑ ابن مریمؓ میرے ان احسانات کو یاد کرو جو میں نے تم پر اور تمہاری والدہ پر کیے جب میں

marfat.com

الْقُدُسِ تُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ
وَكَهْلًا وَاِذْ عَلَّمْتُكَ الْكِتٰبَ وَ
الْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ
وَاِذْ تَخْلُقُ مِنَ الطِّيْنِ كَهَيْئَةِ
الطَّيْرِ بِاِذْنِيْ فَتَنْفُخُ فِيْهَا
فَتَكُوْنُ طَيْرًا بِاِذْنِيْ وَتُبْرِئُ
الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ بِاِذْنِيْ وَ
اِذْ تُخْرِجُ الْمَوْتٰى بِاِذْنِيْ وَاِذْ
كَفَفْتُ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ عَنْكَ
اِذْ جِئْتَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَقَالَ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ اِنْ هٰذَآ
اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝
(المآئدۃ، آیت ۱۱۰)

نے روح القدس (حضرت جبرائیل علیہ السلام) سے تمہاری مدد کی تم گہوارہ (گود) میں اور بڑی عمر میں لوگوں سے (ایک ہی طرح سے) باتیں کرتے تھے اور جبکہ میں نے تم کو کتاب اور حکمت اور تورات اور انجیل کی تعلیم دی اور جب تم پرندے کی شکل کا جانور میرے حکم سے مٹی سے بناتے تھے، پھر اس میں پھونک مارتے تھے تو وہ میرے ہی حکم سے پرندہ بن جاتا تھا، اور تم مادرزاد اندھے اور کوڑھی کو میرے حکم سے اچھا کرتے تھے اور تم مُردوں کو میرے حکم سے زندہ کر کے نکالتے تھے اور جب (بنی اسرائیل ان سے منکر ہوئے اور تمہیں قتل کرنے اور نقصان پہنچانے پر آمادہ ہوئے تو یاد کرو کہ) میں نے بنی اسرائیل (کے ہاتھوں کو ایسا کرنے) کو تم سے روکا دیا تھا جب تم ان کے پاس کھلی نشانیاں (یہ واضح دلائل) لے کر گئے تو جو اُن میں کافر تھے کہنے لگے کہ یہ تو صریح جادو ہے۔

جسم مبارک آسمانوں پر

بنی اسرائیل میں جو منکر و کافر تھے اور جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان نہیں لائے تھے، وہ طرح طرح کے اُن کے خلاف جادوگری وغیرہ کے بہتان باندھتے تھے۔ ان لوگوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کرنے یا سولی دینے کا منصوبہ

marfat.com

بنا لیا تھا، مگر آخری وقت پر انہی میں سے ایک شخص کی شکل و شباہت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی سی ہو گئی تھی اور انہوں نے اسی شخص کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے شبہ میں سولی پر لٹکا دیا اور مار ڈالا۔ بعد میں ان کو یہ شبہ گزرا کہ اس شخص کی شکل و شباہت تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ملتی جلتی ہے، مگر باقی جسم اور دھڑ نہیں۔ پھر منکرین کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تلاش کا احساس ہوا، مگر اس سے پہلے ہی اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنی حکمت عملی سے آسمانوں پر اٹھا لیا تھا اور وہیں متمکن فرما دیا۔ جب تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے واپس زمین پر نہیں بھیج دیئے جاتے اور اسی طرح اللہ تعالیٰ نے منکرین و کافرین کے مکر و فریب کو ختم کیا۔

یہ اللہ تعالیٰ کی خاص حکمت و عطا تھی کہ ایک رسول النبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بغیر والد کے تخلیق فرمایا، ان کے جسد ترابی کو "کلمۃ" کہا اور پھر ان کے جسم مبارک کو منکرین و کافرین کی شر (قتل و سولی کے منصوبہ) سے بچانے کے لئے ان کو آسمان پر اپنی طرف اٹھا لیا۔

جسم مبارک

وَقَوۡلِهِمۡ اِنَّا قَتَلۡنَا الۡمَسِيۡحَ عِيۡسَى ابۡنَ مَرۡيَمَ رَسُوۡلَ اللّٰهِ‌ۚ وَمَا قَتَلُوۡهُ وَمَا صَلَبُوۡهُ وَلٰـكِنۡ شُبِّهَ لَهُمۡ‌ؕ وَاِنَّ الَّذِيۡنَ اخۡتَلَفُوۡا فِيۡهِ لَفِىۡ شَكٍّ مِّنۡهُ‌ؕ مَا لَهُمۡ بِهٖ مِنۡ عِلۡمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ‌ۚ وَمَا قَتَلُوۡهُ يَقِيۡنًا ۙ‏

اور ان لوگوں کا یہ قول (دعویٰ) کہ بیشک ہم نے (حضرت) مسیح عیسیٰ ابن مریم جو اللہ تعالیٰ کے رسول تھے قتل کر دیا۔ حالانکہ نہ انہوں نے ان کو قتل کیا اور نہ صلیب (سولی) پر چڑھایا اور مگر شکل و شباہت کے ملتے جلتے کو (انہوں نے اس شخص کو سولی دے دی اور مار ڈالا)

marfat.com

اور جو لوگ اس (دشمن) میں مختلف قیاس آرائیاں کرتے ہیں وہ اس کے متعلق دھوکے میں پڑے ہوئے ہیں۔ ان کو اس (حقیقتِ حال) کی کچھ خبر نہیں (وہ) تو محض اپنے گمان کی پیروی کر رہے ہیں اور (ان کا دعویٰ، خیال و ظن غلط تھا) انہوں نے ہرگز انؑ (یقیناً حضرت عیسیٰؑ علیہ السلام) کو قتل نہیں کیا۔

بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا (النساء، آیات، ۱۵۷، ۱۵۸) — بلکہ اللہ تعالیٰ نے انؑ کو اپنی طرف اوپر اٹھا لیا (اور آسمانوں میں متمکن فرمایا) اور اللہ تعالیٰ زبردست حکمت والا ہے۔

جسم مبارک كَلِمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ

اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰؑ علیہ السلام کے جسدِ خاکی، جسم مبارک کو "كَلِمَةٌ كَلِمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ" قرار دیا ہے۔ اس امر ربّی کا بیان سورہ آلِ عمران اور النساء میں ہے اور اس کی صفت و خصوصیت کا ذکر سورۃ فاطر میں بھی ہے۔

اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ ۖ اسْمُهُ الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَجِيْهًا فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ۝ (آلِ عمران، آیت: ۴۵)

جب فرشتوں نے کہا اے مریمؑ اللہ تعالیٰ تم کو اپنے ایک امر کی (حکم کی، کلمۃ کی) بشارت دیتا ہے۔ اس کا نام (حضرت) مسیح عیسیٰؑ ابن مریمؑ ہوگا (اور وہؑ) دنیا و آخرت میں بڑی اچھی شکل و صورت والا (بڑے مرتبے والا، عزت والا) ہوگا اور اللہ تعالیٰ کے مقربین میں سے ہوگا۔

فَنَادَتْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَهُوَ قَآئِمٌ يُّصَلِّىْ فِى الْمِحْرَابِ اَنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحْيٰى مُصَدِّقًا

ابھی وہؑ (حضرت زکریا علیہ السلام محراب میں کھڑے نماز ہی پڑھ رہے تھے کہ ان کو فرشتوں نے آواز دی کہ اللہ تعالیٰ آپؑ کو

marfat.com

بِكَلِمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَسَيِّدًا وَّ حَصُوْرًا وَّنَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝

(ایک فرزند حضرت) یحییٰ (کے پیدا ہونے) کی خوشخبری دیتا ہے جو کلمۃ من اللہ (یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کی تصدیق کرنے والا ہوگا اور وہ لوگوں کا سردار (پیشوا) ہوگا اور (اُن کی ایک صفت یہ بھی ہوگی کہ) وہ عورتوں کے پاس نہیں جائیں گے، اور نبیؑ و صالحین میں سے ہوں گے۔

(آلِ عمران آیت ۳۹)

يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ وَلَا تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ ؕ اِنَّمَا الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهٗ ...

اے اہلِ کتاب اپنے دین کی باتوں میں مبالغہ مت کرو اور اللہ تعالیٰ کی شان میں حق کے سوا کچھ نہ کہو بیشک (حضرت) مسیح جو عیسیٰ ابن مریم ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے رسول اور ایک کلمۃ ہیں ....

(النساء آیت: ۱۷۱) ....

اللہ تعالیٰ کی جانب سے "کلمہ" میں ایک خاص صفت و خوبی اس کے اندر موجود ہے کہ "کَلِمُ الطَّیِّبُ" اور "عَمَلٌ صَالِحٌ" اللہ تعالیٰ کی طرف ہی بلند ہوتے ہیں اور اسی کی طرف اوپر اٹھائے جاتے ہیں۔

... ؕ اِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهٗ ؕ ...

اُسی (اللہ تعالیٰ) کی طرف پاک کلمے (کلام پاک کلمہ طیبہ، ذکر اللہ، درود و دعائیں) اور عمل صالح (نیک کام) اوپر جاتے ہیں وہی (ان کو) اوپر اٹھاتا ہے (بلند کرتا ہے)

(فاطر، آیۃ ۱۰)

marfat.com

لہٰذا "کَلِمَۃٌ مِّنَ اللّٰہِ" ہونے کے سبب، حضرت عیسٰی علیہ السّلام کا اللہ تعالیٰ کی طرف اُوپر اٹھایا جانا، بلندی پر آسمانوں میں لے جایا جانا اور وہیں متمکن فرمایا جانا ایک قدرتی امر ۔ امرِ ربّی تھا۔

بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۝

بلکہ اللہ تعالیٰ نے اُن کو اپنی طرف اُوپر اٹھالیا۔
(اور آسمانوں میں متمکن فر دیا)
اور اللہ تعالےٰ زبردست حکمت والا ہے۔

marfat.com

نتائج صریح :

اللہ تعالیٰ کی جانب سے حضرت سیدنا آدمؑ سے لے کر حضرت سیدنا عیسیٰ (علیہم السلام) تک جتنے بھی رُسُل وانبیاء اکرام (علیہم السلام) زمین پر اس کی وحدانیت پھیلانے، شرک وبت پرستی وغیرہ کا سدِ باب کرنے، اسے مٹانے کے لئے اور انس و جن کی رُشد وہدائیت، علم وحکمت اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر وغیرہ کیلئے مبعوث ہوئے۔ کرۂ ارض پر اپنے اپنے عہد واوقات میں تشریف لائے۔ تبلیغ وجد وجہد فرماتے رہے۔ قرآن شریف واحادیث مُبارک کی روشنی میں ہم نے دیکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انؑ کو خصُوصی وامتیازی اجساد واعضائے اجسام عطا فرمائے ہیں جن کی قوت وبرکت سے

— وہؑ، وحدہٗ لاشریک کی وحدانیت پھیلاتے، شرک وشر کا سدِّ باب کرتے، بُرائی کو مٹاتے، حق، ہدائیت وخلائق کی تبلیغ فرماتے، عدل وانصاف اور علم وحکمت پھیلاتے۔

— بعض کسی کو کوئی بات بتاتے، نصیحت فرماتے یا تعبیر بتاتے وہ اٹل ہو جاتی۔ انؑ کی کسی کو ضرب لگ جاتی یا کسی کو گھونسہ لگ جاتا تو اس کا کام تمام ہو جاتا۔ وہؑ دوّر و نزدیک سے سُن و دیکھ لیتے اور جانوروں، طیور وچیونٹیوں وغیرہ سے گفتگو و بات چیت فرما لیتے۔

— بعضؑ کے ہاتھوں سے لوہا، فولاد نرم ہو جاتا اور وہؑ بآسانی اس سے ہتھیار بنا لیتے۔

— بعضؑ مہینوں کا سفر، گھڑیوں میں طے کر لیتے۔ انؑ کی موت واقع ہو جاتی۔ انؑ کا جسم مہینوں تک کھُلے آسمان تلے پڑے رہتا وہ ہر قسم گل سڑ سے محفوظ رہتا اور انکی موت کا انؑ کے جسم سے جن وانس اندازہ نہیں لگا سکتے تھے۔

marfat.com

بعضؑ کے جسم کو آگ ایذا نہ پہنچا سکتی، اُنؑ کا جسم زمین پر لگنے سے یا زدر بازو سے زمین سے چشمے پھوٹ پڑتے۔ اُنؑ کے جسم سے مَس شدہ شئی اور کپڑا دوسروں کے لئے صحت یابی دکیمیا کا اثر رکھتا، اُنؑ کی زبان سے نکلی ہُوئی بات ودُعا مقبول بارگاہ ہوجاتی۔

بعضؑ ذبح شدہ بکھرے ہُوئے پرندوں کو آواز دیتے تو وہ زندہ ہو کر بھاگتے چلے آتے۔ مریض، مادر زاد کوڑھی واندھے یا مرے پر ہاتھ پھیرتے یا دم کرتے تو وہ صحت یاب ہوجاتا اور مُردہ زندہ بھی ہوجاتا اور مٹی سے پرندہ کی مُورتی بنا کر اُس میں پھونک مارتے تو وہ مُورتی زندہ پرندہ بن جاتی۔۔۔۔

لہٰذا رُسل وانبیا اکرام (علیہم السّلام) کے اجسام واعضائے اجسام خصوصی وامتیازی وغیر معمولی نوعیت کے ہیں، مگر اللہ تعالیٰ نے بعض رُسل وانبیاء اکرام (علیہم السّلام) کو بعض پر فضیلت دی۔

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ۘ ۔۔۔ (البقرۃ، آیت ۲۵۳) (اے رسُول کریم، رحمت للعالمین علیک الصلوٰۃ والسّلام) یہ تمام رُسل اکرام جو ہیں) انکو ہم نے بعض کو بعض پر فضیلت دی۔

وَرَبُّكَ اَعْلَمُ بِمَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَلَقَدْ فَضَّلْنَا بَعْضَ النَّبِيّٖنَ عَلٰي بَعْضٍ وَّاٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا (بنی اسرآئیل، آیت ۵۵) آپؐ کا ربّ خوب جانتا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور بیشک ہم نے بعض انبیاء اکرام کو بعض پر فضیلت دی اور (حضرت) داؤد کو (کتاب) زبور عطا کی۔

ے محترم عثمان صاحب ڈپٹی ڈائریکٹر اکاؤنٹس، وزارتِ حج و اوقاف (مذہبی و اقلیتی امُور) میں میرے ساتھ ۷۵، ۱۹۷۲ء میں کام کرتے تھے، بہت عالم فاضل گھرانے سے تعلق رکھتے تھے انہوں نے کلمۃ" اور آیت ۱۰ سورۃ فاطر کا ترجمہ و تشریح ایسے ہی بیان فرمایا تھا جیسے کہ اوپر درج ہے۔ ۷۶-۱۹۷۵ء میں ان کا تبادلہ ریلوے بورڈ میں ہوگیا تھا۔ ۹۵-۱۹۹۲ء میں وہ نیشنل شپنگ کارپوریشن کراچی میں بحیثیت ڈائریکٹر اکاؤنٹس کام کر رہے تھے۔

marfat.com

باب : 11

بعد البعثت

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

(علیہ الصّلوٰۃ وَالسّلام)

سیّد الاوّلین و سیّد الآخرین
حضرت سیّدنا مُحمّد مُصطفٰی، احمد مُجتبٰی
سیّد المُرسلین، رحمت للعالمین
و
خاتم النّبیّین

(علیہ الصّلوٰۃ وَالسّلام)

marfat.com

رسولِ کریم، نبیِ آخر الزّماں علیہ الصلوٰۃ والسّلام
کی بعثت و ولادت باسعادت

بالآخر وہ مُبارک دِن (۱۲ ربیع الاوّل، سوموار، ۲۳ اپریل ۵۷۱ئہ) آن پہنچا اور ذات پاک رحمت للعالمین، صاحبِ قرآن، خاتم النّبیین (علیہ الصّلوٰۃ والسّلام) کی کرۂ ارض پر بعثت اور ولادت باصدہا سعادت ہوئی جس ذاتِ مُبارک کے لئے صدیوں پہلے ہی سے کُتب سماوی اور (احادیثِ قدسی و احادیث شریف) میں بشارات اور میثاق و عہد از انبیاء اکرام (علیہم السّلام) ہو چکے تھے۔

سیّد الاوّلین و سیّد الآخرین حضرت مُحمّد مُصطفیٰ احمد مُجتبیٰ رحمت للعالمین، خاتم النّبیین (علیہ الصّلوٰۃ والسّلام) کی بعثت و آمد کے مُتعلق احادیث شریف (کُتب سماوی) اور قرآن حکیم میں بشارات و ارشادات

کُنْتُ کَنْزًا مَخْفِیًّا فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرَفَ فَخَلَقْتُ مُحَمَّدًا (عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ)

(حدیث قُدسی شریف)

میں (اللہ تعالیٰ) ایک مخفی خزانہ تھا، پس میں نے چاہا کہ مَیں پہچانا جاؤں تو میں نے (حضرت) مُحمّد (علیہ الصّلوٰۃ والسّلام) کو تخلیق فرمایا۔

لَوْلَاکَ لِمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ

(حدیث قُدسی شریف)

(اے رسُول کریم (علیک الصّلوٰۃ والسّلام) اگر آپؐ نہ ہوتے تو میں (اللہ تعالیٰ) افلاک کو تخلیق نہ فرماتا۔

marfat.com

اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ
(حدیث شریف)

سب سے پہلے (اولین طور پر) اللہ تعالیٰ نے میرا نور (علیہ الصلوٰۃ والسلام) تخلیق کیا

سَبَقَتْ رَحْمَتِیْ عَلٰی غَضَبِیْ
(حدیث قدسی شریف)

میری رحمت، میرے غضب پر سبقت لے گئی۔
محبوب رب العالمین، نورِ ذات رحمت للعالمین (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کی تخلیق، کُل کائنات کے لئے اللہ تعالیٰ کے غضب پر رحمت و رعایت کا پیش خیمہ بنی۔

کَتَبَ عَلٰی نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ
(سورۃ الانعام آیۃ ۱۲)

اُس نے رحمت کو اپنی ذات پر لکھ لیا یعنی اُس نے رحمت کو اپنی ذات پر لازم کر لیا۔

كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰی نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ...
(سورۃ الانعام آیۃ ۵۴)

تمہارے رب نے رحمت کو اپنی ذات پر لکھ لیا یعنی تمہارے رب نے رحمت کو اپنی ذات پر لازم کر لیا۔

كُنْتُ نَبِيًّا وَّ اٰدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ
(حدیث شریف)

میں اُس وقت بھی نبیؐ (علیہ الصلوٰۃ والسلام) تھا اور (جب ابھی حضرت) آدم (علیہ السلام) رُوح اور جسم کے درمیان تھے

كُنْتُ نَبِيًّا وَّ اٰدَمُ بَيْنَ الْمَآءِ وَالطِّيْنِ
(حدیث شریف)

میں اُس وقت بھی نبیؐ (علیہ الصلوٰۃ والسلام) تھا اور (جب ابھی حضرت) آدم (علیہ السلام) پانی اور مٹی کے درمیان تھے

اَوْ كَمَا قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَ اَوْ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
(علیہ الصلوٰۃ والسلام)

marfat.com

اور

اَلرَّحْمٰنُ ○ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ○

رحمٰن (اللہ تعالیٰ) ہی تو نے (صاحب قرآن رسولِ کریم (علیہ الصلوٰۃ والسلام کو) قرآن شریف کی تعلیم فرمائی (یعنی اُن کو قرآن شریف کا علم عطا فرمایا)

پھر صدہا سال بعد

خَلَقَ الْاِنْسَانَ ○ (حضرت) انسان کی تخلیق فرمائی (اور اُسے)

عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ○ علم بیان عطا کیا (یعنی بولنے اور بات چیت کرنے کا علم و سلیقہ عطا کیا)

مزید آیاتِ قرآن حکیمؔ اِس موضوعِ مبارک پر، باب ۱ - : قبل البعثت میں پہلے بیان ہو چکی ہیں :

سُورۃ الاعراف آیۃ ۱۵۷ ــ سُورۃ الفتح آیۃ ۲۹

سُورۃ الصّف آیۃ ۶ ــ سُورۃ آلِ عمران آیۃ ۸۱

اور

سیّد الاوّلین و سیّد الآخرین، رحمت للعالمین، سیّد المرسلین و خاتم النبیین (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کی جسمِ مقدس، مُعطّر، مطہّر و منوّر کے ساتھ مکۃ المکرّمہ (عربستان) میں بعثت باسعادت ہوئی۔

اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ (التکویر)

رسُولِ کریم (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کی زبانِ مُبارک سے اہلِ مکۃ مکرمۃ گرد و نواح اور جہاں سبحانہٗ تعالیٰ کے کلام اور اِس بار آخری کلام

marfat.com

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ ۝ خَلَقَ الْاِنْسَانَ
مِنْ عَلَقٍ ۝ اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ ۝ الَّذِیْ
عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۝ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَالَمْ یَعْلَمْ ۝

کو سُنا، وہاں آپ حضورِ کریم (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کے اعجازِ موجودگی سے ہی مکہ مکرمہ اور گرد و نواح میں .... بکریوں کے دودھ میں فراوانی اُونٹنیوں میں قوّت، ثمرات میں بہتات اور انسانیت کو لڑکیاں زندہ درگور کرنے کی لعنت سے نجات نصیب ہوئی۔

وَاِذَا الْمَوْءٗدَةُ سُئِلَتْ ۝ بِاَیِّ ذَنْۢبٍ قُتِلَتْ

اور جب زندہ درگور شدہ لڑکی سے سوال ہو گا کہ وہ کس قصور (الزام و گُناہ) کے باعث قتل کی گئی (سورۃ التکویر آیات ۸، ۹)

یہ جسمِ مقدس، رحمت للعالمین (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کی بعثت و موجودگی کے فیضان و اثمار ہیں۔

اللہ تعالیٰ، ربّ العالمین نے سورۃ التکویر میں ہی بیان فرمایا کہ:
البتہ میں قسم کھاتا ہوں:۔

فَلَآ اُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ ۝۱۵ ستاروں کی (آسمان سے) پلٹ جانے والوں کی (یا واپس ہونے اور چھپ جانے والوں کی)

الْجَوَارِ الْكُنَّسِ ۝۱۶ ستاروں کی، سیدھے چلنے والوں (اور) رُکے رہنے والوں کی

وَالَّیْلِ اِذَا عَسْعَسَ ۝۱۷ اور رات کی کہ جب (اس کی ظلمت) ختم ہونے لگے

وَالصُّبْحِ اِذَا تَنَفَّسَ ۝۱۸ اور صبح کی، جب وہ سانس لینے لگے (یعنی صبح صادق، علی الصبح کی، کہ جب نور و روشنی پھیلنے لگے)

marfat.com

اور صبحِ صادق، علی الصبح کا یہی وہ مبارک وقت ہے، کہ جب

شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيرًا اور سِرَاجًا

مُّنِيرًا، رسولِ کریم (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کی مکۃ مکرمہ میں

ولادت باسعادت ہوتی ہے اور صبحِ صادق، علی الصبح ہی اہلِ مکۃ مکرمہ

گرد و نواح اور مومنین و مومنات نے صدیوں بعد رسالت النبوت اور

اِس بار آخری رسالت النبوت کی آوازِ مبارک کو سنا۔

اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ ۝

اور

جن و انس کے لیے حق و ہدایت، اخلاق و اخلاص، صداقت و امانت، علم و حکمت اور تزکیہ اور مخلوقات و کائنات کے لیے رحمت و نور کا مجسّم باب طلوع ہوا۔

؎ رحمتِ جہاں نور کھلارے، مرضاں دلاں گوایاں
ڈبدیاں جاندیاں کڈھ کرم تھیں بیڑیاں بنّے لایاں (غلام رسولؒ)

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى رُوْحِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي الْاَرْوَاحِ

وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى قَلْبِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي الْقُلُوْبِ

وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى جَسَدِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي الْاَجْسَادِ

وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى قَبْرِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي الْقُبُوْرِ

(از زادِ راہ)

یا اللہ تعالیٰ! درود و سلام اور برکت بھیج، ہمارے سیّد حضرت محمّد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی روح (مبارک) پر تمام ارواح میں، اور درود و سلامتی بھیج ہمارے سیّد حضرت محمّد (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کے قلب (مبارک) پر تمام قلوب میں، اور درود و سلامتی بھیج ہمارے سیّد حضرت محمّد (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کے جسم (مبارک) پر تمام اجسام میں، اور درود و سلامتی بھیج ہمارے

marfat.com

سیّد حضرت محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قبر (مبارک) پر تمام قبور میں۔

(زادِ راہ از ڈاکٹر سیّد حامد حسن بلگرامیؒ)

زہے اوّل کہ عین آخر آمد - زہے باطن کہ عین ظاہر آمد

(حضرت غیاث نور بخش گیلانیؒ)

نُور دنُور ہویا نورانی عالم دی گلزارے۔ چنگے تھیں چنگیائی آئے قدموں نقش تارے

(مولانا غلام رسولؒ)

— اور —

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ --- هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ

ے اُمتیوں اور خوش بختیوں کی ہدایت کا سلسلہ تعلیم و تربیت اور فلاح شروع ہوا اور ہمیں

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَ يُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۚ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ○

(آل عمران: آیۃ ۱۶۴)

بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے مومنین پر بڑا ہی احسان فرمایا ہے کہ اُن میں اُنہی میں سے ایک رسول (علیہ الصلوٰۃ والسلام) مبعوث فرمایا جو اُن کو اُس کی آیات تلاوت کرکے (پڑھ کے) سناتے ہیں اور اُن کا تزکیہ (اُن کو پاک) کرتے ہیں اور اُن کو کتاب وحکمت کی تعلیم دیتے ہیں اور اس سے قبل یہ لوگ کھلی گمراہی میں تھے

كَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْكُمْ رَسُوْلًا مِّنْكُمْ يَتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِنَا وَيُزَكِّيْكُمْ وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ○ (البقرۃ: آیۃ ۱۵۱)

جیسا کہ ہم نے تم میں تم ہی میں سے ایک رسول (علیہ الصلوٰۃ والسلام) بھیجے

marfat.com

جو تمکو ہماری آیات کی تلاوت کر کے (پڑھ کے) سُناتے ہیں اور تمکو کتاب و حکمت کی تعلیم دیتے ہیں اور تمکو پاک کرتے ہیں اور تمکو وہ کچھ سکھاتے ہیں جو تم نہ جانتے تھے۔

فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوا لِي وَلَا تَكْفُرُونِ

(البقرۃ: آیت ۱۵۲)

پس تم مجھ کو یاد کرو، مَیں تم کو یاد رکھوں گا اور تم میرے لیے شکر گزار ہو جاؤ (یعنی میرا شکر ادا کرتے رہو) اور کفر نہ کرنا (یعنی ناشکری نہ کرنا)

رسُولِ کریم (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کی ذاتِ مبارک، دُعائے حضرت ابراہیم (علیہ السلام) اور بشاراتِ حضرات موسیٰ و عیسیٰ (علیہما السلام) ہیں۔

(البقرۃ ۱۲۹، الاعراف ۱۵۷، الصف ۶)

اور اللہ تعالیٰ نے اُن کو ہم میں مبعوث فرما کر، مومنین پر بے حد احسان فرمایا ہے، تاکہ ہمیں تعلیمِ کتاب و حکمت اور تزکیہ عطا ہو جائے اور ہم ان کی بعثت و آمد پر

" وَاشْكُرُوا لِي وَلَا تَكْفُرُونِ "

کرتے رہیں، یعنی ہم اللہ تعالیٰ کی شکر گزاری کرتے رہیں اور کفر نہ کریں۔ (ایک نتیجہ صرزنح اور ترجمہ)

طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَيْنَا، مِنْ ثَنِيَّاتِ الْوَدَاعِ
وَجَبَ الشُّكْرُ عَلَيْنَا، مَا دَعَا لِلّٰهِ دَاعٍ

marfat.com

نزولِ قرآن حکیم علیٰ قلبِ رسولِ کریم (علیہ الصلوٰۃ والسلام)

جیسے جیسے اللہ تعالیٰ آیات اور اپنا کلامِ مبارک نازل فرماتا رہا "رُوح الامین" حضرت جبرائیل (علیہ السلام) رُوح القدس اللہ تعالیٰ کے حکم سے رسُول اللہ (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کی خدمت میں لاتے رہے اور جن وانس وغیرہ کو کتاب وحکمت کی تعلیم نصیب ہوتی رہی اور تزکیہ ہوتا رہا---

قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيلَ فَإِنَّهُ نَزَّلَهُ عَلَىٰ قَلْبِكَ بِإِذْنِ اللَّهِ---

(البقرۃ آیۃ ۹۷)

آپ کہہ دیجئے کہ جو کوئی جبرائیل کا دشمن ہے بے شک اُس نے تو یہ کلام آپ کے قلب پر اللہ تعالیٰ کے حکم سے اُتارا ہے

(آیۃ ۹۸ میں اللہ تعالیٰ نے جواب دے دیا کہ جو کوئی اللہ تعالیٰ اور فرشتوں اور رسُولوں اور جبرآئیل اور میکائیل کا دشمن ہے، بے شک اللہ تعالیٰ کافرین (منکرین) کا دشمن ہے)

وَإِنَّهُ لَتَنزِيلُ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ الْأَمِينُ ۝ عَلَىٰ قَلْبِكَ لِتَكُونَ مِنَ الْمُنذِرِينَ ۝ بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِينٍ ۝ وَإِنَّهُ لَفِي زُبُرِ الْأَوَّلِينَ ۝

(الشعرآء آیات ۱۹۲ تا ۱۹۶)

اور بیشک یہ (قرآن حکیم) ربُّ العالمین کا نازل کردہ ہے۔ اُس کو رُوح الامین (ایک امانت دار فرشتے) حضرت جبرآئیل علیہ السلام لے کر اُترے ہیں۔ آپ (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کے قلب (مبارک) پر تاکہ آپ (لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اور اُس کے عتاب وعذاب سے) ڈرانے والوں میں سے ہو جائیں - یہ قرآن حکیم واضح (فصیح اور) شگفتہ عربی زبان میں

marfat.com

(نازل ہوا) اور اس کا ذکر پہلی کتابوں میں (موجود) ہے۔

قُلْ نَزَّلَهٗ رُوْحُ الْقُدُسِ مِنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ لِيُثَبِّتَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ

(النحل آیۃ ۱۰۲)

آپ (علیہ الصلوٰۃ والسلام) فرما دیجئے کہ اِس (قرآن شریف) کو تو آپ کے رب کی طرف سے حق کے ساتھ رُوح القدس (حضرت جبرائیل علیہ السلام) لیکر نازل ہوئے ہیں تاکہ جو ایمان والے ہیں اُن کو ثابت قدمی دے اور مسلمانوں کو ہدایت و بشارت دے۔

قلب مُبارک

لہٰذا رسُولِ کریم (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کا قلب مُبارک اللہ تعالیٰ کی جانب سے قرآن شریف کا مخزن و منبع ہے اور یہیں سے کائنات و عالمین اور جن و انس رُشد و ہدائیت، علم و حکمت، تزکیہ و تقویٰ، صداقت و دیانت، خُلق و خلوص اور انعام و اکرام کے فیضانِ رحمت سے سیراب و مستفید ہوتے رہتے ہیں (اللہ تعالیٰ کے اِس آخری کلام کا تذکرہ پہلی کتب سماوی میں بھی کیا گیا ہے اور یہ کہ قرآن حکیم زبان عربی مُبین میں نازل ہوگا۔)

نتیجہ صریح:

زبُرالاوّلین میں جس ذاتِ مُبارک پر قرآن شریف کا نزول ہونا مقدّر تھا یعنی صاحبِ قرآن حضرت محمد مصطفےٰ، احمد مُجتبیٰ، رسُول النبی آخرالزمان (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کا ذکر و تعارف بھی ہوگا۔ آپ کے زمان و مکان یعنی آپؐ کا زمانہ اور عرب میں جائے بعثت و تمکن کی بھی نشاندھی کی گئی ہوگی

محترم ولی سُلطانؒ نے اِس ضمن میں وضاحت فرمائی کہ رُشد و ہدایت، علم و ہدائیت اور تزکیہ و رحمت کے فیضان کو وصُول کرنے کے لیے بندۂ مومن اور اُمتی کو رسُولِ کریم نبی آخرالزمان (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کے ساتھ دِلی تعلق استوار کرنا چاہیئے اور اسے مضبُوط سے مضبوط تر بنانا چاہیئے

marfat.com

ارضِ وسیع پر: اللہ تعالیٰ کی جانب سے وحیٔ مبارک، رسولِ کریم رحمۃ للعالمین علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں روح الامین، حضرت جبرائیل روح القدس علیہ السلام قرآن شریف، احادیثِ قدسی اور احادیث مبارک کی صورت میں، جیسے جیسے اللہ تعالیٰ کا حکم ہوتا رہا، ڈیلیور کرتے رہے اور آپ کے قلبِ مبارک پر نزول ہوتا رہا یہ سلسلہ وحیٔ پاک، رسالت و نبوّت کے ۲۳ برسوں میں تکمیل و اختتام پذیر ہوا۔

اور

عرشِ عظیم پر: اللہ تعالیٰ سبحانہٗ کے ارشاد کے مطابق جب رسولِ کریم سیدالمرسلین (علیہ الصلوٰۃ والسلام) معراج شریف پر تشریف لیجاتے ہیں تو وہاں پر بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے عبدہٗ، نبی الحرمین، صاحبِ قابَ قوسین (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کو وحیٔ پاک فرمائی جو بھی فرمائی براہِ راست خود فرمائی اور اس موقع پر حضرت جبرائیل علیہ السلام یا کوئی اور واسطہ درمیان میں نہیں تھا۔ یہ تمام حالات اور واقعات اللہ تعالیٰ نے سورۃ النجم کی آیات ۱ سے ۱۸ میں بہت تفصیل کے ساتھ بیان فرمائے ہیں

۱ وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى ۝ — (اللہ تعالیٰ نے قسم کھائی) قسم ہے ستارے کی (یعنی نورِ مبین علیہ الصلوٰۃ والسلام) جب وُہ (معراج سے) اُترے

۲ مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰى ۝ — تمہارے صاحبؑ (یعنی ہمارے صاحب، رفیق) نہ راہ سے ہٹے اور نہ بے راہ ہوئے (یعنی راہ سے اِدھر ہوئے نہ اُدھر ہوئے بلکہ سیدھی راہ پر ہی رہے)

۳ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ — اور وُہ اپنی (یعنی نفس کی) خواہش سے بات چیت ہی نہیں فرماتے

۴ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ يُّوْحٰى ۝ — وُہ تو وہی فرماتے ہیں جو (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) انؐ پر وحی ہوتی ہے

marfat.com

عَلَّمَهٗ شَدِيْدُ الْقُوٰى ○ اُن کو تعلیم دی زبردست قوت والے نے (اللہ تعالیٰ نے جیسے اَلرَّحْمٰنُ ○ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ○)

ذُوْ مِرَّةٍ ؕ فَاسْتَوٰى ○ زور آور نے (یعنی اللہ تعالیٰ نے) پھر اُنھوں نے (منازلِ رفیعہ اور مکانِ عالی کا) قصد فرمایا (یعنی اُوپر کا، افلاکی و عرشی سفر کا، معراج شریف کا)

وَهُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰى ○ اور وہ اُفقِ اعلیٰ پر تھے (بلند ترین اُفق جو آسمانوں سے بھی بالا ہے)

ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى ○ پھر (اس محبوبِ حقیقی سے) آپ قریب ہوئے اور آگے بڑھے

فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى ○ پھر (یہاں تک بڑھے کہ) صرف دو کمانوں کے برابر یا اس سے بھی کم فاصلہ رہ گیا

فَاَوْحٰۤى اِلٰى عَبْدِهٖ مَاۤ اَوْحٰى ○ پھر (اللہ تعالیٰ نے بلاواسطہ) اپنے عبد کو جو وحی فرمانا تھی فرمائی جو (انہوں نے) دیکھا قلب نے اُسکو جھوٹ نہ

مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى جانا (سمجھ لیا کہ یہ حق ہے بعینہٖ ایسا ہی ہے جیسا نظر آتا ہے

اَفَتُمٰرُوْنَهٗ عَلٰى مَا يَرٰى ○ کیا تم اُن سے اس پر جھگڑتے ہو جو اُنھوں نے دیکھا

اس سورۂ مبارک کی آیات ۹، ۱۰ اور ۱۱ میں نہایت روشن اور اہم پہلو جو ابھرتے ہیں اور سامنے آتے ہیں وہ ایسے ہیں:

عرش عظیم پر معراج شریف کے موقع پر: قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى کا مقام ہے. جہاں اللہ تعالیٰ کی ذاتِ مبارک ایک قوس ہے اور رسولِ کریم (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کی ذاتِ پاک ایک قوس ہے دونوں قوسیں مل گئیں اور باہم، مابین فاصلہ کی کوئی

marfat.com

گنجائش نہیں رہی (یعنی دونوں جہتیں مِل گئیں گویا رحمانیت صمدیت اور عبدیت کی کمانیں مِل گئیں اور نورِ رسالت نے نورِ ذات کا سرور پایا (از فیض القرآن)

اِس موقعہ پر اللہ تعالیٰ نے اپنے عَبۡدِہٖ کو جو وحی فرمانا تھی فرمائی اور براہِ راست فرمائی - یہاں پر اللہ تعالیٰ کی ذات مُبارک اور رسُولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات پاک کے مابین کوئی اور موجود نہیں، نہ کوئی وسیلہ ہے

علمائے کرام کا کہنا ہے کہ (چند احادیث مُبارک کے علاوہ) سُورۃ البقرۃ کی آخری دو آیات (۲۸۵، ۲۸۶) بھی وہیں عرش پر ہی رسُولِ کریم (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کو عطا ہوئیں اللہ و رسُولہٗ اعلم (علیہ الصلوٰۃ والسلام)

مولانا محمّد یار صاحب
مولانا عبدالحمید نقشبندی

اور

جو رسُولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دیکھا، قلب مُبارک نے جھوٹ نہ جانا - یعنی یہ سب کچھ منظر و مشاہدہ قلب مُبارک پر بھی اُجاگر تھا - (یہ مقام تصدیقاً با القلب بھی تھا -)

عبد دیگر عبدہٗ چیزے دگر ... ما سراپا انتظار او منتظر
(علامہ اقبالؒ)

قلب پاک (معراج مُقدّس، افلاکی سفر)

ارضِ وسیع پر، رسُولِ کریم سیّد الاوّلین و سیّد الآخرین (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کا قلب مُبارک ہی وحی پاک کی منزل بھی اور مخزن بھی

اور

marfat.com

عرشِ عظیم پر بھی رسولِ مُصدق، عبدہٗ، محبوبِ ربّ العالمین (علیہ الصلوٰۃ والسّلام) کا قلبِ مبارک جاگ رہا ہے، دیکھ رہا ہے اور اللہ تعالیٰ براہ راست وحی فرما رہا ہے۔

مَا کَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰی — جو اُنہوں نے دیکھا قلب نے اس کو جھوٹ نہ جانا
(سمجھ لیا کہ حق ہے، بلعینہٖ ایسا ہی ہے جیسا نظر آتا ہے)

حدیثِ مبارک: لَا یَنَامُ قَلْبِیْ
(اَوْ کَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہ علیہ الصلوٰۃ والسلام)
(یہ حدیث شریف جمعہ کے خطبہ میں سُنی گئی)

میرا قلب سوتا نہیں ہے (رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والسّلام) کے قلبِ مبارک کا جاگتے رہنا بہت ہی منطقی و معنی خیز ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے کسی وقت بھی وحی آسکتی ہے/تھی اور وحی پاک کا نزول قلبِ مبارک پر ہونا ہوتا ہے/تھا۔)

شاہسوارِ لامکاں باطن مَعًا — راز دارِ کُنتُ کنزاً مخفیاً
مَن ندانم بندۂ ای یا حق تو ئی — بی مُعلّیٰ شانِ خود را گفتہ اِی
(مولانا رُومؒ)

نتائج صریح:

اللہ تعالیٰ، رسولِ کریم (علیہ الصلوٰۃ والسّلام) کو بالواسطہ یعنی حضرت جبرائیلؑ کی وساطت سے اور بلاواسطہ یعنی بغیر حضرت جبرائیلؑ کی وساطت سے وحی پاک بھیجتا رہا ہے۔

کلام اللہ میں بیشتر آیات ارضی ہیں اور کچھ آیات عرشی ہیں۔

marfat.com

فَاَوحیٰ اِلیٰ عَبۡدِہٖ مَاۤ اَوحیٰ یعنی براہ راست وحی کے انوار و تجلیات، رُشد و ہدائیت، علم و حکمت، تزکیہ و تقویٰ، انعام واکرام اور فیضانِ رحمت --- جن پر سے رسُول کریم، رؤف رّحیم (علیہ الصلوٰۃ والسلام) نے معراج شریف سے واپسی پر (اللہ تعالیٰ کی منشا و مرضی کے مطابق) پردہ اُٹھایا اور (جس قدر جتنا چاہیئے تھا) آگے اصحابؓ کرام کو ارشاد فرمایا اور اُن کو تعلیم فرمائی، پھر ان کے وسیلہ سے یہ رُشد و ہدائیت ہم تک پہنچیں۔

مزید برآں اِن آیات مُبارک (۹، ۱۰، ۱۱) کی رُو سے قرآن شریف، احادیث قُدسی اور احادیث مُبارک میں وہ کچھ بھی ہے جو آپؐ کو معراج شریف کے موقعہ پر، عرش عظیم میں "قَابَ قَوۡسَیۡنِ اَوۡ اَدۡنیٰ" کے مقام پر اللہ تعالیٰ کی جانب سے براہِ راست وحی ہوا اور عطا ہوا اس طرح احادیث شریف کی عظمت و اہمیت مزید واضح و دوبالا ہو جاتی ہے۔

marfat.com

عرشِ عظیم پر، معراج شریف کے موقعہ پر اسی سورۃ "النجم" میں آگے آیات ۱۲ سے ۱۸ میں رسولِ کریم، نبی الحرمین صاحبِ قابَ قوسین (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کی آنکھیں و بصارت مبارک کی عظمت و وسعت کا ذکر بھی ہے۔ اُن کو مشاہدہ ذاتِ حق اور دیدارِ الٰہی کا شرف نصیب ہوا۔ آنکھوں کی بصارت اور تصدیقاً بالقلب سے

مقام "قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی" پر اور فَاَوْحٰی اِلٰی عَبْدِهٖ مَا اَوْحٰی کے موقعہ پر مَا کَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰی (تصدیقاً بالقلب)

اگلی آیات میں سعادتِ دیدارِ الٰہی اور آنکھوں کی عظمت و وسعت کا مزید بیان ہے۔

اَفَتُمٰرُوْنَهٗ عَلٰی مَا یَرٰی ○

کیا تم اُن سے اِس پر جھگڑتے ہو جو اُنھوں نے دیکھا۔

وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰی ○

اور اس کو (یعنی اللہ تعالیٰ کو) تو اُنھوں نے ایک بار اور بھی دیکھا۔

عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰی ○

(یعنی) سدرۃ المنتہیٰ کے پاس (یہ وہ بیری کا درخت ہے جو ساتویں آسمان کے بھی اُوپر ہے)

عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَاْوٰی ○
اِذْ یَغْشَی السِّدْرَةَ مَا یَغْشٰی ○

(یہ وہ مقام ہے) جس کے پاس جنّت ماوٰی ہے۔ جب اس بیری پر چھا رہا تھا (وہ حق تعالیٰ کے تجلیات و انوار کا دلکش سماں تھا جو احاطہ بیاں میں نہیں آ سکتا۔

marfat.com

لیکن رسولِ کریم، سرورِ کائنات، سیدالثقلین (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کی نگاہیں ان تجلیات سے اِس طرح لطف اندوز ہو رہی تھیں کہ

مَازَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی[1] ○ (آپؐ کی) بصارت نہ جھپکی نہ حد سے بڑھی (جس کو دیکھنا تھا اس پر جمی رہی، نہ اِدھر اُدھر ہوئی۔ انوارِ ذاتِ حق کی کیفیات آنکھیں براہِ راست دیکھ رہی تھیں

لَقَدْ رَاٰی مِنْ اٰیٰتِ رَبِّہِ الْکُبْرٰی ○ یقیناً آپؐ نے (شبِ معراج میں) اپنے ربّ (کی عظمت وشانِ جلال وجمال جہاں آرا، قدرتِ کاملہ اور شانِ کبریٰ) کی بے شمار نشانیاں دیکھیں۔

وَلَقَدْ رَاٰہُ بِالْاُفُقِ الْمُبِیْنِ ○ بلاشبہ انھوں نے اُس اُفقِ مبین پر دیکھا ہے (التکویر)

مُوسےٰ زہوش رفت بیک جلوۂ صفات
تو عینِ ذات مینگری در تبسّمی (علامہ اقبالؒ)

سینہ پاک منوّر" نشرح " نورِ اکھیں" مازاغوں"
انور اکھیں، مُہرِ نبوّت، روشن نورِ چراغوں (مولانا غلام رسولؒ)

---

[1] حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسولِ کریم (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کی چشمِ مبارک بڑی اور بھنویں دراز تھیں۔ چشمِ مبارک کے بڑی ہونے کا مطلب تنگی وکوتاہی کی نفی کرنا ہے نہ کہ اتنی بڑی کہ آنکھیں باہر نکلی ہوئی تھیں۔ آپؐ کے اعضائے شریف کے اظہار میں، قاعدہ کلیہ توسط واعتدال ہے۔ کیونکہ مدارِ حسن وجمال اور بنائے فضل وکمال یہی توسّط واعتدال ہے۔

ایک اور حدیث شریف میں " اشکل العینین " آیا ہے۔ یعنی آپؐ کی آنکھیں مبارک سفیدی میں سُرخی لیے ہوئے تھیں۔

marfat.com

النجم کی اِن آیات سے بالکل عیاں ہے کہ رسُولِ کریم، نبی الحرمین (علیہ الصلوٰۃ والسلام) ایک بار پھر دیدارِ الٰہی سے مشرف ہُوئے۔ سِدرۃ المنتہیٰ کے پاس، جہاں جنّت ماویٰ بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے وہاں ایک بیری کے درخت کا ذکر بھی کیا ہے جس پر اُس وقت ایک انوار و تجلیات کا ایسا سماں چھا رہا تھا جو کچھ بھی چھا رہا تھا اور ان سب مناظر و مشاہدات کی عظمت و وُسعت لامحدود تھی (سُورۃ النّجم، ۱۲ تا ۱۸) مگر رسُولِ کریم، سیّد المرسلین (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کی بصارت مُبارک نہ جھپکی اور نہ حد سے بڑھی، جس کو دیکھنا تھا اُس پر جمی رہی اور آپؐ کو ٹھیک ٹھیک مشاہدۂ ذاتِ حق کی پھر سعادت نصیب ہوئی۔ اس ضمن میں اللہ تعالیٰ نے کُفارِ مکۃ المکرّمہ اور تمام مُنکرین کو بڑا واضح کیا ہے تم ان واقعات و مشاہدات میں کیا جھگڑتے ہو اور کیا جھگڑ سکتے ہو کہ اُنہوں[۲] نے کیا کیا دیکھا۔ ربِّ کریم نے دکھایا اور محبوبِ کریم (علیہ الصلوٰۃ والسلام) نے دیکھا لہٰذا کافرین و مُنکرین کا اس ضمن میں جھگڑا اور بحث و مباحثہ تمام بے فائدہ اور بے کار ہے۔ اِن باتوں کی سمجھ بُوجھ اور یقین ان کو صحیح ایمان لانے کے بعد ہی نصیب ہوگا یہ ایقان و ایمان اور تقویٰ و ھدائیت کے معاملات ہیں

اللہ تعالیٰ نے سُورۃ التکویر میں بھی ارشاد فرمایا ہے۔

وَلَقَدْ رَاٰهُ بِالْاُفُقِ الْمُبِيْنِ	بلاشبہ اُنھوںؐ نے اُس کو اُفق مبین پر (بھی) دیکھا ہے۔

رسُولِ کریم عبدہٖ (علیہ الصلوٰۃ والسلام) پر یہ خصُوصی عنایات و برکات اور انوار و تجلیات تھیں کہ اللہ تعالیٰ نے اُنؐ کو عرشِ عظیم پر بُلایا اور اپنے دیدار د

---

[۲] حضرت سیّدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ فرماتے ہیں کہ حضورِ اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام رات کی تاریکی میں بھی ویسا ہی دیکھتے تھے جیسا دِن کی روشنی میں۔
(رواہ البخاری)

[۳] بیہقی نے اُمّ المومنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے ایسا ہی روایت کیا ہے۔
(مدارج النبوّت از حضرت شاہ عبدالحق محدّث دہلوی)

marfat.com

مشاہدہ حق سے مشرف فرمایا۔ وہاں مقامِ قاب قوسین پر ان کو براہِ راست وحی فرمائی جو کچھ بھی فرمائی اور تصدیقاً بالقلب سے آپؐ کی بصارت و نگاہ بھی دیدار و مشاہدہ حق سے ٹھیک سیر ہوئیں

کلامِ فترضیٰ :- یہ اللہ تعالیٰ کا "قول و وعدہ" تھا کہ اے محبوبِ کبریا (علیہ الصلوٰۃ والسلام) عنقریب آپؐ کا رب آپؐ کو اتنا عطا فرمائے گا اور وہ کچھ عطا فرمائے گا کہ آپؐ راضی ہو جائیں گے

وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى

اور عنقریب آپؐ کا رب آپؐ کو وہ کچھ عطا فرمائے گا کہ آپؐ راضی ہو جائیں گے

(سورۃ "الضحیٰ" ۱۱ ویں شمارہ پر پہلے اور سورۃ "النجم" ۲۳ شمارہ پر بعد میں نازل ہوئی۔)

ارضِ وسیع پر اور عرشِ عظیم پر بھی رسولِ کریم (علیہ الصلوٰۃ والسلام) آپؐ جہاں کہیں پر بھی ہوں، اللہ تعالیٰ کا یہ "قول و وعدہ" عطائے نعمت و عظمت وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى جاری ساری رہا، جاری ساری ہے اور جاری و ساری رہے گا۔

آپؐ کی اطاعت کو اللہ تعالیٰ نے اپنی اطاعت فرمایا
مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ (النساء آیۃ ۸۰)
آپؐ کی بیعت کو اپنی بیعت کہا اور
آپؐ کے ہاتھ مبارک کو اپنا ہاتھ قرار دیا

اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ ؕ
يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ ج (الفتح آیۃ ۱۰)
وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى ج (الانفال آیۃ ۱۷)

اور

marfat.com

آپؐ کی گفتگو اور بولنے کو، وحیٔ پاک (اپنا بولنا) کہا

وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰى

بے شک اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو کوثر عطا کیا

اِنَّاۤ اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَرَ ؕ (الکوثر: آیۃ ۱)

قریب ہے کہ آپؐ کا رب، آپؐ کو مقامِ محمود پر مبعوث فرمائے گا۔

عَسٰۤى اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ۝ (بنی اسرائیل: ۷۹)

لَعَلَّكَ تَرْضٰى

فَاصْبِرْ عَلٰى مَا یَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا ۚ وَمِنْ اٰنَآئِ الَّیْلِ فَسَبِّحْ وَاَطْرَافَ النَّهَارِ لَعَلَّكَ تَرْضٰى ۝

(طٰہٰ: آیۃ ۱۳۰)

پس آپ ان کی باتوں پر صبر کرتے رہیئے اور اپنے رب کی تسبیح اور حمد طلوعِ سورج سے قبل اور اس کے غروب سے قبل کرتے رہیئے اور رات کی کچھ گھڑیوں میں (بھی) تسبیح کیجئے اور دن کی اطراف پر (یعنی دن کی حدود و کناروں پر بھی تسبیح کرتے رہیئے۔) تاکہ آپؐ راضی ہو جائیں۔

اللہ تعالیٰ رؤف رحیم اپنے محبوب کریم رؤف رحیم (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کو ہر لحظہ دہر جا، پر، ارضِ وسیع پر اور عرشِ عظیم پر عطائے نعمت و عظمت کئے جا رہا ہے تاکہ آپؐ راضی ہو جائیں - اللہ تعالیٰ، نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ ارشاد فرماتا ہے

لَوْلَاكَ لِمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ

(حدیث قدسی شریف)

(اے محبوب کریم علیک الصلوٰۃ والسلام) اگر آپؐ نہ ہوتے تو میں افلاک

marfat.com

کی تخلیق نہ کرتا (یعنی افلاک کی
تخلیق آپؐ کی بدولت ہے، آپؐ
کی مرہونِ منت ہے)

اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ
نُوْرِیْ (حدیث شریف)

سب سے اوّل اللہ تعالیٰ نے میرا نور
تخلیق فرمایا

اَلرَّحْمٰنُ ۝ عَلَّمَ
الْقُرْاٰنَ ؕ
(الرحمٰن آیات ۲،۱)

رحمٰن نے (صاحب قرآن علیہ
الصلوٰۃ والسلام) قرآن کی تعلیم فرمائی
قرآن شریف کا علم فرمایا۔
(انسان کی تخلیق سے صدیوں پہلے)

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ
یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ؕ
(الاحزاب، آیۃ ۵۶)

بے شک اللہ تعالیٰ اور فرشتے نبیؐ
(علیہ الصلوٰۃ والسلام) پر درود بھیج
رہے ہیں۔

وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ ؕ
(الانشراح، آیۃ ۴)

اور ہم نے آپؐ کی خاطر آپؐ کا
ذکر بہت بلند کر دیا (ارفع کر دیا)
— کُتب سماوی، اذان مقدس، کلمۂ
طیبہ، کلمہ شہادت میں ----

اللہ کریم، ذاتِ حق و کبریاء، شانِ ذوالجلال والاکرام کو
رسولِ کریم، جسمِ مقدس، معطّر، مطہّر، منوّر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے

وَلَقَدْ رَاٰہُ بِالْاُفُقِ الْمُبِیْنِ
قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی
فَاَوْحٰی اِلٰی عَبْدِہٖ مَآ اَوْحٰی

اُفقِ مُبین پر دیکھا
قابَ قوسین پر
براہِ راست وحیِ پاک کی نعمتیں
اور عظمتیں پائیں۔

marfat.com

مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰی ۝	(تصدیقاً بالقلب سے) دیکھا
عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰی ۝	سِدرۃ المُنتہیٰ کے پاس پھر دیکھا
مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی ۝	بصارت نگاہ نے ٹھیک ٹھیک اور خوب دیکھا۔
لَقَدْ رَاٰی مِنْ اٰیٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰی ۝	بلاشُبہ آپؐ نے اپنے ربّ کی شانِ عظمت وکبریٰ کی بے شمار نشانیاں بھی دیکھیں۔

اور

اَفَتُمٰرُوْنَهٗ عَلٰی مَا یَرٰی ۝	لوگو! کیا تم اس پر جھگڑتے ہو جو اُنھوںؐ (آپؐ) نے دیکھا۔

اللہ تعالیٰ، ربِّ کریم نے بلاواسطہ وحی فرمائی جو بھی فرمائی اور ذات حق وکبریا ئی کا مشاہدہ کروایا اور دکھایا، اُفقِ مُبین پر، قاب قوسین پر، سِدرۃ المُنتہیٰ پر

"لوگو! کیا تم اُس پر جھگڑتے ہو جو اُنھوںؐ (آپؐ) نے دیکھا۔

اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات وشانِ پاک کا جو بھی، جہاں بھی اور جتنی بار بھی مشاہدہ کروایا۔ آپؐ نے کیا۔

اُس نے جو بھی ارضی، افلاکی اور عرشی مقامات کا جسدی سفر معراج کروایا، آپؐ نے کیا۔

اُس نے جو بھی براہ راست وحی عبدہٖ کو فرمائی اور انعام واکرام عطا فرمایا، آپؐ نے کیا۔

اُس نے جو بھی اَرضی، افلاکی اور عرشی برکات وآیات --- دِکھائیں، آپؐ نے دیکھیں

ارضِ وسیع پر (معراج مُقدّس، ارضی سفر)

سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی	پاک ہے وہ ذات (اللہ تعالیٰ)
بِعَبْدِهٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ	جو اپنے عبدہ کو ایک رات مسجد
الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا	الحرام (خانہ کعبہ) سے مسجد الاقصیٰ

marfat.com

الَّذِیْ بٰرَکْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِیَهٗ مِنْ اٰیٰتِنَا ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ ۝

(بنی اسرائیل: آیۃ ۱)

(بیت المقدس) تک لے گیا جس کے گرد ہم نے برکتیں رکھی ہیں تاکہ ہم اُنؐ (عبدہٗ) کو اپنی (اپنی قدرت کی نشانیاں) دکھائیں بیشک وہ سُننے والا اور دیکھنے والا ہے۔

اللہ تعالےٰ ذات سُبحٰن، السمیع البصیر کی سماعت و بصارت میں ہلکی سے ہلکی آہٹ و سرسراہٹ اور حرکت بھی تھی (اور ہمیشہ ہوتی ہے) یعنی اللہ تعالیٰ سفرِ معراجِ مقدس میں آپ (عبدہٗ) کے ہمسفر تھا۔ (مزید تشریح کتاب والمقصُودُ موجُودہٗ کے صفحات ۳۵۰، ۳۵۱، ۴۱۴ تا ۴۱۶ پر)

فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی ۝

پھر (یہاں تک بڑھے کہ) صرف دو قوسین کے برابر یا اس سے بھی کم فاصلہ رہ گیا۔

فَاَوْحٰۤی اِلٰی عَبْدِهٖ مَاۤ اَوْحٰی ۝

پھر اُس نے (اپنے) عبدہٖ کو (براہ راست) جو وحی بھی فرمانا تھی فرمائی

لَقَدْ رَاٰی مِنْ اٰیٰتِ رَبِّهٖ

یقیناً اُنہوںؐ نے شبِ معراج میں

ے اللہ تعالیٰ اِس سفرِ مبارک میں آپؐ کے ہمسفر اور ساتھ ساتھ ہے۔ بلکہ انتہائی قُرب کے مقام پر ہے اُس نے اِس سفرِ مُقدس میں، رسُولِ کریم (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کو خصوصی طور پر "عبدہٖ" بھی فرمایا اور اس نے ان کو اسس ارضی افلاکی و عرشی سفر میں بہت آیات دِکھائیں)

marfat.com

الکُبریٰ ○ اپنے ربّ (کی عظمت و قدرتِ کاملہ
اور کبریائی) کی بے شمار آیات
(نشانیاں) دیکھیں

لوگو! تمہارا اِن باتوں میں جھگڑنے کا نہ کوئی منطق ہے اور نہ کوئی سبب اور تم
از خود اللہ تعالیٰ کی قوت و قدرتِ کاملہ سے مُنکرین ہو رہے ہو؟

لیکن

اللہ تعالیٰ کا کلام فَتَرْضٰی اور لَعَلَّكَ تَرْضٰی کی بدولت
آپؐ پر اپنے انعام و اکرام، فیوض و برکات، نعمتیں و عظمتیں،
دُرود و صلوٰۃ، وَرَفَعنَا لَكَ ذِكرَك اور کوثر و مقامِ محمُود
عطا کیے جا رہا ہے تاکہ آپؐ راضی ہو جائیں (علیک الصلوٰۃ والسلام)

فتح مُبین کلام "فَتَرْضٰی" شان نبیؐ دی عالی
تے محمُود مقام مُعلّیٰ خاص عطا نرالی

کُل مراتب حقی، خلقی، تنزیہی، تشبیہی
مظہرِ حمد حمید حقیقی ایہہ مکشوف بدیہی

افضل اطہر، اکمل انور جیں وِچ سب وڈیائیاں
عدم تکلّف والیاں جس تھیں دَھندیاں ندیاں آیاں

(مولانا غلام رسولؒ)

لِی مَعَلّٰی شانِ خُود را گفتۂ اِی
من نہ دانم بندۂ اِی یا حق توئی

(مولانا رُومؒ)

سُبحٰنَ اللہِ، مَا اَجْمَلَكَ مَا اَحْسَنَكَ، مَا اَكْمَلَكَ

(پیر مہر علی شاہ)

marfat.com

نتیجہ صریح:

اللہ تعالیٰ خالقِ کائنات نے حضرت آدمؑ اور اماں حوا علیہما السلام کی خاک، مٹی (تراب، طین) سے تخلیق فرمائی اور وہ دونوں (میاں بیوی) جنت میں رہنے لگے۔

وَقُلْنَا يَا آدَمُ اسْكُنْ	اور ہم نے کہا اے آدمؑ! تم اور
أَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ	تمہاری بیوی جنت میں رہا کرو اور
وَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ	تم دونوں جو چاہو، جہاں کہیں سے
شِئْتُمَا ص وَلَا تَقْرَبَا هَٰذِهِ	چاہو کھاؤ اور اس شجر کے قریب
الشَّجَرَةَ فَتَكُونَا مِنَ الظَّالِمِينَ	نہ جانا ورنہ ظالموں سے ہو جاؤ گے

مگر شیطان اپنے فریب، دھوکہ سے اُن کو اُس شجر کے پاس لے گیا۔ پھر دونوں نے اس شجر میں سے کچھ کھالیا۔ جن سے ان کے ستر کھل گئے اور ان کو ندامت ہوئی۔ انھوں نے اللہ تعالیٰ کے حضور توبہ استغفار کی، جس کی قبولیت ہوئی۔ مگر یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے حکم و ہدایت وَلَا تَقْرَبَا هَٰذِهِ الشَّجَرَةَ کی نسیان سے ہوا اور جس میں حضرت آدمؑ، مسجودِ ملائک علیہ السلام کا عزم شاملِ حال نہیں تھا۔ (یہ بات قرآن شریف میں بہت سے مقامات پر بیان کی گئی ہے خصوصاً سورۃ البقرہ، الاعراف اور طٰہٰ یٰسٓ (باب حضرت سیدنا آدم علیہ السلام میں)

اللہ تعالیٰ نے سورۃ الاعراف آیۃ ۲۲ اور سورۃ طٰہٰ آیۃ ۱۲۱ میں بیان فرمایا ہے کہ دونوں (حضرت آدمؑ اور زوجہ اماں حوا علیہما السلام) شیطان کی جھوٹی قسمیں کھانے سے اُس کے دھوکے اور فریب میں آگئے اور انھوں نے اُس شجر کا ذائقہ چکھ لیا، اُس میں سے کچھ کھالیا جس سے اُن کے جسمانی ستر کھل گئے اور وہ وہاں شرم و حیاء کے باعث جنت کے پتے چپکانے لگے۔

marfat.com

فَلَمَّا ذَاقَا الشَّجَرَةَ بَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ ..... (الاعراف)

فَاَكَلَا مِنْهَا فَبَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ ..... (طٰہٰ)

پھر اللہ تعالیٰ سے حضرت آدم علیہ السلام نے توبہ کے کلمات سیکھے اور توبہ کی بلکہ اللہ تعالیٰ کے حضور دونوں (حضرت آدم اور زوجہ اماں حوا علیہما السلام) نے معافی و رحم کی دعائیں کی اور رب کریم نے قبولیت بخشی مگر اللہ تعالیٰ نے ان سب کو حکم دیا کہ تم سب جنت سے زمین پر اتر جاؤ

قُلْنَا اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ وَلَكُمْ فِى الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ

البقرۃ، آیۃ ۳۶ اور
(الاعراف آیۃ ۲۴، قال اھبطوا کے ساتھ)

(اللہ تعالیٰ نے) ہم نے کہا کہ تم (جنت سے) اتر جاؤ تم (تاقیامت) ایک دوسرے کے دشمن رہو گے اور تمہارے سب کے واسطے زمین پر ٹھہرنا ہے اور ایک وقت تک (اس سے مال و متاع) نفع حاصل کرنا ہے۔

حضرت آدم (علیہ السلام) اور اماں حوا کا ارض پر جسمانی ورود، اور

ہم نے کہا کہ تم سب کے سب اس (جنت) سے (زمین پر) اتر جاؤ (بشمولیت شیطان رجیم)

چنانچہ

اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق حضرت آدمؑ اور اماں حوا علیہما السلام (بشمول شیطان رجیم کے) سب کے سب زمین پر اتر آئے اور کاروبار زیست و ہدایت شروع ہو گیا۔

اور

ارض پر ان کا یہ جسمانی ورود تھا ارض پر ان کا مستقل ٹھکانا تھا برائے ---- مُسْتَقَرٌّ وَّ مَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ---

marfat.com

سلسلہ " مُسْتَقَرٌّ وَّ مَتَاعٌ اِلٰی حِیْنٍ " کا آگے بڑھا۔ بنی آدمؑ، اولادِ آدم (علیہ السلام) پہلے سینکڑوں میں پھیلی، پھر ہزاروں میں، لاکھوں میں اور کروڑوں میں ہوئی اور اب اربوں میں ہے۔ اور یہ آپؑ کے زمین پر جسمانی طور پر ورود و آمد کا نتیجہ ہے (نہ کہ روحانی طور پر)

اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

اللہ تعالیٰ کے حکم اور شانِ کُنْ فَیَکُوْن کے تحت حضرت آدمؑ تُراب و خاک سے بغیر ماں باپ کے تخلیق فرمائے گئے اور اللہ تعالیٰ نے

وَنَفَخْتُ فِیْہِ مِنْ رُّوْحِیْ ..... | اُنؑ میں اپنی روح میں سے نفخہ کر دیا یعنی اُن میں اپنی روح پھونک دی

اور وہؑ مسجودِ ملائک ہوئے (یہ سب کچھ قرآن شریف میں سورۃ البقرہ الاعراف، الحجر اور صٓ میں بہت تفصیل کے ساتھ بیان ہے۔ باب حضرت سیدنا آدم علیہ السلام میں بھی درج ہے)

اور

اسی مثال کی طرح اور ایسے ہی، اللہ تعالیٰ کے حکم اور شان کُنْ فَیَکُوْن کے تحت حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام تراب و خاک سے بغیر باپ کے تخلیق فرمائے گئے

اِنَّ مَثَلَ عِیْسٰی عِنْدَ اللّٰہِ کَمَثَلِ اٰدَمَ ؕ خَلَقَہٗ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْنُ ○
(آل عمران آیۃ ۵۹)

بیشک (حضرت) عیسیٰ کی مثال اللہ کے نزدیک (حضرت) آدمؑ کی سی ہے کہ اُن کو خاک، مٹی سے تخلیق کیا۔ پھر اُس سے کہا کہ ہوجا، پس وہ ہوگیا۔

اللہ تعالیٰ کی خاص حکمت و عنایت تھی کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کلمۃ اللہ کو منکرین و کافرین کی شر (قتل و سولی کے منصوبہ) سے بچانے کے لیئے اُنؑ کے جسد ترابی، جسم مبارک کو آسمانوں پر اپنی طرف اٹھالیا۔ وہ وہیں آسمانوں پر رہیں گے جب

marfat.com

تک کہ وہ (قیامت کے قریب) اللہ تعالیٰ کے حکم سے واپس زمین پر نہیں بھیج دیئے جاتے۔

(بیان و تفصیل، قرآن حکیم میں سورۃ آلِ عمران، النسآء، مائدہ و مریم اور احادیث مبارک)

وَمَا قَتَلُوهُ وَمَا صَلَبُوهُ وَلَٰكِن شُبِّهَ لَهُمْ ۚ وَإِنَّ الَّذِينَ اخْتَلَفُوا فِيهِ لَفِي شَكٍّ مِّنْهُ ۚ مَا لَهُم بِهِ مِنْ عِلْمٍ إِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ ۚ وَمَا قَتَلُوهُ يَقِينًا ۞ بَل رَّفَعَهُ اللَّهُ إِلَيْهِ ۚ وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا

النسآء ۱۵۷ - ۱۵۸

حضرت عیسیٰ (علیہ السّلام) کا آسمانوں پر جسمانی رفعہ

اور نہ انھوں نے اُن کو قتل کیا اور نہ انھوں نے اُن کو صلیب پر چڑھایا۔ لیکن وہ ایک متشابہ شکل تھا (جس کو انھوں نے قتل کر دیا تھا) اور جو لوگ اس میں مختلف قیاس آرائیاں کرتے ہیں وہ اس کے متعلق شک میں پڑے ہوئے ہیں۔ ان کو اس (حقیقتِ حال) کی کچھ خبر نہیں (وہ تو) محض اپنے گمان کی پیروی کر رہے ہیں اور انھوں نے اُنؑ کو ہرگز قتل نہیں کیا بلکہ اللہ تعالیٰ نے اُن کو اُوپر اپنی طرف اُٹھا لیا (آسمانوں پر متمکن فرمایا) اور اللہ تعالیٰ زبردست حکمت والا ہے۔

یقیناً جس وقت مخالفین، منکرین و کافرین حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کو قتل کرنے اور اُن کو صلیب پر چڑھانے کے منصوبے بنا رہے تھے، اللہ تعالیٰ نے اُنؑ کے جسم مبارک کو اُوپر آسمانوں میں اپنی طرف اُٹھا لیا۔ اور وہ، اللہ تعالےٰ

"وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا" ہے۔

اللہ تعالےٰ سُبحٰنہٗ کے ارشاد کے مُطابق رسُولِ کریم رؤفُ الرّحیم علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کے سفرِ مقدّس، سفرِ معراج شریف کا آغاز ہوا - ارضی سفر مسجد الحرام (خانہ کعبہ مکۃ المکرمہ) سے مسجد الاقصیٰ (بیت المقدس) تک۔ یہ احوال اللہ تعالیٰ نے سُورۃ بنی اسرائیل کی پہلی آیت مبارک میں بیان فرمائے ہیں۔

marfat.com

سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَکْنَا حَوْلَہٗ لِنُرِیَہٗ مِنْ اٰیٰتِنَا ؕ اِنَّہٗ ھُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ ۝

پاک ہے وہ ذات (وہ اللہ تعالیٰ جو اپنے عبدہٗ کو ایک رات مسجد الحرام سے مسجد اقصیٰ تک لے گیا جس کے گرد ہم نے برکتیں رکھی ہیں تاکہ ہم انؐ کو اپنی آیات سے دکھا دیں (اپنی قدرت کاملہ کی نشانیاں) بے شک وہ سُننے والا اور دیکھنے والا ہے۔

رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام محوِ خواب تھے کہ مکرّم فرشتے (حضرت جبرائیل علیہ السّلام) حاضر ہوئے اور آپؐ کو بیدار کیا، براق پر سوار کیا اور مسجد الاقصیٰ لے گئے۔ وہیں پر اللہ تعالیٰ کے حکم کے تحت تمام انبیاء کرام علیہم السّلام بھی حاضر ہوئے اور آپؐ نے دو رکعت صلوٰۃ کی امامت فرمائی۔ انبیاء کرام اور ملائک علیہم السّلام مقتدی تھے اور یہ سلسلہ عالمِ ہوش و بیداری ہی سے متعلق ہے۔ (مدارج النبوۃ میں قبلہ شیخ عبدالحقؒ محدثِ دہلوی فرماتے ہیں کہ صیغہ "اسریٰ" کا اطلاق خواب پر نہیں کرتے) اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو اِس ارضی سفر میں اپنی برکات و آیات کا بھی مشاہدہ کروایا۔ پھر اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق سیّد المرسلینؐ امام الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسّلام معراج شریف کے افلاکی و عرشی سفرِ مقدّس پر روانہ ہوئے (اس کا تفصیلی تذکرہ سورۃ النجم کی آیات ۱ سے ۱۸ میں ہے اور سورۃ التکویر کی آیۃ ۲۳ میں بھی ہے) ان آیات شریف کا بیان پہلے ہو چکا ہے)

اللہ تعالیٰ نے رسولِ کریم، عبدہٖ، جسمہٗ مقدّس " علیہ الصلوٰۃ والسّلام کو
اُفُقِ الْاَعْلٰی اُفُقِ الْمُبِیْن ← پر اپنی ذات پاک کا مشاہدہ کرایا
قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی ← کے انتہائی قرب کے مقام (عرش)
پر بھی اپنی ذاتِ مقدّسہ کا دیدار عطا کیا، ملاقات فرمائی (اور

معراجِ مقدّس کا جسمانی
(ارضی و افلاکی سفرین)

marfat.com

آپؐ کو براہ راست وحی فرمائی۔ جو

بھی فرمائی (آپؐ کے دِل و نگاہ نے بھی اس کا پاک کا مشاہدہ کیا)

لَقَدْ رَاٰی مِنْ اٰیٰتِ رَبِّہِ الْکُبْرٰی — بلاشبہ آپؐ نے اپنے رب کی شانِ عظمت کا کبریٰ کی آیات (بہت سی نشانیاں) دیکھیں

خدا خود میرِ مجلس بود اندر لامکاں خسروؔ

محمدؐ شمعِ محفل بود شب جائے کہ من بودم (علیہ الصلوٰۃ والسلام)

اللہ تعالیٰ سبحانہٗ نے امام الانبیاءؑ، امام القبلتین، سید الثقلین علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جس بیداری میں معراج شریف کا پہلا ارضی سفر (مسجد الحرام سے مسجد اقصیٰ تک) طے کروایا، اُسی بیداری و جسم مبارک کے ساتھ نبی الحرمین، صاحب قاب قوسین علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دوسرا عرشی سفر بھی مکمل کروایا اور ساتھ اپنی ذاتِ مقدس کا دیدار و مشاہدہ بھی... پھر کیا تم اُنؐ سے اِس بات پر جھگڑتے ہو، جو اُنھوںؐ نے دیکھا

حضرت قبلہ شاہ عبدالحق محدثؒ دہلوی فرماتے ہیں، چونکہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے معراج مبارک کے پہلے ارضی مرحلہ اور دوسرے عرشی مرحلہ میں کوئی خواب کا عالم نہ تھا، لہٰذا ہر دو سفر اللہ تعالیٰ کی رحمت سے بالکل میں طے ہوئے اور یہ معراج شریف جسم اقدس و اطہر کے ساتھ ہوا۔ مذہب صحیح یہی ہے کہ وجودِ اسریٰ و معراج سب کچھ بحالت بیداری اور جسم مبارک کے ساتھ تھا۔ صحابہ، تابعین، محدثین اور فقہا وغیرہ کا مذہب اِسی پر ہے۔ رُوحانی، خوابی معراج بھی ہوئے مگر دیگر موقعوں پر، کچھ مرتبہ مکہ مکرمہ میں اور کچھ مرتبہ مدینہ طیبہ میں (ماخوذ از مدارج النبوۃ)

محترم ولی سلطانؒ، ایک قادری بزرگ نے تقریباً پندرہ[15] سال قبل، اِسی معراج شریف کے مسئلہ پر بحالت بیداری اور با جسم و اعضاء کے متعلق بہت سہل و آسان الفاظ میں فرمایا کہ (محترم قبلہ محمد مسعود ہمدانی، قادری صاحبؒ محبوب سلطانؒ الاکبر سلطان الفقراؒ) (علیہ الصلوٰۃ والسلام)

marfat.com

اللہ تعالیٰ نے، حضرت سیّدنا آدم علیہ السّلام کو بحالتِ بیداری (یعنی باہوش و حواس) اور با جسم و اعضاء اپنے حکم سے جنّت و افلاک سے ارض پر اُتارا اور بنی آدمؑ اولادِ آدمؑ سینکڑوں، ہزاروں، لاکھوں، کروڑوں اور اربوں میں بڑھی اور زمین کی اطراف میں پھیل گئی۔ یقیناً و حتماً یہ بسبب ارض پر جسمانی وُرود و آمد تھی اور جسمانی بُود و باش (اور نہ کہ رُوحانی وُرود و آمد اور رُوحانی بُود و باش کا نتیجہ۔)

اور

اللہ تعالیٰ نے ایسے ہی حضرت سیّدنا عیسیٰ (علیہ السّلام) کو اپنے حکم سے جسمانی طور پر ارض سے (جنّت افلاک میں) اپنی طرف اُٹھا لیا (اور قیامت کے قریب اللہ تعالیٰ کے حکم سے وہؑ پھر وہاں سے جسمانی طور پر زمین پر اُتریں گے)

بعینہٖ

اللہ تعالیٰ اپنی قدرتِ کاملہ سے رسُولِ کریم، سیّد المرسلین، رحمت للعالمین خاتم النبیّین، نبی الحرمین، صاحبِ قاب قوسین (علیہ الصّلوٰۃ والسّلام) کو بحالتِ بیداری اور با جسم و اعضاء (معراج کے لیے) ارض سے عرش پر لے گیا اور واپس عرش سے ارض پر لے آیا بلکہ زیادہ انتظام و اہتمام کے ساتھ اور اللہ تعالیٰ کا آپؐ کو انتہائی قُرب میسّر ہُوا۔ براہِ راست وحی بھی اور دیدار و مشاہدہ بھی...

وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى	قسم ہے ستارے (نورِ مبین) کی جب وہ (معراج سے) اُترے
جن کے تلووں کے بوسے لیئے عرش نے مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام	اُن کے تلووں کی عظمت پہ لاکھوں سلام شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

marfat.com

رسولِ کریم نبئ آخر الزماں (علیہ الصلوٰۃ والسلام)

کے بازو و ہاتھ مبارک

اللہ تعالےٰ کا ارشاد مبارک ہے، قرآن حکیم میں اس نے بیان فرمایا ہے:

وَمَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ رَمَىٰ ج
(الانفال آیۃ ۱۷)

(اے رسولِ مقبول علیک الصلوٰۃ والسلام مٹھی بھر خاک و کنکریاں) آپ نے نہ پھینکیں تھیں جب (فی الوقعہ و فی الحقیقت) وہ آپ ہی نے (دشمن کی طرف پھینکیں تھیں) لیکن وہ تو اللہ تعالیٰ پھینکنے والا تھا۔

اور

کم و بیش یہی صورتِ حال ہے۔ بیعتِ رضوان کے موقع پر نمایاں ہے۔ اللہ تعالےٰ کا بیان مبارک ہے، قرآن حکیم میں اس کا ارشاد ہے۔

إِنَّ الَّذِينَ يُبَايِعُونَكَ إِنَّمَا يُبَايِعُونَ اللَّهَ يَدُ اللَّهِ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ ج
(الفتح، آیۃ ۱۰)

(اے رسولِ مقبول علیک الصلوٰۃ والسلام) بیشک جو لوگ آپؐ سے بیعت کرتے ہیں (بیعت کر رہے ہیں) بلاشبہ وہ (فی الحقیقت) اللہ تعالیٰ سے بیعت کر رہے ہیں (بیعت کر رہے ہیں) اللہ تعالیٰ ہی کا ہاتھ اُن کے ہاتھوں پر ہے۔

اِن دونوں صورتوں میں بظاہر و فی الوقعہ رسولِ کریم، نبی الحرمین، صاحب قاب قوسین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہی کنکریاں پھینکیں اور اصحابِ اکرام سے بیعت لی۔ لیکن قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ فی الحقیقت کنکریاں پھینکنے والا اللہ تعالیٰ ہی تھا اور (بیعت کے وقت) اللہ تعالیٰ ہی کا ہاتھ اصحاب اکرام کے ہاتھوں کے اوپر تھا۔

marfat.com

اللہ تعالیٰ کی جانب سے یہ (رسولِ کریم، نبی آخر الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام) کے لئے بے حد سعادت و اعزاز ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کے پھینکنے کے عمل (آپؐ کے بازوِ مبارک کے عمل) کو اپنا پھینکنے کا عمل (وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى) اور آپؐ کے یدِ مبارک کو اپنا یدِ مبارک (يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ) قرار دیا ہے۔

اور

یہی سعادت و قوت آپؐ کے بازو و ہاتھ مبارک میں رہی اور اس کا عمل و مظاہرہ کائنات نے، اجسامِ فلکی نے، اصحابؓ اکرام نے، مشرکین، کافرین و منکرین نے اور دیگر مخلوقات نے وقتاً فوقتاً رونما ہوتے دیکھا...

ہاتھ و انگشت مبارک اور معجزہ شق القمر

اَب وہ گھڑی قریب آن پہنچی اور قربِ قیامت کا وقت بھی آن پہنچا۔ جب رسولِ کریم، سید المرسلین (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کی انگشت مبارک کے اشارے سے معجزہ شق القمر کائنات میں ظہور پذیر ہوا یعنی چاند دو ٹکڑے ہوگیا۔ پھر ہر ایک ٹکڑا فضا میں پیرتا ہوا کچھ وقفے کے بعد دوسرے ٹکڑے سے جا ملا اور اس سے وہ جڑ گیا۔ چاند پھر ایک بہت بڑے گیند کی مانند ہوگیا اور اپنے مدار میں پھیرائے سفر وگشت ہوگیا۔ (معجزہ شق القمر)

اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ۝ وَاِنْ يَّرَوْا اٰيَةً يُّعْرِضُوْا وَيَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ ۝

(القمر، آیات ۱-۲)

(قیامت کی) وہ گھڑی قریب آپہنچی اور چاند پھٹ گیا (کفار کی ہٹ دھرمی کا یہ عالم ہے کہ) اگر یہ کوئی نشانی دیکھ لیتے ہیں تو اُسے ٹال جاتے ہیں اور کہنے لگتے ہیں کہ یہ جادو ہے جو ہمیشہ سے چلا آرہا ہے

شق القمر کا معجزہ ایک طرف جہاں حضور کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رسالت و عظمت پر

marfat.com

گواہ ہے تو دوسری طرف قربِ قیامت اور روزِ قیامت کے نظامِ عالم کے درہم برہم ہو جانے کی بھی ایک نشانی ہے کہ اُسی سے لوگ آخرت پر خیال و توجہ کریں گے۔

یہ مشرکین و کافرینِ مکۃ المکرمہ کا مطالبہ تھا کہ اگر حضرت محمدؐ بن عبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام فضا میں چاند کے دو ٹکڑے کر کے پھر انھیں جوڑ ڈال کر دیں اور چاند دوبارہ صحیح سلامت ہو کر اپنے سفر و گشت پر گامزن ہو جائے تو ہم ان کو محمد رسول اللہ و آخری نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام مان لیں گے اور اللہ تعالیٰ کی واحدانیت ... پر ایمان لے آئیں گے۔ مگر جب آپؐ نے اُن کے مطالبے کے مطابق چاند کو انگشتِ مبارک کے اشارے سے دو ٹکڑے کر کے ان کو پھر جوڑ دیا۔ چاند ایک بہت بڑے گیند کی مانند پھر صحیح سلامت ہو گیا۔ اپنے مدار میں دوبارہ پیرائے سفر و گشت ہو گیا اور معجزۂ شق القمر کائنات میں رُونما ہو گیا تو بعض منکرین و کافرین ایمان لے آئے اور بعض پہلے ہی کی طرح منکرین و کافرین و مشرکین ہی رہے۔ ابوجہل اور اس کے ساتھیوں نے کہا کہ یہ صریح جادو ہے اور وہ بے ایمان و بے نصیب رہے۔

ہاتھ و انگشت ہائے مبارک سے پانی کے چشمے جاری ہو جانا

کتبِ احادیث میں (حضرات انسؓ، جابرؓ اور ابن مسعودؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے)

---

۲ جولائی، ستمبر ۱۹۶۷ء انسان نے سائنسی ترقی کی وجہ سے چاند پر قدم رکھا۔ ان میں امریکہ کے آرم سٹرانگ وغیرہ تھے۔ اس ہفتے کے دوران چاند کی جو زمین پر امریکہ میں تصاویر آئیں اُن میں سے اخبارات میں ایک تصویر کی بابت امریکی سائنسدانوں کے بہت بیّن تأثرات تھے کہ چاند ایک بہت بڑا گیند ہے جسے بالکل درمیان میں سے دو حصّوں میں صحیح طور پر کاٹ کر دونوں حصّوں کو بعد میں دوبارہ باہم جوڑ دیا گیا ہو.... پھر جب مغرب کے سائنسدانوں کو یہ علم ہوا کہ تقریباً ۱۴ صدیاں پہلے جو معجزہ شق القمر نبی آخر الزمان (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کی انگشت مبارک کے اشارے رونما ہوا تھا اور بعد میں چاند کے دونوں حصّے فضا میں پیرتے ہوئے جڑ گئے تھے۔ اس کی سائنسی طور پر تصدیق ہو رہی ہے تو وہ ان تصاویر کو اور ان کے ذکر کو بالکل دبا گئے۔

marfat.com

مروی ہے۔
غزوہ تبوک میں رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ "یا رسول اللہ علیک الصلوٰۃ والسلام ہم اور ہمارے اونٹ اور جانور بہت پیاسے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ تھوڑا بہت، جتنا بھی پانی ہو لاؤ۔ اصحابؓ اکرام مشکیزوں میں سے جمع کر کے چند گھونٹ پانی لے آئے۔ آپؐ نے فرمایا برتن میں لوٹا دو۔ اس کے بعد آپؐ نے اپنے ہاتھ مبارک اس پانی میں رکھ دیا۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ حضورِ کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی انگشتہائے مبارک سے چشمے ابل رہے ہیں پھر ہم نے اپنے اونٹوں اور جانوروں کو پانی پلایا اور باقی پانی ہم نے مشکیزوں میں بھر دیا۔

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ حدیبیہ کے دن ہم سب پیاسے تھے اور حضورِ کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سامنے ایک چھاگل تھی جس سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام وضو فرما رہے تھے۔ اصحابؓ اکرام نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے گرد حلقہ ڈال دیا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ کیا بات ہے کیوں حلقہ بنائے کھڑے ہو؟ عرض کیا یا رسول اللہ علیک الصلوٰۃ والسلام ہمارے پاس پانی نہیں ہے جو وضو کریں اور پیئیں بجز اس پانی کے جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سامنے ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنا ہاتھ مبارک چھاگل پر رکھ دیا۔ جس سے پانی چشموں کی طرح جوش مارنے لگا۔ پھر ہم نے پیا اور وضو کیا۔ لوگوں نے حضرت جابرؓ سے پوچھا تم کُل کتنے آدمی تھے؟ انھوں نے کہا، اگر ہم ایک لاکھ بھی ہوتے تو وہ پانی ہمیں کفایت کر جاتا۔ لیکن ہم صرف پندرہ صد تھے۔

اسی طرح کا ایک اور واقعہ غزوہ بواط کے متعلق بھی ہے۔ حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ ہم غزوہ بواط میں تھے ہمارے پاس مشکیزہ میں چند قطروں کے سوا پانی نہ تھا۔ اُسے پیالے میں نچوڑا گیا۔ حضورِ کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انگشتہائے مبارک کو اس پیالے میں پھیلا دیا تو انگلیوں کے درمیان سے پانی جوش مارنے لگا۔ پھر لوگوں کو پانی پینے کا حکم دیا تو سب نے خوب سیر ہو کر پانی پیا۔ اس کے بعد

marfat.com

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنا ہاتھ مبارک نکالا تو پیالہ ویسے ہی بھرا ہوا تھا۔

اسی طرح کے بہت سے واقعات اور بھی ہیں کہ رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنا ہاتھ مبارک بیمار وغیرہ پر پھیرا تو تندرست ہوگیا۔ اور کسی صحابی کی نکلی ہوئی آنکھ کو ہاتھ مبارک سے سہلایا اور اس کی جگہ پر رکھ کر دبایا تو وہ صحیح ہو کر بلکہ بہتر ہو کر اپنی جگہ پر جڑ گئی۔

ایک اور واقعہ حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ ایک عورت اپنے دیوانے بچے کو حضور کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں لے کر آئی اور اس کی دیوانگی اور ایذا رسانی کی شکایت کی۔ حضور کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس بچے کے سینے پر اپنا ہاتھ مبارک پھیرا۔ اُس نے قے کی اور اس کے پیٹ سے ایک کالے رنگ کا کیڑا نکلا۔ (اس کے بعد وہ بچہ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے صحت یاب ہوگیا۔)

دوسرا واقعہ حضرت قتادہؓ بن نعمان کی آنکھ پر چوٹ لگنے کا اُس کے باہر نکلنے کا ہے۔۔۔۔ اُس نے حضور کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں اس کو ٹھیک کرنے کے لئے عرض کیا۔۔۔۔ حضور کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے ہاتھ مبارک سے آنکھ کو پکڑ کر اس کے حلقے میں رکھا اور کہا کہ اے اللہ اس کی آنکھ کو خوب درست فرما دے۔ ان صحابی کی یہ آنکھ دوسری آنکھ سے زیادہ خوبصورت و بہتر اور بینا ہوگئی۔ جب کبھی دوسری آنکھ میں درد ہوتا تو یہ آنکھ اس سے محفوظ رہتی (غزوہ خیبر کے موقعہ پر حضرت علی شیر خدا کی آنکھوں کے آشوبِ چشم کو ٹھیک کرنے کا واقعہ بھی اس طرح کا ہے۔ حضورِ کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انؓ کی آنکھوں میں اپنا لعابِ دہن مبارک لگایا تھا کہ وہ ٹھیک ہوگئی تھیں) ایک دفعہ حضرت عبداللہ بن عتیکؓ پھسلے اور گر پڑے۔ جس سے اُن کی پنڈلی ٹوٹ گئی۔ وہ حضور کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں حاضر ہوئے (اور صحتیابی کے لیے عرض کی) آپؐ نے اپنا یدِ مبارک انؓ کی پنڈلی پر پھیرا اور وہ اسی وقت شفایاب ہوگئے۔

marfat.com

اسی طرح کے بہت سے واقعات ہیں کہ اصحابؓ کرام صحتیاب و شفایاب ہو گئے (اور امام بوصیریؒ کا واقعہ، اُن کا فالج سے صحت یابی و شفایابی کا بہت بعد کا ہے (تقریباً ایک صد سے ۳ صد کے درمیان کا) جن کے جسم پر حضور کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے (اُن کے خواب میں) اپنا یدِ شفقت پھیرا اور فالج دُور ہو گیا اور وہ صحت یاب و شفایاب ہو گئے۔

(اسی طرح کا ایک اور واقعہ جس کا تعلق عصرِ حال ۴۹-۱۹۴۷ء سے ہے کتاب "وَالمقصود موجودہٗ" کے صفحات ۲۰۲ سے ۲۰۶ پر ہے۔)

رحمت جہاں نُور کھلارے، مرضاں دلاں گوایاں
ڈبدیاں جاندیاں کڈھ کرم تھیں، بیڑیاں بنے لایاں
(مولانا غلام رسولؒ)

ہاتھ مبارک میں خوشبو

حضرت جابرؓ بن سمرہ نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ حضور کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے میرے رُخسار مبارک پر اپنا ہاتھ مبارک پھیرا تو میں نے ایسی ٹھنڈک و خوشبو پائی کہ گویا آپؐ نے ابھی عطر کی ڈبیہ سے ہاتھ مبارک نکالا ہے۔ آپؐ سے مصافحہ کرنے والا اپنے ہاتھوں میں خوشبو پاتا۔ آپؐ جس بچے کے سر پر اپنا یدِ شفقت رکھتے وہ آپؐ کی خوشبو کی وجہ سے تمام بچوں میں ممتاز و معروف ہو جاتا۔

جسمِ اطہر و پسینہ مبارک کی خوشبو!

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ میں نے دس برس حضور کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت کی۔ اور میں نے کبھی کسی قسم کا مُشک یا کوئی عطر آپؐ کے پسینہ کی خوشبو سے زیادہ خوشبودار نہیں سُونگھا۔ اور حضرت انسؓ سے ہی منقول ہے کہ جب کوئی صحابی بقصد حضوری آپؐ کی بارگاہ میں حاضر ہوتا اور اگر آپؐ کو بیت اقدس میں نہ پاتا تو وہ راہ میں آپؐ کی اس خوشبو کو سُونگھتا جو آپؐ کی گزرگاہ کے سبب راہ میں پھیلی ہوئی ہوتی۔ مدینہ منورہ کے جس جس کوچے میں وہ خوشبو محسوس کرتا

marfat.com

چلتے جاتا کہ حضورِ اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام اس راہ سے گذرے ہیں (حتیٰ کہ وہ آپؐ کو پالیتا)

رحمتِ عالم، سایہ عالی، قامت سایوں خالی
خوشبو عرق، بدل سر سایہ، پاک کتاب نرالی
(مولانا غلام رسولؒ)

قوتِ بازو اور ہاتھ مبارک

کتبِ احادیث میں حضرت جابرؓ اور حسنؓ براء سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ جب رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے (غزوۂ خندق کے موقع پر) ہمیں خندق کھودنے کا حکم دیا تو ہمارے سامنے پتھر کی ایک ایسی چٹان برآمد ہوئی جس پر ہتھوڑا اور چھینی کچھ اثر نہ کرتے تھے۔ ہم نے رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عرض کیا۔

۱- آپؐ تشریف لائے اور ہتھوڑا لے کر بسم اللہ کہہ کر اس (پتھر) پر ایک ضرب لگائی تو وہ ایک تہائی ریزہ ریزہ ہو کر بکھر گیا۔ اور فرمایا اللہُ اَکبر مجھے (ملک) شام کی کنجیاں عطا فرمائی گئیں ہیں۔ اللہ کی قسم، بلاشبہ میں نے شام کے سرخ محلات کو اس ضرب میں دیکھ لیا ہے۔

۲- اس کے بعد دوسری ضرب لگائی اور دوسرے تہائی کو توڑ دیا اور فرمایا اَللہُ اَکبر مجھے فارس کی کنجیاں عطا فرمائی گئیں۔ اللہ کی قسم میں نے مدائن کے سفید کنگرے اس گھڑی میں دیکھے ہیں۔ اس کے بعد حضور کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مدائن کے کنگروں کی نشانیاں بیان فرمائیں (اس پر حضرت سلمان فارسیؓ نے عرض کیا۔ قسم ہے اُس خدا کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے۔ بلاشبہ وہ کنگرے ایسے ہی ہیں جیسے آپؐ نے بیان فرمائے ہیں

۳- اس کے بعد تیسری ضرب لگائی تو بقیہ پتھر بھی ریزہ ریزہ ہو گیا اور فرمایا اللہ اَکبر مجھے یمن کی کنجیاں مرحمت فرمائی گئیں۔ اللہ کی قسم میں صنعا کے دروازوں کو یہاں سے جہاں اس وقت کھڑا ہوں دیکھ رہا ہوں (تاریخ شاہد ہے بعد میں ایسے ہی ہوا)

روایت ہے کہ حضرت جابرؓ نے ایک بکری ذبح کر کے اسے دم پخت کیا اور اسے

marfat.com

رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں لے گئے - پھر ساری جماعت نے کھایا اور آپ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تم سب کھاؤ لیکن اس کی ہڈیاں نہ توڑنا - اس کے بعد رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان سب ہڈیوں کو جمع فرمایا اور اپنا ہاتھ مبارک رکھ کر کچھ پڑھا اور بکری زندہ ہو کر اٹھ کھڑی ہوئی اور اپنے کان ہلانے لگی - (حضرت جابر کا ہی ایک اور واقعہ ہے کہ ان کے دو بیٹے جو مر چکے تھے (ایک کے گلے پر چھری چلنے سے اور دوسرے کا چھت پر سے گرنے سے) آپ حضور کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان دونوں کو زندہ فرما دیا تھا -)

روایت ہے کہ اُمِ معبد کی بکری کا دودھ بالکل خشک ہو چکا تھا - حضور کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنا یدِ مبارک بکری کے تھنوں پر پھیرا - وہ اسی وقت دودھ سے لبریز ہو گئے - آپؐ نے انہیں دوھ کر خود بھی دودھ پیا اور حضرت ابوبکر صدیقؓ کو بھی پلایا -

صدر، سینہ مبارک

رسولِ کریم، سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام کا شرحِ صدر مبارک سب سے پہلے بہت بچپن میں ہوا، جب آپؐ اماں حلیمہ سعدیہؓ کی پرورش میں تھے - ایک دن آپؐ اپنے رضاعی بھائیوں کے ساتھ باہر تشریف لے گئے اور بکریاں چرانے میں مشغول ہو گئے - جب آدھا دن گذرا تو ایک بھائی "ابا جان، اماں جان" پکارتا بھاگتا ہوا گھر آیا اور کہنے لگا (حضرت) محمدؐ (علیہ الصلوٰۃ والسلام) ہمارے ساتھ کھڑے تھے کہ اچانک ایک شخص نمودار ہوا اور ان کو ہمارے درمیان سے اٹھا کر پہاڑ پر اٹھا کر لے گیا اور ان کو لٹا کر ان کا شکم مبارک (وصدر مبارک) چاک کر دیا آگے ہم نہیں جانتے کہ آپؐ کا کیا حال ہوا - اس پر اماں حلیمہؓ اور ان کے شوہر دوڑتے ہوئے گئے - جب آپؐ کے قریب پہنچے تو دیکھا کہ آپؐ پہاڑ پہ بیٹھے ہوئے، آسمان کی جانب دیکھ رہے ہیں اور جب آپؐ نے ہمیں دیکھا تو تبسم فرمایا.....

روایت میں ہے کہ آپؐ کا شق و شرح صدر متعدد بار ہوا - بچپن میں بھی - دس سال کی عمر میں بھی اور شبِ معراج

marfat.com

ہیں بھی۔ اس ضمن میں اکابرین نے بہت تفصیل سے لکھا ہے۔

بظاہر و جسمانی طور پر آپؐ کا صدر مبارک کشادہ تھا اور حقیقی و معنوی لحاظ سے، اللہ تعالیٰ نے ہی شرح صدر فرما دی تھی۔

اَلَمۡ نَشۡرَحۡ لَكَ صَدۡرَكَ ۝ (سورۃ الم نشرح، آیات ۱ تا ۴)	کیا ہم نے آپؐ کی خاطر آپؐ کا صدر مبارک (سینہ مبارک) کی انشراح نہیں کر دی (کشادہ نہیں کر دیا۔)
وَوَضَعۡنَا عَنۡكَ وِزۡرَكَ ۝	ہم نے آپؐ سے وہ بارِ گراں (بھی) اتار دیا۔
الَّذِيۡۤ اَنۡقَضَ ظَهۡرَكَ ۝	جو آپؐ کی پشت توڑے ڈالتا تھا۔
وَرَفَعۡنَا لَكَ ذِكۡرَكَ ۝	اور ہم نے آپؐ کی خاطر آپؐ کا ذکر ارفع کر دیا (بہت بلند کر دیا)

اور جس ذاتِ مبارک کی انشراحِ صدر اللہ تعالیٰ، ذوالجلال والاکرام خود فرمائے اُس صدرِ اطہر کی شرح و کشادگی ہر زاویے اور ہر سمت و جہت میں تکمیل کے ساتھ ہوگی .... اور جس ذاتِ مبارک کا ذکرِ مبارک اللہ تعالیٰ خود ارفع اور بلند فرمائے اس کی رفعت و بلندی ہر زاویے اور ہر سمت و جہت میں تکمیل کے ساتھ ہوگی۔

سُبۡحٰنَ اللّٰہ مَا اَجۡمَلَكَ مَا اَحۡسَنَكَ مَا اَكۡمَلَكَ

(پیر مہر علی شاہؒ)

سینہ پاک منور نشرح، نور الکھیں مازاغوں
انور اکھیں، مہرِ نبوت، روشن نور چراغوں

(مولانا غلام رسولؒ)

marfat.com

چشمِ اقوام یہ نظارہ ابد تک دیکھے
رفعتِ شانِ "ورفعنا لک ذکرک" دیکھے
(علامہ اقبالؒ)

زبانِ مبارک اور دعائیں

سورج کو روکنا اور لوٹانا

حضرت اسماء سے مروی ہے کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام آپؐ حضرت علیؓ کی ران مبارک پر اپنا سر مبارک (استراحت کے لیے) رکھے ہوئے تھے کہ وحی نازل ہونا شروع ہوئی۔ حضرت علیؓ نے اُس وقت تک نماز ادا نہیں کی تھی (وہ وحی کے اثرات و بوجھ محسوس تو کر رہے تھے، مگر وہؓ اسی حالت میں رہے اور کوئی ہلجل نہ کی کہ کہیں ان کی ہلجل نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے آرام و وحی کے عمل میں مخل نہ ہو۔ اسی اثنا سورج غروب ہو گیا۔ حضور کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اے (حضرت) علیؓ کیا تم نے نمازِ عصر ادا کر لی تھی۔ عرض کیا نہیں۔ حضور کریمؐ نے دعا فرمائی اور کہا اے اللہ یہ تیرا بندہ (علیؓ) تیری اور تیرے رسول (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کی اطاعت میں تھا تو تو اس کے لیے سورج کو لوٹا دے۔ اسی وقت سورج لوٹ آیا (اور حضرت علیؓ نے نمازِ عصر ادا کر لی) حضرت اسماء کہتی ہیں کہ میں نے سورج غروب ہوتے بھی دیکھا۔ بعد میں طلوع ہوتے بھی دیکھا۔ اس کی شعاعیں پہاڑوں اور زمین پر پھیل گئی تھیں۔ (یہ واقعہ مقام صہبا کا ہے)

پھر جب شبِ معراج کے بعد جب کہ رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خبر دی تھی کہ اس رات (معراج شریف کی رات) واپسی پر قریش کے قافلہ کو میں نے راہ میں دیکھا تھا اور یہ نشانی یہ بتائی کہ ان کا ایک اونٹ بھاگ گیا تھا اور قافلہ کے کچھ لوگ اس کی تلاش میں سرگرداں تھے۔ اس پر قریش کے لوگوں نے پوچھا کہ بتایئے گا کہ وہ قافلہ کب تک یہاں پہنچے گا۔ آپؐ نے

marfat.com

فرمایا، بدھ کے دِن۔ جب بدھ کا دن آیا تو قریش والے انتظار کرنے لگے کہ قافلہ کب پہنچتا ہے۔ یہاں تک کہ دِن ختم ہونے لگا اور قافلہ نہیں آیا۔ اس وقت حضور کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دُعا کی۔ چنانچہ حق تعالیٰ نے سورج کو غروب ہونے سے کچھ وقت کے لیے روک دیا حتیٰ کہ قافلہ غروبِ شمس سے پہلے پہنچ گیا۔

مُردوں کو زندہ کرنا۔

حضرت جابرؓ اصحابی کے بیٹوں کو زندہ کرنے کا واقعہ بہت معروف ہے ایک دِن رسُولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت جابرؓ کے گھر مہمان کی حیثیت سے تشریف لے گئے تھے۔ حضرت جابرؓ نے ایک بکرا ذبح کیا۔ ان کے بڑے لڑکے نے یہ دیکھ کر کہ باپ نے بکرا کیسے ذبح کیا ہے اپنے چھوٹے بھائی کو لٹا کر گلے پر چھری پھیر دی (وہ فوت ہو گیا) جب ان کی والدہ نے یہ صورتِ حال دیکھی تو ان کی طرف دوڑ کر آنے لگی۔ بڑے لڑکے نے جب دیکھا کہ والدہ آرہی ہیں تو اس نے اُوپر سے (چھت پر سے) چھلانگ لگا دی اور وہ بھی گر کر مر گیا۔ پھر حضور کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان دونوں بچوں کو زندہ فرما دیا۔ (علمار کے خطبات میں سُنا ہے کہ بعد میں دونوں بچے زندہ حالت میں اس کھانے کی دعوت میں شریک بھی ہوئے تھے۔)

روایت ہے کہ حضرت جابرؓ نے ایک بکری ذبح کر کے اُسے ذبح کر کے اسے سالم دم پخت کر دیا اور اُسے حضور کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں لے گئے۔ پھر ساری جماعت نے کھایا اور حضور کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا، تم سب کھاؤ مگر اس کی ہڈیاں نہ توڑنا۔ اس کے بعد حضور کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان سب ہڈیوں کو جمع فرمایا اور اپنا دستِ مبارک رکھ کر کچھ پڑھا۔ تو کیا دیکھتے ہیں کہ بکری زندہ ہو کر اُٹھ کھڑی ہوئی اور اپنے کان ہلانے لگی۔

حضرت عمر ابن الخطابؓ کے لیئے دُعا:

اللہ تعالیٰ کے حضور، رسُولِ کریم، خاتم النبیین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دُعا کی،

marfat.com

(جس کا مفہوم تقریباً ایسے ہے) یااللہ دو عمروں میں سے ایک عمر مسلمان مومن فرمادے (ایک عمر تو حضرت عمر بن الخطاب تھے اور دوسرے عمر ابوجہل) اللہ تعالیٰ نے، حضور کریم علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی دعا کو قبولیت بخشی اور حضرت عمر بن الخطاب نے اسلام قبول فرمالیا اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ ہو گئے۔ دوسرا عمر (ابوالحکم سے) ابوجہل ہو گیا اور اسی حالت میں غزوہ بدر میں مارا گیا۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہٗ سے مروی ہے کہ اسلام اُن کو اُن کی بہن کے ذریعے پہنچا اسلام قبول کرنے سے پہلے وہ اپنی بہن کے گھر گئے جو مسلمان ہو چکی تھیں اُنہوں نے اُس پر سختی کی۔ مگر اُس نے کہا۔ عمر تُو جو مرضی کر لو میں مسلمان ہو چکی ہوں اور ایسے ہی رہوں گی۔ (حضرت) عمر نے وہاں ایک کتاب دیکھی۔ جس میں لکھا ہوا تھا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نہ پڑھ کر کانپنے لگے۔ پھر آگے پڑھا تو لکھا ہوا تھا۔

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ (الحدید)

(آسمانوں اور زمین کے درمیان جو کچھ ہے اللہ تعالیٰ کی تسبیح کر رہا ہے اور وہ غالب حکمت والا ہے)

وہ پڑھتے پڑھتے جب آگے

اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ .....

اللہ تعالیٰ اور رسولِ پاک (علیہ الصلوٰۃ والسّلام) پر ایمان لے آؤ۔

اِن آیاتِ مبارک کو پڑھتے ہی انھوں نے کلمہ شریف پڑھا... اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ

پھر مسلمان خوشی و مسرت سے تکبیر بلند کرتے ہوئے باہر نکلے۔ کیونکہ اُنھوں نے اُن کی زبان سے کلمہ نکلتے سُن لیا تھا۔

اس کے بعد وہ رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی بارگاہ میں پہنچے، وہ حضور کریم علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے سامنے لائے گئے۔ ان کو دو آدمیوں نے پکڑ رکھا تھا۔ جب وہ

marfat.com

قریب پہنچے تو رسُول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ "انھیں چھوڑ دو" انھوں نے مجھے چھوڑ دیا۔ آپؐ نے فرمایا۔ اے ابن الخطاب اسلام قبول کرلے۔ اے اللہ ان کے دِل کو ہدایت دے۔ پھر اسی وقت انھوںؓ نے کہا۔

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

ایک اور روایت میں ہے کہ انھوں نے اپنی بہن کے گھر پہلے غسل کیا۔ پھر وہاں سُورۃ طٰہٰ کے اوراق تھے وہ پڑھنا شروع کیے اور جب وہ اس آیت شریف پر پہنچے

اگر تم کوئی بات پکار کر بھی کہو، مگر
وہ تو (سب) ستر و خفیہ باتوں کو بھی
جانتا ہے۔
اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں
مگر وُہی (معبود) ہے۔ تمام اسماء الحسنیٰ
(تمام اچھے اچھے نام) اُسی کے ہیں۔

رقت و کپکپی کی حالت میں وہ حضور کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں پہنچے اور
اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاِنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
(میں گواہی دیتا ہوں بیشک کوئی معبود نہیں سوائے اللہ تعالےٰ کے اور بے شک آپ اللہ تعالیٰ کے رسُول ہیں۔)

اس کے بعد رسُولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے اصحاب اکرام کے ساتھ بیت اللہ شریف میں علی الاعلان دو رکعت صلوٰۃ ادا فرمائی۔ (اس طرح سے حضرت عمرؓ ابن الخطاب رسُول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی دُعا سے برکت کے ثمر ہیں۔

؎ بوالحکم نامش بدو، بوجہل شد
اے بسا اہل، ز حسد نااہل شد
پس امام حیّ و قائم آں ولی است
خواہ از نسلِ عمرؓ، خواہ از علیؓ است

(مولانا رُومؒ)

marfat.com

پہاڑوں کو ارشادِ مبارک

حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ رسُول کریم علیہ الصّلوٰۃ والسّلام اور حضرت ابوبکرؓ، عمر فاروقؓ و عثمان غنیؓ جبل اُحد پر تشریف لے گئے۔ جب سب پہاڑ پر چڑھے تو پہاڑ کانپنے لگا۔ اس پر حضور اکرم علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے اُس پر اپنا پاؤں اقدس مار کر ارشاد فرمایا، اے اُحد! اپنی جگہ پہ قائم رہ۔ تجھ پر ایک نبیؐ (علیہ الصّلوٰۃ والسّلام) ایک صدیقؓ اور دو شہیدوں کے سوا کوئی نہیں۔ (پہاڑ آپؐ کا ارشاد مبارک سن کر ساکت ہو گیا۔

وُہ زباں جس کو کُن کی کنجی کہیں
اس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام
مُصطفیٰؐ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

(امام احمد رضا خانؒ)

ایسا ہی ایک اور واقعہ حضرت عثمانِ غنیؓ سے منیٰ کے پہاڑ "ثبیر" کا مروی ہے۔ (پہاڑ آپؐ کا حکم سُن کر ساکت ہو گیا تھا)

ایک اور ایسا واقعہ حضرت ابوہریرہؓ سے کوہ حرا کے متعلق روایت ہے۔ (پہاڑ آپؐ کی زبان مبارک سے حکم پا کر ساکت ہو گیا تھا)

marfat.com

حیوانات سے شکایات سُننا اور ان سے گُفتگُو فرمانا۔

اُونٹ: ایک حدیث شریف میں ہے کہ اُونٹ نے حاضر ہوکر اپنی گردن حضورِ کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سامنے رکھ دی اور اپنی زبان میں فریاد کرنے لگا۔ اس کے بعد آپ حضورُ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کے سر کے بالوں پکڑ کر اٹھایا اور اس کے مالک سے فرمایا۔ اس اُونٹ کو میرے ہاتھ فروخت کردو۔ اُس نے عرض کیا یارسُول اللہ علیک الصلوٰۃ والسلام آپ کی خدمت میں حاضر ہے۔ لیکن یہ اُونٹ گھر والوں کے لیے ہے اور ان کے لیے اس کے سوا کوئی اور ذریعہ معاش نہیں ہے۔ (آپ نے) فرمایا۔ یہ اُونٹ کام کی زیادتی اور چارہ کی کمی کی شکایت کرتا ہے تم اس کے ساتھ نرمی برتو اور اس کے حقوق کا لحاظ رکھو (ایسی ہی حدیث مبارک قدرے مختلف الفاظ اور روایت سے بھی منقول ہے (اَوْکَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام)

ایک روایت میں ہے کہ حضورِ انور علیہ الصلوٰۃ والسلام جب اُونٹوں کی قربانی فرماتے تو ہر اونٹ ایک دوسرے کو ہٹا کر حضورُ کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قریب آنے کی کوشش کرتا تاکہ حضورُ پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام پہلے اسے ذبح کریں۔

ہرن: حدیث غزالہ (ہرن، آہو) جسے اکابرین نے متعدد سندوں سے روایت کیا ہے۔ قاضی عیاض نے الشفاء میں اور ابُونعیم نے دلائل میں ام سلیم نے روایت کیا ہے کہ حضُور اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام صحرا میں گشت فرما رہے تھے کہ اچانک تین مرتبہ "یارسُول اللہ علیک الصلوٰۃ والسلام" کی آواز سماعت فرمائی (سُنی)۔ حضورِ پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام اس آواز کی طرف متوجہ ہوئے۔ دیکھا کہ ہرنی بندھی ہوئی پڑی ہے اور ایک بدوی

marfat.com

چادر اوڑھے لیٹا ہوا ہے۔ آپؐ نے ہرنی سے دریافت کیا، بتا کیا حاجت ہے۔" ہرنی نے کہا مجھے اس بدوی نے شکار کر کے باندھ رکھا ہے۔ میرے دو بچے اس پہاڑ کی کھوہ میں ہیں۔ اگر آپ مجھے آزاد کر دیں تو میں اپنے بچوں کو دودھ پلا کر آجاؤں گی۔ حضور پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ کیا تو ایسا کرے گی اور لوٹ آئے گی۔ ہرنی نے کہا اگر میں لوٹ نہ آؤں تو اللہ تعالیٰ مجھے وہ عذاب دے جو محصول لینے والوں پر عذاب کرتا ہے۔ اس پر حضور اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اُسے رہا کر دیا اور وہ چلی گئی۔ تھوڑی دیر بعد وہ لوٹ آئی۔ (بعض روایات میں ہے کہ اس کے دونوں بچے بھی ساتھ آگئے کہ اپنے محسن اعظم، رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کریں جنھوں نے دودھ پلانے کے لیے ہماری ماں کو رہا کر دیا۔) اور حضور کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسے باندھ دیا۔ جب بدوی بیدار ہوا تو کہنے لگا۔ یا رسول اللہ علیک الصلوٰۃ والسلام کوئی خواہش ہے۔ فرمایا خواہش یہ ہے کہ تو اس ہرنی کو رہا کر دے تو اس بدوی نے اسے رہا کر دیا۔ وہ خوش خوش جنگل میں دوڑتی اور چوکڑیاں بھرتی چلی گئی اور وہ یہ کہتی جاتی تھی۔

وَاَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا
رَّسُوْلُ اللّٰهِ (علیہ الصلوٰۃ والسلام)

ایک اور روایت میں ہے کہ شکاری غیر مسلم تھا اور جب اس نے دیکھا کہ ہرنی اکیلی ہی نہیں بلکہ اُس کے دونوں بچے بھی رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ وعدہ نبھانے کے لیے ہمراہ آگئے ہیں تو اس نے کلمہ شریف پڑھا اور مسلمان ہو گیا۔

حمار: ابن عساکر نے روایت کیا ہے کہ فتح غزوہ خیبر کے موقع پر ایک گدھے نے حضور اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے باتیں کیں۔ حضور پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام نے گدھے سے پوچھا تیرا نام کیا ہے۔ اس نے کہا میرا نام یزید بن شہاب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے میرے جد کی نسل سے ساٹھ ایسے

marfat.com

گدھے پیدا فرمائے ہیں جن پر بجز نبی علیہ السلام کے کسی نے سواری نہیں کی اور میں بھی یہ تمنا رکھتا ہوں کہ حضور کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سواری کا شرف حاصل کروں۔ میرے جد کی نسل میں میرے سوا کوئی باقی نہیں رہا ہے اور آپ کے سوا اب کوئی نبی (علیہ السلام) بھی اب آنے والا نہیں ہے اُس نے کہا آپ سے پہلے میں ایک یہودی کے قبضہ میں تھا۔ جب وہ مجھ پر سواری کا ارادہ کرتا تو میں قصداً اچھل کود کر اسے گرا دیتا اور اسے اپنے پر سوار نہ ہونے دیتا۔ وہ یہودی غصے میں بھوکا رکھتا۔ اس پر حضور اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس سے فرمایا۔ آئندہ تیرا نام "یعفور" ہوگا۔ یہ یعفور حضور پاک کی خدمت میں حاضر رہتا۔ حضور پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام جب اُسے کسی کو بلانے کے لیے بھیجتے تو وہ اس کے دروازے پر جاتا اور اپنے سر سے دروازے کو کوٹتا۔ جب مالک مکان باہر آتا تو وہ اشارہ کرتا کہ رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تجھے بلایا ہے اور وہ اسے لیکر جاتا جب حضور پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام نے رحلت فرمائی تو یعفور نے رنج والم اور فراق و جدائی کے غم میں ایک کنوئیں میں چھلانگ لگا کر خود کو مار ڈالا۔

(ماخوذ از مدارج النبوۃ)

نباتات و جمادات سے شہادت لینا اور ان سے گفتگو

حضرت اُم المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی حدیث مبارک میں ہے کہ رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ جب سے میری طرف وحی بھیجی گئی اس وقت سے ہر شجر و حجر مجھ پر اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰه عرض کرتا ہے۔ اسی طرح کا ایک واقعہ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ مکہ مکرمہ کے بعض اطراف میں چلے۔ راہ میں جو بھی درخت یا پہاڑ ملتا وہ کہتا "اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰه"

شجر: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک بدوی نے رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام

marfat.com

سے معجزہ مانگا تو حضور کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بدوی سے فرمایا اس درخت سے کہو کہ رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام تجھے بلاتے ہیں۔ اس درخت نے اِدھر اُدھر اور آگے پیچھے جنبش کی اور زمین سے اپنی پھیلی ہوئی جڑوں کو نکالا۔ پھر زمین کو چیرتا ہوا اور جڑوں کو گھسیٹتا ہوا حضور پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سامنے آکھڑا ہو گیا۔ اور کہنے لگا "اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ" پھر بدوی نے کہا اب اس درخت کو اپنی جگہ واپس ہونے کا حکم دیجئے، تو وہ لوٹ کر اپنی جگہ چلا گیا۔ اس کے رگ و ریشے زمین میں پیوست ہو گئے اور زمین ہموار ہو گئی۔ اس کے بعد بدوی نے عرض کیا مجھے اجازت دیجئے کہ میں آپؐ کو سجدہ کروں حضور کریم نے اجازت نہ دی۔ پھر اس نے عرض کیا مجھے یدِ مبارک اور قدم شریف کے بوسہ لینے کی اجازت مرحمت فرمائیے۔ حضورِ اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کی اجازت دے دی۔

اسی طرح کا ایک اور واقعہ ہے جو حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ لوگوں نے سوال کیا۔ کون سی چیز ہے جو آپؐ کی رسالت کی گواہی دے۔ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا یہ درخت میری رسالت کی گواہی دے گا۔ پھر آپؐ نے فرمایا اے درخت قریب آ۔ وہ درخت قریب آگیا اور گواہی دی (کہ آپؐ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ علیہ الصلوٰۃ والسلام)

شجر استن حنانہ

روایت ہے کہ حضور کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مسجد شریف کھجوروں کے تنوں پر مسقف تھی۔ منبر شریف کی تعمیر سے پہلے اس تنہ سے ٹیک لگا کر حضور اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام خطبہ دیا کرتے تھے۔ پھر جب منبر شریف بنایا گیا تو اسے علیحدہ کر دیا گیا۔ اس کے تنہ کے رونے کی آواز سنی گئی۔ جیسے وہ اونٹنی روتی ہے جس کا بچہ اس سے جدا کر دیا گیا ہو۔ حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ اس کے رونے کی آواز سے ساری مسجد لرزنے لگی اور اس کی بے قراری و بے چینی

marfat.com

کو دیکھ کر لوگوں کی بھی چیخیں نکل گئیں۔ ایک روایت ہے کہ وہ تنہ پھٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا۔ پھر حضور کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنا یدِ مبارک رکھا اور اسے چپٹا لیا اور وہ خاموش ہوگیا۔ اور فرمایا یہ تنہ اس وجہ سے روتا ہے کہ وہ ذکر اللہ سے دُور ہوگیا۔ اگر میں اسے نہ چپٹاتا تو وہ قیامت تک رسُول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اظہارِ غم وحزن میں یوں ہی روتا رہتا۔ پھر فرمایا کہ اسے منبر شریف کے نیچے دفن کر دیا جائے۔ ایک اور روایت میں ہے کہ اُسے حضور کریمؐ نے اپنی طرف بلایا تو وہ زمین کو چیرتا ہُوا حاضر ہُوا۔ حضور پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسے چپٹا لیا۔ یہاں تک کہ وہ اس کے مقام میں پہنچا دیا گیا۔

حضرت بریدہؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس تنے سے فرمایا کہ اگر تو چاہے تو تجھے اس باغ میں بو دیا جائے جہاں تو پہلے تھا اور تیرے رگ و ریشے کو مکمل کر دیا جائے اور تیری شاخوں کو تر و تازہ کر دیا جائے اور تجھ سے پھل نمودار ہوں۔ اگر تو چاہے تو تجھے جنت میں جما دیا جائے تاکہ محبوبانِ اللہ تیرے پھل کھائیں۔ اس کے بعد حضور پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے کانوں مبارک کو اس کی جانب کیا کہ وہ کیا چاہتا ہے۔ پھر فرمایا وہ کہتا ہے کہ یارسُول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام مجھے جنت میں قائم کر دیا جائے تاکہ محبوبانِ اللہ کو اپنا پھل کھلاؤں۔ یہی وہ جگہ ہے جہاں نہ میں پرانا ہونگا اور نہ مجھے فنا ہوگی۔ ان باتوں کو ہر اس آدمی نے سنا جو کہ اس کے قریب تھا۔ پھر حضور کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا میں یہی کرتا ہوں اور فرمایا تو نے دارِ فنا پر دار البقا کو پسند کیا (اور ایسے ہی ہُوا)

marfat.com

ہم نے دیکھا کہ آپؐ حضور کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعائیں ارضی و افلاکی طاقت و قوت کی حامل ہیں۔ ایسا کیوں نہ ہو کہ اللہ تعالیٰ نے۔۔۔

آپؐ کے ہاتھ (یَدِ) مُبارک کو اپنا ہاتھ (یَدِ) فرمایا (الانفال، الفتح ۱)

آپؐ کی زبان مبارک کو وحیٔ پاک کہا (النجم ۳ ، ۴)

آپؐ کو عظیم ترین بلندیاں و قرب عطا فرمایا (النجم: ۶ تا ۱۸)

اور

آپؐ کے لیے خود اللہ تعالیٰ (+ فرشتے) درود و دعائیں اور برکات بھیج رہے ہیں (ہم اُمتی بھی آپؐ پر بے حد درود و سلام بھیجتے رہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ) (سورۃ الاحزاب، ۵۶)

(آپؐ کی ذات و برکات پر لاکھوں کروڑوں درود و سلام)

پھر جب یہ ہاتھ مبارک دعاؤں کے لئے اُٹھیں گے اور زبانِ مبارک سے دعائیں نکلیں گی تو (دعائیں باعثِ تسکین)

اللہ تعالیٰ کی جانب سے

ہر سُو + ہر جا قبولیت اور سَکَنٌ لَّھُمْ ہوں گے

اور

لا انتہا انوار و تجلّیات + فیوض و برکات

کلامِ فَتَرْضٰی اور لَعَلَّکَ تَرْضٰی ہوں گے

وہ زباں جس کو کُن کی کنجی کہیں
اُس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام
مصطفیٰؐ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
بزمِ شمعِ ھدایت پہ لاکھوں سلام (امام احمد رضا خانؒ)

marfat.com

اُمّتیوں کی بے حد خوش نصیبی ہے کہ وہ درِ رحمت و دُعا آج بھی کھُلا ہے۔ اس دربارِ اقدس میں اور حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں درُود و سلام عرض کر کے ہم اللہ تعالیٰ سے اپنے ظلموں اور کبیرہ و صغیرہ گناہوں کے لئے توبہ و استغفار کرلیں اور رسُولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمارے لئے استغفار و دُعا فرما دیں تو ہم سب اللہ تعالیٰ کو توبہ قبول کرنے والا، رحم کرنے والا پائیں گے (آمین ثم آمین)

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ۝ (النسآء: آیۃ ۶۴)

اگر وہ لوگ جنہوں نے اپنے آپ پر ظلم کیا تھا آپؐ کے پاس (نادم ہو کر آئیں) پھر اللہ تعالیٰ سے معافی مانگتے اور رسُول پاک (علیہ الصلوٰۃ والسلام، یعنی آپؐ بھی) اُن کے لئے معافی طلب فرماتے تو یہ (لوگ) اللہ تعالیٰ کو بڑا ہی توبہ قبول کرنے والا، رحم کرنے والا پاتے۔

امام مالکؒ سے خلیفۂ وقت کا مباحثہ

منقول ہے کہ کسی مسئلہ پر حضرت امام مالکؒ سے خلیفۂ وقت ابُو جعفر نے مسجد نبوی شریف میں مباحثہ کیا۔ دورانِ گفتگو خلیفہ اُونچی آواز میں بولنے لگا۔ امام مالکؒ نے کہا اپنی آواز پست رکھو، کیونکہ بارگاہِ رسالت و نبوّت (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کی عزّت و حُرمت کو ہمیں ہر حال میں ملحُوظ خاطر رکھنا چاہیئے۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ نے اس ضمن میں قرآنِ پاک میں متعدد بار ارشاد فرمایا ہے۔ سُورۃ الحُجرات میں مذکُور ہے۔

marfat.com

يَاأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ ... (اٰية ٢)

اے ایمان والو! اپنی آوازوں کو نبی (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کی آواز سے بلند نہ کرو...

اِنَّ الَّذِيْنَ يَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى ... اٰية ٣

بے شک جو لوگ اللہ تعالیٰ کے رسول (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کے سامنے اپنی آوازوں کو پست رکھتے ہیں۔ وہی لوگ ہیں جن کے قلوب کو اللہ تعالیٰ نے: نبی کریم (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کے پاس آوازیں پست رکھیں تقویٰ کے لئے آزمالیا ہے۔

حضرت امام مالکؒ نے فرمایا یقیناً رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عزت و حرمت بعد وفات بھی ایسی ہی ہے جیسی آپؐ کی ظاہری حیات شریفہ میں تھی۔ اس پر خلیفہ مسجد نبویؐ شریف میں اونچی آواز میں بولنے پر نادم ہوا اور رونے لگ گیا۔ اس پر خلیفہ نے ندامت میں کہا کہ اے امامؒ میں اپنے چہرہ کو دعا میں قبلہ سے پھیر لوں یا رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے۔ اس پر امام مالکؒ نے کہا۔ تم رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کیوں منہ پھیرتے ہو حالانکہ وہ تمہارے وسیلہ ہیں اور تمہارے والد حضرت آدم صفی اللہ علیہ السلام کے روزِ قیامت وسیلہ۔ اب جاؤ۔ حضور کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں (روضہ اقدس کے پاس) حاضر ہو کر آپؐ سے اپنی شفاعت مانگو اور اللہ تعالیٰ سے توبہ و استغفار طلب کرو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے:

... وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ ...

اور اگر وہ اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھیں تو وہ آپؐ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر مغفرت طلب کریں... [ماخوذ از مدارج النبوۃ]

marfat.com

جمادات: رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جمادات (پہاڑوں) سے کلام و گفتگو فرمانا پہلے صفحات پر بیان ہو چکا ہے۔

شیر خوار بچے سے گفتگو اور اس سے شہادتِ رسالت

حضرت معیقیب یمامی رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے کہ میں حجۃ الوداع میں تھا۔ میں اپنے گھر گیا تو وہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جلوہ افروز دیکھا اور ایک عجیب بات مشاہدہ میں آئی کہ ایک یمامی شخص ایک نوزائیدہ بچے کو لایا۔ جو اسی وقت پیدا ہوا تھا۔ رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس بچے سے فرمایا۔ میں کون ہوں؟ اس بچے نے کہا۔

اَنْتَ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰہِ — آپ اللہ تعالیٰ کے رسول محمد ہیں علیہ الصلوٰۃ والسلام

اس پر حضور کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔

صَدَقْتَ بَارَکَ اللّٰہُ فِیْکَ — تو نے سچ کہا اللہ تعالیٰ تجھ میں (تیری عمر میں) برکت دے

اس کے بعد وہ بچہ نہ بولا یہاں تک کہ وہ جوان ہو گیا۔ ہم نے اس بچے کا نام "مبارک الیمامۃ" رکھا۔

اسی طرح کا ایک اور واقعہ فہد بن عطیہ سے روایت ہے کہ حضور کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس ایک غلام کو لایا گیا جو قطعاً بات نہیں کر سکتا تھا۔ یعنی گونگا تھا۔ اس سے حضور پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا میں کون ہوں؟ اس نے کہا آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اِسے بیہقی نے بیان کیا ہے۔

بعض روایات میں ہے کہ اس مقام پر (اس ضمن میں) حضور کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ آسمان و زمین میں کوئی مخلوق ایسی نہیں ہے جو یہ نہ جانتی ہو کہ میں "اللہ کا رسول ہوں" بجز نافرمان جنات و انسان کے۔

(اَوْ کَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ)

marfat.com

حیوانات و نباتات اور جمادات وغیرہ کی زبان سمجھنا اور ان کی شکایات سننا، اُن سے گفتگو فرمانا اور اُن کی تسلی و تشفی کرنا اور اُن کی شکایات کا ازالہ فرمانا... یہ سیّد المرسلین، رحمت للعالمین، خاتم النبیین علیہ الصلوٰۃ والسلام کا عام خاصہ رہا ہے۔ (بعض اوقات یہ مخلوقات ذرا اونچی آواز میں بولتیں اور ان کی آواز و بات چیت اصحاب اکرامؓ بھی سُن لیتے تھے)

اصحابؓ اکرام (یعنی تمام اُمتی) اللہ تعالیٰ کی راہ میں خیرات و اخراجات کو اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے اور رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دُعائیں لینے کا ذریعہ سمجھتے اور وہ اسی کوشش میں رہتے کہ ان کے فی سبیل اللہ خیرات و اخراجات بالآخر ان (سب اُمتیوں) کے لئے اس قرب و دُعائیں اور نجات کا موجب ہوں گے... سورۃ التوبہ کی آیت ۹۹ اور ۱۰۳ میں رسولِ پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دُعاؤں کی اہمیت و عظمت کا بیان ہے اور رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعائیں اصحابِ اکرامؓ (تمام اُمتیوں) کے لئے باعث طہارت و تزکیہ اور تسکین (سکونِ قلب) ہیں۔ (جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں بدنیتی سے خیرات و اخراجات کرتے ہیں بلکہ مسلمانوں کے لئے بُرا چاہتے ہیں، ان کے لئے اس بدنیتی اور بداخلاقی کے نتائج بھی بُرے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کا بیان آیت شریف ۹۸ میں بیان فرمایا ہے۔ لہٰذا خیرات و اخراجات اللہ تعالیٰ کے راہ میں ہونا چاہئیں اور ملک و ملّت کے فائدہ کے لئے)

وَمِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ یُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ — اور دیہاتیوں میں سے بعض وہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ پر اور یوم آخرت پر ایمان لاتے

marfat.com

يَتَّخِذُ مَا يُنفِقُ قُرُبٰتٍ عِندَ اللّٰهِ وَصَلَوٰتِ الرَّسُولِ ؕ اَلَآ اِنَّهَا قُرْبَةٌ لَّهُمْ ؕ سَيُدْخِلُهُمُ اللّٰهُ فِىْ رَحْمَتِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ (التوبة: آية ۹۹)	ہیں اور اپنے خرچ کرنے کو (اپنی خیرات کو) اللہ تعالیٰ کے قرب اور رسُول پاکؐ (علیہ الصّلوٰۃ والسّلام) کی دُعاؤں کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔ سو بیشک وہ (خرچ کرنا) اُن کے لئے قرب کا ہی موجب ہے۔ عنقریب اللہ تعالیٰ ان کو اپنی رحمت میں داخل کرے گا (یعنی رسُولِ پاک علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کی دعاؤں میں ان کو شامل کرے گا۔ بیشک اللہ تعالیٰ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔
خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝ (التوبة : آية ۱۰۳)	آپؐ ان کے مال میں صدقہ لے لیں کہ اس سے آپؐ ان (کے ظاہر و باطن) کی تطہیر و تزکیہ فرما دیں اور انکے لئے باعث دُعا فرما دیں۔ بیشک آپ کی دُعا اُنکے لئے (باعث) تسکین ہے اللہ تعالیٰ سُننے جاننے والا ہے

اللہ تعالیٰ نے خود ارشاد فرمایا ہے (اے رسُول کریم علیہ الصّلوٰۃ والسّلام) آپؐ ان سب کے لئے دُعا فرما دیں بے شک آپؐ کی دعا انکے لئے (ہم سب کیلئے) باعث تسکین ہے۔

(باعث سکون قلب ہے اور بالآخر باعث پاکی، صفائی و نجات ہے) مثالیں پہلے بیان ہو چکی ہیں

• غروب ہوتے ہوئے سُورج کو کچھ وقفہ کیلئے روک دینا۔ • غروب ہوئے سُورج کو واپس صلوٰۃ العصر کے وقت پر لے آنا۔ • حضرت جابرؓ کے مُردہ بیٹوں کو زندہ کرنا۔ • بکری جسکا گوشت کھایا جا چکا تھا اسے زندہ فرمانا۔۔۔ وغیرہ وغیرہ

marfat.com

رسولِ کریم (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کے جسمِ مقدّس کی موجودگی

اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں سورۃ آل عمران، الانفال، الحجرات میں رسول کریم (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کے وجود اور جسمِ مبارک کی موجودگی کے متعلق خصوصی طور پر ارشاد فرمایا ہے۔۔۔

وَكَيْفَ تَكْفُرُوْنَ وَاَنْتُمْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ اٰيٰتُ اللّٰهِ وَفِيْكُمْ رَسُوْلُهٗ ؕ وَمَنْ يَّعْتَصِمْ بِاللّٰهِ فَقَدْ هُدِيَ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝

(آلِ عمران: آیۃً ۱۰۱)

اور تم کیونکر کفر کر سکتے ہو جبکہ تم کو اللہ تعالیٰ کی آیات پڑھ کر سنائی جاتی ہیں اور اس کا رسول (علیہ الصلوٰۃ والسلام) تم میں موجود ہے اور جو اللہ تعالیٰ (کے دامن) کو مضبوطی سے پکڑتا ہے تو اسے ضرور سیدھے راستہ کی طرف ہدایت ہوتی ہے۔

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ ؕ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ۝

(الانفال: آیۃ ۳۳)

اور اے رسولِ مقبول علیک الصلوٰۃ و السلام) اللہ تعالیٰ ایسا نہیں ہے کہ جب تک آپؐ ان میں موجود ہیں اللہ تعالیٰ ان پر عذاب کرے اور اللہ تعالیٰ ایسا بھی نہیں ہے کہ انہیں عذاب دے حالانکہ وہ بخشش کے طلب گار ہوں۔

marfat.com

منکرین، منافقین و کافرین اتنا نہیں سمجھے کہ جب تک حضور کریم (علیہ الصلوٰۃ والسلام) بنفس نفیس اس دنیا میں موجود ہیں، اس طرح کا عذاب جیسا کہ دیگر قوموں پر آیا۔ نہ آئے گا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے اور پرتوِ ذاتِ رحمت للعالمین (علیہ الصلوٰۃ والسلام) ہے۔ آپ ہم میں موجود ہیں۔ اور کائنات میں موجود ہیں لہٰذا آپ کی ذاتِ مبارک و جسمِ مقدس (علیہ الصلوٰۃ والسلام) ہمارے لئے باعثِ دعا و سکون، باعث رحمت و مغفرت اور باعثِ "دَافِعِ الْبَلَاءِ وَالْوَبَاءِ وَالْقَحْطِ وَالْمَرَضِ وَالْاَلَمِ" ہیں (آمین)

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ فِيْكُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ؕ لَوْ يُطِيْعُكُمْ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنَ الْاَمْرِ لَعَنِتُّمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَيْكُمُ الْاِيْمَانَ وَزَيَّنَهٗ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَكَرَّهَ اِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الرّٰشِدُوْنَ ۝

اور جان رکھو کہ تم میں اللہ تعالیٰ کے رسول (علیہ الصلوٰۃ والسلام) موجود ہیں اگر وہ اکثر تمہاری بات مان لیا کریں تو تم بڑی مشکل میں پڑ جاؤ (کیونکہ اللہ تعالیٰ کے حضور بہتری کی دعا مانگنا چاہیئے) لیکن اللہ تعالیٰ نے تمہارے دل میں ایمان کی ایسی محبت ڈال دی ہے اور اس (ایمان) کو تمہارے دلوں میں مزین (اور منور) کر دیا ہے اور کفر، فسق (اور فجور) اور نافرمانی (گناہ گاری) سے تم کو بیزار کر دیا ہے۔ (جن کا محبت رسولِ مقبول (علیہ الصلوٰۃ والسلام) میں یہ حال ہو گیا ہے) یہی لوگ

marfat.com

راہِ حق (رُشد و ہدایت) پر ہیں۔

اللہ کریم کا لاانتہا کرم ہے اور رحمت و عنایت ہے کہ اس نے ہمیں اپنے محبوب رسُول کریم، سیّد الاوّلین و سیّد الآخرین، رحمت للعالمین و خاتم النبیّین علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کا اُمّتی بنایا اور اُن کی ذاتِ مقدّس کے ساتھ منسلک کیا۔

ہماری یہ صد ہا خوش بختی و خوش نصیبی ہے کہ اور اللہ تعالیٰ سے یہ دُعا ہے کہ ہمارا یہ رشتہ و تعلق حضُور کریم علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کے ساتھ قائم و دائم رہے (آمین)

آپؐ ہی ہم میں موجُود ہیں اور آپؐ ہی ہمارے مطلُوب و مقصُود ہیں۔

.....وَالمطلُوب مقصُودہٗ وَالمقصُود موجُودہٗ...

(علیہ الصّلوٰۃ والسّلام)

رسُولِ کریم علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کے جسم و جان کی موجُودگی در شہرِ مکّہ مکرّمہ کی قسم

اللہ تعالیٰ نے دو مکّی سُورتوں "البلد" اور "التّین" میں "ھٰذَا البَلَدِ" (اس شہر کی یعنی شہرِ مکّہ مکرّمہ) کی قسم کھائی ہے۔ جب یہ سُورتیں نازل ہوئیں اُس وقت رسُول کریم (علیہ الصّلوٰۃ والسّلام) با جسم و جان مکّہ مکرّمہ میں قیام پذیر تھے۔ اور اللہ تعالیٰ نے ایسے قسم کھائی:-

لَآ اُقْسِمُ بِھٰذَا الْبَلَدِ ۙ وَ	مَیں اس شہر (یعنی مکّہ مکرّمہ) کی قسم کھاتا
اَنْتَ حِلٌّۢ بِھٰذَا الْبَلَدِ ۙ	ہوں اور (چونکہ) آپ اس شہر میں رہتے
(البلد: آیات ۱، ۲)	ہیں

اور اسی طرح سُورۃ "التّین" کی آیت ۳ میں فرمایا...

وَھٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِیْنِ ۙ	اور اس امن والے شہر کی (قسم)

[اس شہرِ امین کی قسم یعنی (صادق و) امین علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کے شہر کی قسم

marfat.com

شہر مکہ مکرمہ کی قسم جہاں میرے (صادق و) امین علیہ الصلوٰۃ والسلام رہتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے ہماری ھدایت و راہنمائی اور ہمیں سکھانے و سمجھانے کے لئے ایک بہت ہی روشن انداز میں ارشاد فرمایا کہ چونکہ رسول کریم، صادق و امین (علیہ الصلوٰۃ والسلام)، اس شہر مکہ میں تشریف فرما ہیں۔ مجھے اس شہر مکہ مکرمہ" کی قسم۔ آپؐ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا شہر مکہ مکرمہ میں بنفس نفیس اور باجسم مقدس موجود ہونا۔ "وَاَنْتَ حِلٌّ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۝" اس شہر امین کی قسم کا سبب بنا اور جب سے حضور اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس شہر مکہ مبارک میں نزول فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ شہر مزید معزز و مکرم اور بحرمت ہو گیا اور یہ مثل مشہور ہے کہ "شَرَفُ الْمَكَانِ بِالْمَكِيْنِ یعنی مکان کی بزرگی رہنے والے سے ہے۔

نتیجہ صریح:-

رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام جہاں کہیں بھی تشریف فرما ہوں، جہاں کہیں بھی قیام پذیر ہوں، جہاں کہیں بھی آرام فرما ہوں، جس عالم و برزخ میں ہوں اور جہاں کہیں بھی ہوں، آپؐ کی ذات مبارک، جسمِ مقدس کو ان آیات شریفہ کی وُسعتِ اطلاق نصیب ہو گی۔ یعنی اس "بلد" و مقام کو بھی وہ عظمت و حرمت نصیب ہو گی۔۔۔

اللہ کریم نے رسولِ کریم، سیّد المرسلینؐ، رحمت اللعالمینؐ (علیہ الصلوٰۃ والسلام)، کو وہ علم و حکمت، مقامِ محمود و قوسین کلام فَتَرْضٰى وَلَعَلَّكَ تَرْضٰى، کوثر، وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ، عظمت و رفعت، ہاتھ و بازو زبان و کان، دل و نگاہ اور جسم مقدس۔۔ عطا فرمائے جن کی وُسعتیں و قوسین

marfat.com

رب العالمین، مالک وخالقِ کائنات ہی جانتا ہے۔

ے افضل، اظہر، اکمل، انورجبیں، وچ سب وڈیائیاں

عدم تکلف والیاں جس تھیں دہندیاں ندیاں آئیاں (مولانا غلام رسولؒ)

سُبْحَانَ اللّٰہِ مَا اَجْمَلَکَ مَا اَحْسَنَکَ مَا اَکْمَلَکَ (پیر مہر علی شاہؒ)

اور بلاشبہ

"اللہ تعالیٰ اور فرشتے (ہمہ وقت) نبیٔ کریم (علیہ الصلوٰۃ والسلام) پر درود شریف پڑھ رہے، بھیج رہے ہیں اور مومنین کو حکم ہے کہ تم بھی ان پر درود و سلام پڑھو، بھیجو"۔۔۔

اِنَّ اللّٰہَ وَ مَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ؕ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ۝ (الاحزاب)

مزید

اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی عمر، آپ ﷺ کے جسم وجان کی قرآن شریف میں قسم کھائی ہے اور یہ بھی اللہ تعالیٰ کی جانب سے رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایک انتہائی انفرادی اور امتیازی عظمت وسعادت ہے کہ آپ ﷺ کی جان کی قسم کھائی ہے۔

لَعَمْرُکَ اِنَّھُمْ لَفِیْ سَکْرَتِھِمْ یَعْمَھُوْنَ ۝

(الحجر۔ آیۃ : ۷۲)

(اے رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام آپ ﷺ کی جان کی قسم! وہ (حضرت لوط علیہ السلام کی قوم والے) اپنی مستی میں مدہوش ہو رہے تھے (اس کے بعد ان کو ایک چنگھاڑی کے سخت عذاب نے آپکڑا۔

marfat.com

الغرض

سیّد الاولین و سیّد الآخرین، رحمت للعالمین و خاتم النبیین، نبی الحرمین و صاحب قاب قوسین، انیس الغریبین و سیّد المرسلین، شفیع المذنبین، رسول م النبی الاُمّی و امام الانبیاء (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کی ذات مبارک کا جہاں کہیں سے بھی کسی عالم و برزخ سے بھی اور جس راہ گذر سے بھی گزر ہو جاتا تو :

ے ہوائیں صاف و شفّاف ہو جاتیں، خوشبوئیں و روشنیاں پھیل جاتیں، فضائیں سرور و خوشبو سے مہک اُٹھتیں اور رحمتیں و مزید رحمتیں نازل ہوتیں... ہر سُو و ہر جا حسن و جمال و کمال ہوتا، طیور و ملائک اور مومنین و مومنات اُس ذات م با برکات

جسمہٗ مُقدّسؐ

مُعطّرؐ، مُطہّرؐ، مُنوّرؐ

(علیہ الصلوٰۃ والسلام)

پر

صلاۃ و تسبیح اور الصلوٰۃ والسلام

... پڑھتے اور بھیجتے ...

(آمین)

ے کم و بیش ایسے ہی واقعات کتاب "والمقصود موجودہ" کے صفحات ۷۷ تا ۷۹ اور ۲۲۶ سے ۲۶۸ پر ملاحظہ فرمائیں۔

marfat.com

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ   اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَانَبِیَّ اللّٰہ   اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَانُوْرًمِّنْ نُّوْرِاللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاسَیِّدُ الْاَوَّلِیْنَ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاسَیِّدُ الْاٰخِرِیْنَ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاخَاتَمَ النَّبِیِّیْنَ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاسَیِّدَ الثَّقَلَیْنِ   اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاوَسِیْلَتَنَافِی الدَّارَیْنِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَانَبِیَّ الْحَرَمَیْنِ   اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاصَاحِبَ قَابَ قَوْسَیْنِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَانَبِیَّ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَانُوْرًمِّنْ نُّوْرِاللّٰہ

نور و نور ہویا نورانی عالم دی گلزارے   چمکے تھیں چنگیائی آوے قدموں نقص نتارے

(مولانا غلام رسولؒ)

در بیان نہ آید جمال حال اوؐ   ہر دو عالم چیست عکس خال اوؐ

(مولانا رومؒ)

marfat.com

جسمِ مقدس (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کی چوری کا یہودی منصوبہ (نعوذ باللہ)

۱/۲ ۲ سے ۱/۲ ۲ ۱۲ صد سال قبل ادر مابین خلافت و سلطنتِ مسلمانیہ و عثمانیہ اپنے عروج پر تھی۔ مشرقی و جنوبی و مغربی ایشیا، مشرقی و مغربی یورپ، عربستان و حجاز اور شمالی افریقہ اور بحیرہ رُوم کے علاقوں پر پھیلی ہوئی تھی، بلکہ ارد گرد کے علاقوں پر بھی حکومتی اثر و رسوخ اور تسلط تھا۔ (اس واقعہ کا دنیائے اسلام اور اہلِ مغرب کو علم ہے کہ یہودی سازش کیا تھی اور اس کا انجام کیا ہُوا، اور کیسے ہُوا۔ اللہ تعالیٰ نے جسمِ مقدس (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کی کیسے اور کس طرح حفاظت فرمائی۔ سازشی منصوبہ کیسے خاک میں مل گیا اور اس کے کردار بھی خاک میں ملا دیئے گئے۔ اس واقعہ کو یہاں کتاب ھذا میں سبق و اصلاح اور مضمون و موضوع کی مناسبت و مطابقت کے تحت اسے مختصراً بیان کیا جا رہا ہے)

مشرق وسطیٰ میں سُلطان و خلیفہ نور الدین زنگی کے عہدِ حکومت (۱۱۱۸ء تا ۱۱۷۴ء، ۵۲۵ تا ۵۸۳ م) میں دو شرپسند یہودی کافر مدینہ طیبہ میں ان کر رہائش پذیر ہوئے اور مسجد نبوی شریف کے تھوڑا سا باہر، روضۂ رسُولِ مقبُول (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کے بالکل قریب انہوں نے انہوں نے اپنی رہائشی جھونپڑی و کمرہ وغیرہ بنالیا۔ وہ مسلمانوں کا لباس پہنتے، پانچوں نمازیں مسجدِ نبوی شریف میں باجماعت ہی پڑھتے اور ہر وقت ان کے ہاتھوں میں تسبیح ہوتی۔ اور کچھ نہ کچھ پڑھتے دکھائی دیتے۔ وہ کافی پڑھے لکھے یہودی تھے اور انہیں اسلامی فقہ و شریعت اور مسائل پر بہت عبور تھا۔

marfat.com

سازش و منصوبے کے تحت وہ دن بھر رہائشی امور اور نماز و تسبیح میں گزارتے اور عشاء کے بعد رات کو اپنی جھونپڑی و کمرہ میں زمین کی کھدائی کرتے اور وہ اپنی رہائش سے روضۂ اقدس تک ایک سرنگ تیار کرتے (اور کھدائی کی مٹی، راتوں و رات مسجد نبوی شریف کی حدود سے بہت دور پھینک آتے کہ کسی کو سرنگ کی کھدائی کا وہم و گمان تک نہ ہو سکے) تاکہ وہ جسد و جسمِ مقدس (علیہ الصلوٰۃ والسّلام تک پہنچ کر، اس پر قبضہ کرلیں اور پھر اسے یہودی و عیسائی دنیا میں لے جا کر شرانگیزی، بے حرمتی اور اشتعال انگیزی کریں اور دنیائے اسلام اور سلطنت و خلافتِ عثمانیہ سے اپنی مرضی سے شرائط وغیرہ منوائیں؛ مگر اللہ تعالیٰ کو کچھ اور ہی منظور تھا۔

اس دور میں درحقیقت، مسلمان تو کیا، بلکہ یہودی و عیسائی، کافرین و منکرین و منافقین ان کا بھی یہ پختہ عقیدہ تھا کہ رسول النبیؐ آخر الزمان (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کا جسد و جسم مبارک قبر شریف میں ایسے ہی ہے جیسے کہ آپؐ (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کا پہلے ظاہری حیات میں تھا۔ بلکہ ان سب کا انبیاء اکرام علیہم السلام کے جسم و جان کے متعلق بھی یہی خیال و عقیدہ تھا (سوائے اس کے کہ وہ نعوذ باللہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو صلیب پر چڑھا کر قتل کر چکے تھے)۔

بالآخر جب یہودی روضۂ اقدس کے بالکل قریب پہنچ گئے تو رسول کریمؐ (علیہ الصلوٰۃ والسلام) نے سلطان نورالدین زنگی کو حلب میں خواب میں اپنی زیارت پاک سے نوازا اور ان شرپسند یہودیوں کی شکلیں بھی دکھائیں اور تقریباً ایسے ارشاد فرمایا: نورالدین! یہ یہودی مجھے بہت تنگ کر رہے ہیں، اور میرے جسم (مقدس) پر قبضہ کر کے یہاں سے لے جانا چاہتے ہیں۔

marfat.com

ان کی گرفت کرو۔ سلطان پر کہیں نیند کا غلبہ ہوگیا اور وہ سو گیا اور اس کو پھر زیارت رسول مقبول علیہ الصلوٰۃ والسلام نصیب ہوئی اور وہی پیغام ملا کہ یہ یہودی مجھے بہت تنگ کر رہے ہیں ان کی گرفت کرو۔ سلطان کی کہیں پھر آنکھ لگ گئی اور تیسری بار رسول کریم (علیہ الصلوٰۃ والسلام) نے اس کو اپنی زیارت بخشی اور وہی پیغام دیا۔ اس دفعہ سلطان نے اللہ تعالےٰ کے حضور اپنی غفلت و تساہل پر ندامت و توبہ استغفار کی اور اپنے رفقاء اور تھوڑے سے سپاہ کے ساتھ حلب سے عازم مدینہ منورہ ہوا بعض مؤرخین نے اس واقعہ زیارتِ رسولِ مقبول علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تین رات تک پھیلایا ہے اور کہا ہے کہ تین راتوں میں سلطان رح کو تین بار زیارت پاک نصیب ہوئی اور یہی پیغام ملا۔ اور سلطان آخری بار اپنے رفقاء کے ساتھ اور مختصر لشکر کے ساتھ مدینہ منورہ روانہ ہوگیا

قصہ مختصر مدینہ منورہ میں سلطان نورالدین زنگی نے اعلان کیا کہ اس مبارک شہر کا ہر شخص اسے ملنے آئے اور ایک مقرر کردہ انعام حاصل کرے۔ پہلی بار وہ شر انگیز کافر یہودی انعام لینے نہیں آئے اور سلطان نے خیال کیا کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہودیوں کی جو شکلیں مجھے دکھائی تھیں اُس شکل والے لوگ ابھی تک تو انعام لینے نہیں آئے۔ سلطان رح نے دوبارہ، سہ بارہ منادی کروائی بالآخر شُرطے ان یہودیوں کو بھی برآمد کر لائے اور سلطان کی خدمت میں انعام کیلئے پیش کر دیا۔ سلطان رح نے ان کو پہچان لیا۔

عدالتی کارروائی پر سرنگ کا کھودنا اور مٹی کا باہر دُور پھینکنا ثابت ہو گیا۔ ان یہودیوں کی بدنیتی و سازش بے نقاب و ثابت ہو گئی اور ان کا کام تمام کر دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے کافرین و منکرین و منافقین کا منصوبہ خاک میں ملا دیا (الحمد للہ) سلطان رح نے صلوٰۃ شکرانہ ادا کی اور روضہ رسولِ مقبول (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کے سامنے اپنی آمد اور رخصتی کے موقعوں پر مؤدبانہ ھدیۂ نذرانہ صلوٰۃ و سلام عرض کیا۔

marfat.com

(اپنی غفلت و تساہل پر ندامت و استغفار کی) سُلطان نے روضۂ رسُولِ مقبُول (علیہ الصلوٰۃ والسلام) میں قبورُ کے ارد گرد اور اُوپر سے کافی نیچے تک دھاتیں پگھلوا کر ایک ایک پختہ دھاتی دیوار بنوادی تاکہ اس قسم کی شرانگیزی و تخریب کاری کا مستقل طور پر سدِ باب ہو جائے۔

نتائج صریح

اُس دور میں مسلمانوں کے علاوہ یہُودیوں، عیسائیوں اور دیگر منکرین و منافقین کا بھی پختہ عقیدہ تھا کہ رسُول النبیؐ آخر الزمان (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کا جسد و جسم مقدّس قبر میں ایسے ہی موجُود ہے جیسے کہ پہلے آپؐ (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کی ظاہری حیاتِ طیّبہ میں تھا۔

آپؐ (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کی سماعت و بصر... کا عالم قبر میں بھی ایسے ہی ہے، جیسے ظاہری حیاتِ طیّبہ میں تھا۔

آپؐ (علیہ الصلوٰۃ والسلام) لوگوں کی حق کے لئے راہنمائی، ہدایت اور نُصرت فرماتے ہیں اور علم و حکمت اور تزکیہ و تکالیف بھی دُور فرماتے ہیں۔

(حوالہ صحتیابیٔ امام بوصیریؒ اور صفحات ۲۰۲، ۲۰۴ کتاب والمقصُود موجُودہ ملاحظہ فرمائیں)

marfat.com

سچے، سوہنے و خالص اُمّتیوں کے جسم و جان

ماضی بعید و ماضی قریب میں اکابرینؒ، بزرگانِ دینؒ، اولیاء اکرامؒ اور بہت سے دیگر سچے، سوہنے اور خالص اُمّتیوں کی کتبُ و تاریخ، جرائد، رسائل اور اخبارات میں بہت سے واقعات تحریر در رُو نما ہُوئے ہیں کہ

تجہیز و تکفین کے چند سالوں بعد، صد سالوں بعد یا صدیوں بعد، ساتھ میں کوئی نئی قبر کھودتے ہُوئے، نئی و پُرانی آباد زمین پر کھیتی باڑی کے سلسلہ میں ہل وغیرہ چلاتے ہُوئے، کسی سیلاب، طوفان و زلزلہ کے سبب یا پھر کسی اور جغرافیائی تبدیلی کے باعث کوئی قبر شق ہو گئی یا پھر تھوڑی گر گئی یا مسمار ہو گئی تو اس میں سے رسُولِ مقبُول، نبیٔ آخر الزمان (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کے سچے، سوہنے و خالص اُمّتی کا تھوڑا بہت کفن و جسم نظر آ گیا۔ گورکند، کسان یا پھر لوگوں کے چھونے سے محسُوس و معلُوم ہُوا کہ کفن و جسم ویسے کے ویسے ہی ہیں، جیسے کہ میّت کو تھوڑی ہی دیر پہلے دفن کیا گیا ہو۔ ماضی بعید و ماضی قریب میں تو بہت سے معرُوف اکابرین، بزرگانِ دین اور اولیاء اکرامؒ کے ایسے واقعات کتبُ و تاریخ میں ملتے ہیں۔

مگر حال ہی میں بھی بہت سے ایسے پُرانے و نئے بزرگانِ دین، اولیاء اکرامؒ اور دیگر سچے، سوہنے و خالص اُمّتیوں کا جرائد، اخبارات اور دیگر ذرائع سے ایسے واقعات کا پتہ و علم ہوتا رہتا ہے۔ رسُولؐ مقبُول، نبیٔ آخر الزماںؐ (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کے یہ ایسے سچے و پکے اُمّتی ہوئے ہیں کہ جنہوں نے

marfat.com

"اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کے احکامات وارشادات کی پابندی کی اور انہیں اپنا شعار بنایا۔ زمانہ حال میں بھی ایسے واقعات ظاہر ورُونما ہوئے ہیں جو نیچے بیان کیے جا رہے ہیں۔

سُلطان ناصر الدّین محمودؒ

۱۔ پاکستان بننے کے بعد، کرنل (ریٹائرڈ) راؤ لیاقت علی اور ان کے بھائی وغیرہ کو تحصیل اوکاڑہ کے شمالی چک نمبر   میں (مشرقی پنجاب کی موروثی زمین کے سلسلہ میں) چند مربع زرعی اراضی الاٹ ہوئی۔ نہری پانی کافی حد تک میسر تھا اور زمین تقریباً آباد تھی۔ مگر کہیں کہیں چند کنال رقبہ اونچا اور شور زدہ ہونے کے باعث پرانے وقتوں سے بے آباد چلا آرہا تھا۔
دس بارہ سال قبل کرنل صاحب و مالکان نے مزارعین سے ایک اُونچے ٹیلے ٹکڑے کو نیچا کر کے ہموار کرنے کو کہا تاکہ یہ رقبہ بھی زیرِ کاشت لایا جا سکے۔ مگر ہل و کدائی چلاتے ہوئے مزارعین کا نیچے زمین میں اینٹوں و پتھروں سے ٹکراؤ ہُوا۔ اینٹوں و پتھروں کو ہٹاتے ہوئے انہوں نے ذرا اور نیچے کھُدائی کی اور انہیں وہاں زیرِ زمین چند پرانی قبریں دریافت ہوئیں۔ ایک قبر جو ذرا شق و مسمار ہو گئی تھی۔ اس کے سرہانے سے ایک پُرانا کتبہ بھی ملا۔ مگر حیران کُن بات یہ تھی کہ قبر میں سے میّت کا جتنا حصہ بھی ظاہر و نمودار ہُوا، مزارعین دلوگوں کے مس کرنے و چھُونے سے کفن کا کپڑا استمرار محفوظ نکلا۔ اور جسم کا نمودار حصہ بھی گوشت و پوست وھڈیوں کے ساتھ نرم و تازہ و قوی محسوس ہُوا قبر میں نہ ہی کسی قسم کی بدبو تھی اور نہ ہی میّت کے ارد گرد کوئی کیڑا و حشرات

marfat.com

الارض وغیرہ تھے بلکہ بہت صاف ستھرا خوشگوار ماحول تھا۔ مالکان اور گاؤں کے بلکہ گرد و نواح کے لوگوں نے اس قبر، اہلِ قبر کے کفن و جسم اور دیگر قبور کا نظارہ اور مشاہدہ کیا۔ مالکان و مزارعین نے سمجھ لیا کہ یہ کسی بہت پرانے و بڑے بزرگ ولی اللہ کی قبر ہے۔ مالکان نے وقتی طور پر ان قبور کی مرمت کروا کر ڈھانپ دیا تاکہ اہل قبر اور دیگر قبور کی بے حرمتی و بے ادبی نہ ہونے پائے۔

مالکان نے وہ کتبہ (جس پر کی گئی لکھائی و کھدائی پڑھی نہ جاسکتی تھی) اور دیگر اہم اینٹوں اور پتھروں کو بحفاظت محکمہ آثار قدیمہ کو بھجوا دیا تاکہ وہ کتبہ کو پڑھ کر اس پرانی قبر و دیگر قبور کا مطالعہ و مشاہدہ کر سکیں اور بڑے بزرگ ولی اللہ کے متعلق کم از کم کسی صحیح نتیجہ پر پہنچ سکیں۔

چند دنوں کے بعد محکمہ آثار قدیمہ کے چند افسر اور کارکن (اوکاڑہ تحصیل کے) اس گاؤں پہنچ گئے اور انہوں نے قبور کا، اس معروف قبر کا ڈھکنا، تختہ ہٹا کر اہلِ قبر، بزرگ، ولی اللہ کا کفن و جسم دیکھا اور چھوا اور کفن و جسم کا وہ حصہ جو قبر کے شق ہونے اور اس میں شگاف پڑنے کے باعث بالکل ظاہر اور نمودار ہو گیا تھا، بالکل صحیح و سلامت، نرم و تازہ اور قوی پایا۔ محکمہ والوں نے کتبہ کی صفائی کر کے اس کی لکھائی و کھدائی وغیرہ کو پڑھ لیا تھا اور انہوں نے اس اہلِ قبر، بزرگ، ولی اللہ کا یہ نام بتایا:

"سلطان ناصر الدین محمود رحمۃ اللہ"

رسولِ کریم (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کے سچے امتی جنہوں نے سلطانی میں بھی درویشی اختیار کی اور "اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ (علیہ الصلوٰۃ والسلام) قرآن و سنت مبارکہ" کو نیک نیتی سے اپنایا۔ اور اس پر عمل کیا۔ تقویٰ و اتباع، سادگی و سچائی، عدل و انصاف اور اخلاق و اخلاص۔ ۔ ۔ ۔

marfat.com

کو اپنا شعار بنایا، سرکاری خزانے کا پیسہ سرکاری کاموں کے لئے خرچ کیا اور اپنے ذاتی و گھریلو اخراجات کے لئے قرآن شریف کی کتابت کر کے، ٹوپیاں بنا کر اور ذاتی محنت کر کے گزر بسر کی (ان کا رہن سہن و حکمرانی حضرت عمر و بن عبد العزیز کے رہن سہن و حکمرانی سے بہت مشابہت رکھتا ہے) اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اور نبی کریم (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کی رحمت کے طفیل آپؒ پر انعام و اکرام ہوا۔ اور تقریباً ۸۵ سال گزرنے کے بعد بھی ان سچے و سوہنے اُمتی کا کفن و جسم محفوظ، نرم و تازہ اور قوی رہا۔ (سُبحَانَ اللّٰہِ، مَاشَآءَاللّٰہ)

(بعد میں محترم کرنل (ریٹائرڈ) راؤ لیاقت صاحب ان کے بھائی و مزارعین نے سُلطانؒ مرحوم کے ادب و احترام کیلئے پردہ داری وغیرہ کو مرمّت کروا کر اسے محفوظ کروا دیا۔)

مؤرخین و تاریخ سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت سُلطان ناصر الدین محمودؒ دریائے ستلج کے آر پار فیروزپور، دیپالپور کے علاقے میں باغیوں و منکرین و منافقین کی سرکوبی کرتے ہوئے بیمار ہوئے، آخری وقت آگیا اور وہیں وفات پائی۔ جان نثاروں نے اوکاڑہ کے قریب شمال میں دیگر جنگی متوفین کے چھوٹے سے قبرستان میں سپردِ خاک کر دیا تھا۔ قبرستان کا یہ علاقہ اس وقت دریائے راوی کے کنارے پر تھا۔

لہ محترم کرنل راؤ لیاقت علی صاحب سے میری یعنی راقم کی دس گیارہ سال قبل راولپنڈی / اسلام آباد میں ملاقات ہوئی تھی اور انہوں نے یہ واقع سرسری طور پر سنایا تھا جس کے حقائق میں بعد میں بھول گیا۔ جب میں کتاب ھذا کو تالیف و مرتب کرنے لگا تو اہم واقع کو دوبارہ میں نے محترم کرنل صاحب کے ایک قریبی دوست محترم محمد مسعود ہمدانی صاحبؒ، جو ایک عرصہ دراز تک نوائے وقت میں ایک بہت اہم و اعلیٰ عہدے پر کام کر چکے ہیں، سے سُنا اور تحریر کر دیا۔

ے محترم ہمدانی صاحبؒ ۱۰ ربیع الاوّل ۱۴۲۲ھ مطابق ۲۰۰۱ء کو وفات پا گئے۔

marfat.com

کیونکہ محترم کرنل صاحب سے دوبارہ رابطہ نہیں ہو سکا۔ ایک سال قبل اُن سے ٹیلیفون پر بات کرنے کی کوشش کی، مگر اُن کی علالت آڑے آئی اور بات نہ ہو سکی۔ وہ کافی سالوں سے راولپنڈی ہی میں شاہراہ پشاور پر ایک بڑے اچھے بنگلے میں رہائش پذیر ہیں۔

۲۔ کتبہ زبان فارسی کے ٹوٹے الفاظ میں تھا جسے عام آدمی نہیں پڑھ سکتا تھا۔ بعد میں صفائی وغیرہ ہو جانے سے محکمہ آثار قدیمہ کے ماہرین و معاونین نے صحیح طور پر پڑھا۔

۳۔ اس واقعہ کے چند ماہ بعد، محترم کرنل صاحب کے ایک اور قریبی دوست محترم تعظیم الحق صاحب (جو ایک نیک آدمی ہیں اور بہت عرصے سے "لاسلکی شیمپو کامران ٹریڈنگ شاہ عالم مارکیٹ لاہور" میں کام کر رہے ہیں) جائے مزار پر گئے۔ اس وقت تمام قبور وغیرہ کی مرمت ہو چکی تھی۔ اُنہوں نے بتایا کہ انہوں نے درود شریف اور دعائے فاتحہ ... پڑھی ہی تھی کہ اہل مزار یعنی حضرت سلطان ناصر الدین محمود نے اُن کو ظاہری طور پر اپنی زیارت سے نوازا اور انہیں غیب سے تازہ تازہ دلیہ، حلوا وغیرہ ایک برتن میں کھانے کو دیا۔ جسے انہوں نے اور اُن کے ساتھیوں نے بڑے ادب و احترام اور تبرک کے طور پر کھایا۔ (اولیاء اللہ اپنی ظاہری حیات میں اور قبور میں بھی نیکوکاروں کی تواضع فرماتے ہیں) ... اسی طرح کے اور بہت سے واقعات ہیں،

پندرہ بیس سال قبل محترم تعظیم صاحب کے ماموں محترم ڈاکٹر مفضل الرحمٰن صدیقی صاحب ایک محترم ولی اللہ، ولی سلطان کے ساتھ سلطان الفقراء حضرت سلطان باہوؒ کے مزار شریف پر (جھنگ) گئے اور درود و اذکار شریف اور فاتحہ پڑھی تو صاحب مزار نے ولی سلطان اور رفقاء کو زیارت بخشی اور غیب سے انہیں طعام دیا اور انہوں نے تناول فرمایا) اولیاء اللہ کے پاس یہ تصوف و قوت "اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ" علیہ الصلوٰۃ والسلام یعنی قرآن و سنت مبارک پر نیک نیتی سے عمل کرنے سے اللہ تعالیٰ کی جانب سے عطا ہوتے ہیں۔

۴۔ میں نے اس واقعہ پر ایک محترم دوست، تاریخ کے پروفیسر (ریٹائرڈ) سید مسعود حیدر بخاری (ساہیوال) سے حضرت سلطان ناصر الدین محمودؒ کی اوکاڑہ میں آمد و علالت و وفات پر راہنمائی حاصل کی تو انہوں نے یہ بتایا کہ محترم قبلہ سلطان صاحب دیپالپور کے علاقے میں دریائے ستلج کے آر پار باغیوں اور منکرین کی سرکوبی کے لئے آخری ایام میں یہاں آئے تھے۔ مگر یہ وثوق سے نہیں کہا جا سکتا کہ ان کی موت طبعی ہوئی تھی یا لشکر میں ایک منافق وزیر کی سازش کے تحت ہوئی تھی۔ محترم پروفیسر صاحب نے بتایا کہ محترم سلطانؒ صاحب ایک بہت نیک شخص، درویش اور بزرگ ولی اللہ گزرے ہیں۔

marfat.com

حضرت غازی علم الدینؒ شہید

حضرت قبلہ غازی علم الدینؒ شہید ایک صد احترام شخصیت، جنہیں برصغیر پاک و ہند کے مسلمان، دیگر اقوام اور ہمسایہ ممالک کے مسلمان بھی جانتے ہیں کہ جس جرأت مندی و ہمت اور عزم کے ساتھ انہوں نے ایک گستاخِ رسولِ شاتمِ رسولِ مقبول (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کو قتل کیا اور داصل جہنم کیا۔

مسٹر راجپال نے ۲۷-۱۹۲۶ء میں ایک کتاب لکھی۔ جس میں رسولِ کریم (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کی شانِ پاک کے خلاف بہت غیر مہذب گستاخانہ الفاظ رقم کیے۔ برصغیر کے مسلمانوں نے انگریز حکومت کی توجہ اس ہندو شر کی طرف مبذول کرائی اور کہا کہ ہندو مصنف کے خلاف مقدمہ چلا کر اس کو عبرت ناک موت کی سزا دی جائے۔ مگر انگریز حکومت ٹال مٹول کرتی رہی اور شر پسند ہندو مصنف کی پشت پناہی کرتی رہی۔۔۔۔

بالآخر قبلہ غازی علم الدینؒ کو اس گستاخ و بے ادب کی شکل خواب

؎ یہ حسین و جمیل واقعہ شاید ابھی تک مسلمانان، علماء و قارئین اکرام کی نظر سے نہ گزرا ہو جو حضرت قبلہ غازی علم الدین کی صحت و تندرستی اور جسمانی کیفیات کے متعلق ہے مختصراً یہ کہ احکامات پھانسی خصوصاً بلیک وارنٹ سے پھانسی تک کے ایام میں ان کے دل و دماغ اور اعضاء و اعصاب تنومند رہے اور ان کے وزن میں بتدریج قدرے اضافہ ہوتا رہا۔۔

اور

محترم قارئین کرام کی خدمت میں ان اوراق کی وساطت سے حضرت قبلہ غازی علم الدینؒ شہید کی صحت و تندرستی، اعضاء و اعصاب کی تنومندی اور جسمانی وزن میں اضافے کے بارے میں یہ خاص واقعہ مختصر طور پر پیش کرنا ہے۔

marfat.com

میں دکھائی گئی اور فرمایا گیا کہ یہ شخص حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دشمن ہے۔ قبلہ غازی صاحبؒ نے پکا ارادہ کر لیا کہ اس گستاخ دشمن کا کام تمام کرنا ہے اور دُعا کی، اے اللہ میرے نیک ارادوں اور کاموں میں مجھے فتح و نصرت عطا فرمانا۔ بالآخر قبلہ غازی صاحبؒ نے اپنے نجاری و حدّادی اوزار سے اس گستاخ و غیر مہذّب ہندو کو قتل کر دیا اور اپنے آپ کو تھانے پیش کر دیا اور اس قتل کا ارتکاب بتا دیا۔

نوجوان غازی علم الدینؒ پر انگریز سرکار نے مقدمہ چلایا۔ مسلمان وکلاء ان کو کہتے رہے کہ آپ کہہ دیں کہ میں نے اس بے ادب ہندو کو اشتعال میں قتل کیا ہے، مگر قبلہ غازی صاحب نے ہر وقت یہی کہا کہ میں نے اس ناپاک دشمن کو خوب جان پہچان کر اپنے نجاری و حدّادی اوزار سے ختم کیا ہے۔ کیونکہ انگریز حکومت اس پر صاف و شفاف مقدمہ چلانے اور اسے سزا دینے سے گریز کر رہی ہے، پھر مجبوراً اسے اس گستاخ دشمن کا کام تمام کرنا پڑا ہے۔

محترم غازی صاحبؒ نے ہر پیشی پر ہر عدالت میں اس ناپاک مصنّف کے قتل کا اعتراف کیا۔ آخر کار برطانوی سامراج کی عدالت نے ان کو پھانسی اور سزائے موت سُنا دی جس کا اُن کو ذرہ بھر بھی خوف و حزن نہیں ہوا۔ کیونکہ محترم غازی صاحبؒ انگریز عدالت سے اسی قسم کے فیصلہ کی توقع کر رہے تھے۔ مگر مسلمانانِ ہند کو اس عدالت کے اس فیصلہ پر گہرا رنج و ملال ہوا اور بعض شہروں میں ردِّ عمل بھی ہوا۔ مگر جسے انگریز سرکار نے دبا دیا۔

marfat.com

حضرت قبلہ غازی علم الدینؒ کے مقدمہ اور عدالتوں میں زیرِ سماعت اپیلوں کے فیصلوں کے دوران مختلف جیلوں اور شہروں میں رہے۔

اور

وہ بیشتر وقت تلاوت کلام پاک، دردِ درُود و اذکار شریف میں گزارتے، صوم و صلوٰۃ اور نوافل کی پابندی فرماتے اور ہمہ وقت ہشاش بشاش رہتے۔

بُزرگانِ دین اور عُلمائے حق فرماتے ہیں کہ وہ زندگیٔ سجن میں کئی بار زیارتِ رسُولِ مقبول (علیہ الصلوٰۃ والسلام) سے مشرف ہُوئے اور ہر وقت اُنہوں نے نبیٔ کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خوش دیکھا اور محسوس کیا کہ آپ حضورؐ علیہ الصلوٰۃ والسلام محترم غازی صاحبؒ کی آمد کا انتظار فرما رہے ہیں۔

داروغہ ہائے جیل اور متعین سیکورٹی سٹاف نے کئی بار مشاہدہ کیا کہ وہ رات کو اپنے کمرہ میں غائب ہو جاتے ہیں حالانکہ کمرہ کو تالا لگا ہوتا تھا اور حفاظتی گارڈ بھی وہیں ہوتی تھی ..... مگر صبح کے وقت کمرے میں آن موجود ہوتے تھے اور مصرُوف صلوٰۃ و تلاوت و درُود و سلام اور اذکار دکھائی دیتے تھے۔

شرُوع شرُوع میں جیل جات کا عملہ بہُت پریشان ہوتا تھا۔ مگر پھر آہستہ آہستہ جب اُنہیں پتہ چل گیا کہ یہ سب کچھ بفضلِ الٰہی ہے، اور محترم غازی صاحبؒ بوقت صبُح واپس آجاتے ہیں تو سب کا بے چین و پریشان ہونا ختم ہو گیا۔

اور

marfat.com

آخری جیل (شہر میں)، یہاں پھانسی کے دن کے بلیک وارنٹ آچکے تھے، جہاں وہ پھانسی اور یومِ موت کے انتظار میں دن گزار رہے تھے۔

وہاں

جیل میں محترم ڈاکٹر ذکا ربٹ صاحب سرکاری طور پر متعین تھے۔ اور ڈاکٹر صاحب محترم غازی صاحبؒ کی صحت و تندرستی اور وزن کا بہت خیال رکھتے تھے، جیسے کہ تمام قیدیوں اور بالخصوص پھانسی کے قیدیوں کی دیکھ بھال اور ادویات وغیرہ کا خیال رکھا جاتا ہے۔ بہر حال ڈاکٹر صاحب نے قبلہ غازی صاحبؒ کے جیل میں آخری اور پھانسی تک کے ایام کے بارے میں اپنی رپورٹ بھی دی اور خصوصی طور پر اپنے بچوںؔ کو بتایا۔۔۔

محترم ڈاکٹر صاحب نے فرمایا کہ میں ہر روز معمول کے مطابق محترم قبلہ غازی علم الدینؒ کی نبض، فشارِ خون، ناک، کان، گلہ، آنکھیں، سینہ اور پیٹ وغیرہ کا معائنہ کرتا تھا اور یہ معائنہ خصوصی طور پر ہر پھانسی کے قیدی کے لئے ہوتا تھا، بلکہ میں محترم غازی صاحبؒ کا

ؔ محترم ڈاکٹر ذکا ربٹ صاحب کے بیٹوں میں سے زیرِ تحریر بیٹے بہت معروف ہوئے...

(i) محترم محمود اطہر ذکا صاحب، وفاقی حکومت سے عہدۂ ایڈیشنل سیکرٹری پر سے ۱۹۹۴ء میں ریٹائر ہوئے اور یہ موصوف میرے راقم کے ایف ۳/۱۶ اسلام آباد میں ۱۹۷۵ تا ۱۹۷۶ء میں ہمسایہ تھے اور میں نے محترم غازی صاحبؒ کی صحت و تندرستی کے متعلق یہ خصوصی واقعہ محترم محمود ذکا صاحب سے سُنا تھا۔

(ii) محترم مسعود ذکا ربٹ صاحب بریگیڈیر ریٹائر ہوئے اور

(iii) محترم مشہود ذکا ربٹ صاحب

marfat.com

جسمانی وزن بھی ہر روز دیکھتا تھا اور ریکارڈ کرتا تھا۔ بہت حیرانگی اور دلچسپی کی بات یہ تھی کہ قبلہ غازی صاحبؒ ڈیتھ وارنٹ آنے کے بعد بھی اور پھانسی کے دن تک بالکل مستعد و ہشاش بشاش رہے اور دلی و دماغی اور جسمانی صحت برقرار رہی۔ حالانکہ پھانسی کے قیدی آخری ایام میں دن بدن کمزور و لاغر ہوتے چلے جاتے ہیں اور خوراک و وزن بھی کم کر دیتے ہیں۔ سرکاری ڈاکٹر صاحب کے لئے یہ بہت دلچسپ عجوبہ و کرشمہ تھا اور اللہ تعالیٰ کی جانب سے محترم غازی صاحبؒ پر خاص رحمت و عنایت تھی کہ جیل کے آخری ایام میں، آخری اپیل رد ہونے کے بعد جوں جوں پھانسی کا دن قریب آرہا تھا ان کی یومیہ خوراک بدستور قائم اور مستقل رہی اور ان کے جسمانی وزن میں بتدریج قدرے اضافہ ہوتا رہا اور جسم و جان تن و توانا رہے۔

اللہ تعالیٰ کا یہ خصوصی فضل و کرم تھا کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس سچے و سوہنے اُمتی کے اعضاء و اعصاب آخری دن تک مضبوط اور صحت مند رہے اور ڈیتھ وارنٹ آنے کے بعد سے تختہ دار تک ان کے جسمانی وزن میں بتدریج قدرے اضافہ ہوا تھا۔ بالآخر نوجوان غازی علم الدینؒ کو ماہ اکتوبر ۱۹۲۹ء کو پھانسی دے دی گئی۔ ان کی طبعی موت واقع ہو گئی اور وہ اپنے مالک حقیقی سے جا ملے (اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ط)

اور غازی علم الدینؒ شہید ہو گئے۔

نماز جنازہ میں مسلمانوں کا جم غفیر تھا اور رنج و غم میں ڈوبی ہوئی مسلمان قوم نے ان کو میانی صاحب کے قبرستان[1]، لاہور میں سپرد خاک کر دیا۔ آفتاب رسالت و نبوت (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کا یہ درخشندہ ستارہ جو ۴ دسمبر ۱۹۰۸ء

[1] پہلے میانی افغاناں بعد میں مشہور

marfat.com

کورُو نما ہُوا تھا، ۳۱ اکتوبر ۱۹۲۹ء کو اس جہان فانی سے رُخصت ہوگیا۔

میری یعنی راقم کی ۱۰ شعبان المعظم ۱۴۲۳ھ / ۱۷ اکتوبر ۲۰۰۲ء بروز جمعرات کو محترم ڈاکٹر ذکاء اللہ صاحب (مرحوم) کے بڑے صاحبزادے محترم محمود اطہر ذکا صاحب (ایڈیشنل سیکرٹری ریٹائرڈ) سے ان کے گھر واقع ۳/ ۸ — ز گلی نمبر ۶۰ ۱ اسلام آباد میں ملاقات ہوئی اور یاد دہانی کے طور پر میں نے ان سے قبلہ غازی علم الدین شہیدؒ کے پھانسی سے متعلق حقائق کا استفسار کیا تو اُنہوں نے کہا کہ:-

(i) میرے والد محترم ڈاکٹر محمد ذکاء اللہ صاحب ان دنوں سنٹرل جیل (ا) میں سرکاری ڈاکٹر کے فرائض انجام دے رہے تھے اور ان کی تقرری کے دوران قبلہ غازی صاحب کی صحت و جسمانی کوائف جیل کی اسی یومیہ عام خوراک کے ساتھ برقرار و احسن و قابلِ دید و قابلِ یاد داشت رہے۔ انگریز سرکار سے آخری بلیک د ڈیتھ وارنٹ یعنی آخری پھانسی کے حکم نامہ سے لے کر یوم پھانسی تک اُنؒ کا وزن اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ۲۵ پونڈ (۱۲ سیر) تک بڑھ چکا تھا جبکہ ایسے حالات میں پھانسی کے عام قیدیوں کا وزن بہت گر چکا ہوتا ہے اور بعض تو بالکل مریل ہو چکے ہوتے ہیں اور انہیں سہارے کے ساتھ پھانسی پر چڑھایا جاتا ہے)

وزن کا بڑھنا

(ii) میرے والد محترم ان دنوں خود بہت اچھی جسمانی صحت رکھتے تھے بلکہ وہ اس وقت آل انڈیا ۲/۱ میل / نصف میل ریس / دوڑ کے چیمپئن / نمبر ا اتھلیٹ و کھلاڑی تھے۔۔۔۔ محترم والد صاحب بتاتے تھے کہ جس وقت ہم قبلہ غازی صاحبؒ کو کمرہ جیل / کال کوٹھڑی سے نکال کر تختۂ دار کی طرف لے جا رہے تھے تو وہؒ خود بخود بغیر کسی تکلف کے اتنا تیز پیدل چل رہے تھے کہ میرے لئے بحیثیت ایک اچھا اتھلیٹ ہونے کے باوجود اُنؒ سے قدم سے قدم ملا کر چلنا بہت مشکل ہو گیا تھا اور تختۂ دار تک پہنچنے پر میں بھی اُنؒ سے چند قدم پیچھے رہ گیا تھا۔ ایسے معلوم ہو رہا تھا کہ قبلہ غازی صاحبؒ، تختۂ دار کی طرف سے کوئی بہت ہی عظیم و اعلیٰ منظر کا مشاہدہ کر رہے تھے۔ جس کی طرف وہؒ جلد از جلد

marfat.com

تختۂ دار کی طرف خود گئے اور
پھانسی کا پھندا گلے میں ڈالا۔

پہنچنا چاہتے تھے۔ وہ خود بغیر کسی سہارے و تکلف کے پھانسی کے تختہ پر چڑھے اور خود ہی پھانسی کا پھندا گلے میں ڈالا۔۔۔۔۔ پھر جلاد نے ڈاکٹر، مجسٹریٹ اور جیل افسران کی موجودگی میں قاعدے کے مطابق پھانسی دے دی اور میری اشکبار آنکھوں کے سامنے سرکاری حکمنامے کی توثیق ہو گئی اور چند ہی ثانیوں میں محترم قبلہ غازی علم الدینؒ، حضرت غازی علم الدین شہیدؒ ہو گئے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ط

(سبحان اللہ، اللہ تعالیٰ کی جانب سے اس کے محبوب کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سچے و سو بنے اور جانثار اُمتی کے لئے صحت اور جسمانی کوائف کا یہ ایک معجزہ تھا۔ مَا شَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ)

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ یُّقْتَلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتٌ ط بَلْ
اَحْیَآءٌ وَّلٰکِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ o

"جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں قتل کر دیئے جاتے ہیں ان کو مردہ مت کہو بلکہ وہ زندہ ہیں، اور لیکن تم کو شعور نہیں ہے۔" (سورۃ البقرۃ: ۱۵۴)

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتًا ط بَلْ
اَحْیَآءٌ عِنْدَ رَبِّھِمْ یُرْزَقُوْنَ o (سورۃ آلِ عمران : ۱۶۹)

"اور جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل کر دیئے جائیں ان کو مُردہ خیال نہ کریں بلکہ وہ زندہ ہیں اور انہیں ان کے رب کی طرف سے رزق دیا جاتا ہے۔"

(سورۃ الحج کی آیت شریف ۵۸ بھی اس طرح کی ہے۔)

marfat.com

۲۔ محترم قبلہ غازی صاحبؒ کے امسال عرس کے موقع پر قبرستان میانی صاحب میں (۳۱ اکتوبر ۲۰۰۲ء بروز جمعرات، ۲۴ شعبان ۱۴۲۳ھ کو) میری اُن کے سگے بھتیجے محترم شیخ رشید صاحب (مقیم نزد اقرا، بک ڈپو، مسلم چوک، ٹاؤن شپ، لاہور) سے ملاقات ہوئی۔

(نیز محترم رشید صاحب میرے ساتھ ۶۴-۱۹۶۳ء میں محکمہ زراعت، شعبہ انجینئرنگ فیصل آباد میں میرے ساتھ کام کر چکے تھے۔) انہوں نے بتایا کہ محترم داداجان اور دیگر بزرگوں نے فرمایا تھا کہ قبلہ چچاجان یعنی قبلہ غازی صاحبؒ نے تختہ دار پر خود اپنے ہاتھوں سے پھانسی کا پھندا گلے میں ڈالا تھا اور وہ اس وقت تک بالکل ہشاش بشاش دکھائی دے رہے تھے اور چند ہی لمحوں میں رُوح ان کے جسم سے پرواز کر گئی۔ اور محترم قبلہ غازی علم الدینؒ، غازی علم الدین شہیدؒ ہو چکے تھے۔ (اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ ط) اور تختہ دار بعد میں کھینچا گیا، سرکاری حکم نامے کی توثیق کے لئے۔ (اُنؒ کو پہلے میانوالی میں دفن کیا گیا اور تقریباً دو ہفتے بعد، میانی صاحب کے قبرستان لاہور میں سپردِ خاک کر دیا گیا۔)

۵ کی محمدؐ سے وفا تُو نے تو ہم تیرے ہیں (علیہ الصلوٰۃ والسلام)
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

۵ یہ غازی، یہ تیرے پُراسرار بندے
جنہیں تُو نے بخشا ہے ذوقِ خدائی
دو عالم سے کرتی ہے بیگانہ دل کو
عجب چیز ہے لذّتِ آشنائی
عزائم کو سینوں میں بیدار کر دے
نگاہ مسلمان کو تلوار کر دے

ٗ

۵ بجلی کڑکدی اللہ اکبر والی
مینہ کلمے دا چھما چھم برس گیا
اوتھے رحمت لادتیاں جھڑیاں
غازی شیر اللہ دا لنگھ گیا

ٗ

۵ بنا کردند خُوش رسمے بخاک و خُون غلطیدن
خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را

marfat.com

حضرت حاجی بابا یونسؒ از اکبری منڈی لاہور

۴۳۔ تقریباً بیس سال قبل اخبارات میں ایک خبر شائع ہوئی کہ میانی صاحب کے قبرستان میں ایک پندرہ سالہ پرانی قبر میں شق و شگاف کے باعث، میت کی کی ٹانگ ظاہر و نمودار ہو گئی۔ جس کا کفن و جسم بالکل نرم و تازہ اور قوی پائے گئے؛

یہ واقعہ یوں ہوا کہ گرمی کے موسم میں دو گورکن ایک نئی میت کے لئے قبر کھود رہے تھے کہ ان میں سے ایک کو پیچھے سے ٹھنڈی ہوا لگنے کا احساس ہوا۔ پھر یہ احساس زیادہ مضبوط ہو گیا کہ جیسے عقب سے کسی نے کوئی پنکھا لگا دیا ہو۔۔۔ اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ ایک پرانی قبر شق ہو گئی ہے اور اس میں تھوڑا سا شگاف پڑ گیا ہے، جس میں سے بہت پرسکون ٹھنڈی ہوا آ رہی ہے بلکہ شگاف میں سے میت کے کپڑے میں لپٹی ہوئی ایک ٹانگ ظاہر و نمودار ہو گئی ہے اور اسے چھونے سے انہیں یہ معلوم ہوا کہ کفن و جسم بالکل نرم و تازہ اور قوی ہیں جیسے کہ میت کو تھوڑی ہی دیر پہلے دفن کیا گیا ہو۔ انہوں نے اپنے بزرگ و عمر رسیدہ گورکند کو بلایا اور تمام حقیقت سے آگاہ کیا۔

بزرگ بابا نے کفن و ٹانگ کو چھو کر اور پکڑ کر دیکھا اور اِدھر اُدھر سے پتھر کے کتبہ کو ڈھونڈ لیا۔ بزرگ گورکند نے کہا کہ اس طرف کی تمام قبور بیس سال سے زائد پرانی ہیں اور یہ شق و شگاف والی قبر حاجی محمد یونسؒ بابا کی ہے، جنہوں نے تمام عمر بچپن سے لیکر بڑھاپے تک اکبری منڈی لاہور میں پاکستان سے پہلے اور پاکستان بننے کے بعد بھی، بطور ایک پانڈی

marfat.com

مزدور، قلی کے کام کیا۔ منڈی والوں نے ان کو تمام عمر بہت با اخلاق و باکردار اور صوم و صلوٰۃ کا پابند پایا اور آخری عمر میں منڈی والوں نے ہی ان کو حج کرایا۔ اللہ تعالیٰ کا یہ ان پر خصوصی کرم تھا کہ تقریباً پندرہ سال گزرنے کے بعد بھی ان کا کفن و جسم نرم و تازہ اور قوی تھے۔

بعد میں اخبارات میں خبر چھپ گئی اور بہت سے لوگوں نے حاجی بابا یونس رح کے کفن و جسم کو دیکھا اور چھوا۔ کئی لوگ اکبری منڈی اور باباجی رح کے گھر بھی پہنچ گئے اور اُن کی زندگی کے حالات و کوائف کا جائزہ لیا۔ منڈی والوں نے اور گھرانے میں محترمہ مائی صاحبہ، بیٹی و داماد نے اور اہلِ محلہ (غالباً تیزاب احاطہ سُلطان پورہ) والوں نے محترم قبلہ حاجی باباجی رح کے اخلاق و کردار اور پابندی صلوٰۃ و سلام کی بہت تعریف کی، زندگی کے حالات و کوائف بتائے اور بالآخر کہا کہ یہ سب انعام و اکرام "اَطِیۡعُوا اللّٰہَ وَ اَطِیۡعُوا الرَّسُوۡلَ علیہ الصلوٰۃ والسلام، یعنی قرآن و سُنّت مبارک" کو اپنانے اور اس پر نیک نیّتی سے عمل کرنے کے طفیل ہیں۔

اس واقعہ کو بہت سے پروفیسرز حضرات نے اپنے شاگردوں کو بتایا اور ۹۹ - ۱۹۹۸ء میں ٹیلیویژن پر "برنامہ زاویہ" ؎ میں بھی اس قسم کے واقعات پر گفتگو ہُوئی۔ ریڈیو پاکستان، ٹیلی ویژن کے مشہور ڈرامہ نگار سے بھی ۸۴-۱۹۸۳ء کے نیپا کورس لاہور میں ان کے لیکچر کے دوران سننے کی سعادت حاصل ہُوئی... محترم پروفیسر صاحب نے یہ بھی بتایا کہ محترم قبلہ حاجی بابا یونس رح پابندیٔ صوم و صلوٰۃ کے ساتھ ساتھ

؎ میں یعنی راقم نے یہ واقعہ کافی لوگوں سے سُنا اور خصوصی طور پر محترم پروفیسر اشفاق احمد خان صاحب، المعروف تلقین شاہ سے۔

marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ؕ

کلمہ طیبہ + (درُود شریف)

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ؕ

کا بہت زیادہ ورد کرتے تھے اور اکثر ان پر رقّت طاری رہتی تھی۔

اکبری منڈی میں بچپن میں کسی نے دس سیر وزن اٹھوایا اور ان کو آدھنی (آدھا آنا یا اکنّی (ایک آنہ) دے دیا تو وہ یہی کہتے تھے "میاں جی، ماں جی اللہ تعالیٰ آپ کا بھلا کرے"، جوانی میں کسی نے اگر آدھا من، من وزن اُٹھوالیا اور مزدوری آٹھ آنے (پچّاس پیسے) روپیہ یا دو روپے دے دی تو وہ یہی کہتے "میاں جی، ماں جی، بہن جی اللہ تعالیٰ آپ کا بھلا کرے"۔ اور ادھیڑ عمر بڑھاپے میں کسی نے من یا کم و بیش وزن اُٹھوایا اور روپیہ دو روپیہ یا پانچ روپے اُجرت دے دی تو اسے بھی یہی کہا "میاں جی، آپا جی، بہن جی، بیٹا جی اللہ تعالیٰ آپ کا بھلا کرے۔ الغرض بچپن سے لے کر بڑھاپے تک منڈی یا محلے میں کسی سے مزدوری، اُجرت اور لین دین پر کسی کے ساتھ نہیں جھگڑے۔ بلکہ ہر جگہ گھر، محلّہ اور منڈی میں ہر چھوٹے بڑے کے ساتھ شفقت، خندہ پیشانی سے پیش آئے۔ ان کے اخلاق و کردار کی وجہ سے ہی منڈی والوں نے ان کو حج بھی کروا دیا۔

(محترم پروفیسر صاحب کے لیکچر و گفتگو سے ملخوذ)

marfat.com

اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۚ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ؕ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِى الْاٰخِرَةِ ؕ لَا تَبْدِيْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ؕ (سورۃ یونس، ۶۲ تا ۶۴)

جان لیں، بیشک اولیآء اللہ پر نہ تو اُن کیلئے کوئی خوف ہے اور نہ اُن کیلئے کوئی حزن ہے یہ وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے اور اُنہوں نے تقویٰ اپنایا ان کیلئے دُنیاوی زندگی میں اور آخرت میں بشارتیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے کلمات (وعدے) تبدیل نہیں ہوتے۔ یہی تو بہت بڑی کامیابی ہے۔

marfat.com

نتائج صریح:-

اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء اکرام (علیہم الصلوٰۃ والسلام) کے اجسام مبارک کو ہر توڑ پھوڑ سے محفوظ کر دیا۔ یہ اجسام مُبارک صدیوں پہلے بھی محفوظ تھے آج بھی محفوظ ہیں اور صدیوں بعد تک بھی محفوظ رہیں گے۔

(حدیث شریف) **اِنَّ اللّٰـہَ حَرَّمَ عَلَى الْاَرْضِ اَجْسَادَ الانبیآءِ**
(علیہم الصلوٰۃ والسلام) (حدیث شریف)

اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے معراج شریف کے موقعہ پر تمام انبیاء اکرام (علیہم الصلوٰۃ والسلام) جہاں کہیں بھی تھے زمین پر تھے یا آسمانوں پر تھے مسجد الاقصیٰ میں سید المرسلین، رحمت للعالمین، خاتم النبیین، امام الانبیآء، حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کے پیچھے اقتداء میں صلوٰۃ نفل ادا کرنے کیلئے اپنے اجساد مبارک کے ساتھ حاضر ہوئے تھے۔۔۔ **اِنَّ اللّٰـہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیرٌ۔**

اور ہم نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے نبی کریم (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کے سچے وسو ہنے اُمتیوں **اَطِیعُوا اللّٰـہَ وَ اَطِیعُوا الرَّسُولَ** کے احکامات وارشادات مبارک کی پابندی کرنے والے اُمتیوں کے اجسام کو بھی محفوظ کر دیتا ہے۔ **(مَاشآءَ اللّٰہ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ)**

marfat.com

...وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ط

...اور لیکن آپ (علیہ الصلوٰۃ والسلام) اللہ تعالےٰ کے رسُول ہیں اور انبیاء کرام (علیہم السلام) کے سلسلہ کو ختم کرنیوالے ہیں

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا

سَیِّدَ الاَوَّلِیْن وَ سَیِّدَ الآخِرِیْن

سَیِّدَ المُرْسَلِیْن وَ شَفِیْعَ المُذْنِبِیْنَ

رَحْمَتً لِّلعَالَمِیْن وَ خَاتَمَ النَّبِیّیِْن

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

علیہ الصلوٰۃ والسلام

در بیاں نہ آئید جمال حالِ اُو

ہر دو عالم چیست عکسِ خالِ اُو

marfat.com

در بیان شد آئینهٔ جمال حال او
هر دو عالم چیست عکس خال او

[illegible]

قیمت: -/70 روپے (مجلد: -/80 روپے)